اوم

وشیشک درشن

مصنفہ مہرشی کناد جی

معہ اردو ترجمہ

مترجمہ پرم ہنس پری براجکاچاریہ شری ۱۰۸ سوامی نتیانند سرستی جی کے

ششش سوامی درشنانند سرستی

جسکو

پنڈت شنکردت شرما مالک ویدک پستکالے مرادآباد نے

رہبر پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا

بار دوم ۱۰۰۰ پستک کوئی شخص بلا اجازت مترجم چھاپنے کا ارادہ نکرے قیمت [illegible]

محصول ڈاک [illegible]

نام کتاب	قیمت
نیاءِ درشن یعنی منطق۔ فلاسفی جس سے تمام دنیا کی منطق بنائی گئی۔ کیا اوسکو دیکھنے کی کوشش آپ نہ کرینگے۔ اسکی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ ہے اگر علمی مسئلوں پر بحث کرنا چاہتے ہو تو ضرور ملاحظہ کیجیے گا۔ اسکے مترجم سری سوامی درشنانند ہین۔	عہ
سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ مصنفہ مہرشی کپل جی مترجمہ سری سوامی درشنانند سرستی ہین۔ جسمین انسان کی مقصد زندگی کی بابت بحث کی گئی ہے۔	۱۲/
ویشیشک درشن۔ یہ سائنس کی کتاب ہے شائقہ حال کے تعلیم یافتہ اصحاب کو جو انگریزی سائنس ہی پر ناز کرتے ہین ایک مرتبہ اسے ضرور پڑھ لینا چاہیے۔	عہ
[illegible] آدرش مع تصنیف ناشر آتما رام جی مشہور و معروف ویاکھیان داتا امرتسری [illegible] مین گوتم مین شادی	۱۲/

نام کتاب	قیمت
گرہست کے نقصانات اور خیر گوتم مین کرنیکے فائدے جنکو غیر ملک کے عالمونکی رائے سے اور نیز وید شاستروں سے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے جسکی خوبی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ درج ہین	
گرہست آشرم یعنی ناری شکشا جسمین گرہست آشرم کے متعلق مضمون ہین لہذا ہر گرہست کو اسکے دیکھنے کی ضرورت ہے	[illegible]
گربھادان ودہی جسمین عمدہ طریقہ حمل قایم کرنے وحفاظت کرنیکی تحریر ہین	۳/
حفاظت منی۔	۲/
ناری دھرم وچار اسمین مختلف ہدایات استری شکشا کے متعلق درج ہین	۸/
مباحثہ نگینہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا	[illegible]
مباحثہ چاندا پور سری سوامی جی مہاراج سے ہوا تھا	[illegible]
تکذیب بائبل دھرم بمقابلہ دیانند	۴/
ویدک دھرم مصنف سوامی درشنانند	

پرماتمنے نمہ

ویشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

دیباچہ

سنسکرت سائنس یا پدارتھ وگیان میں یہ پستک سب سے زیادہ مستند ہے اور جہانتک خیال کیا جاتا ہے اس سے بڑھکر سائنس کا پستک ملنا ناممکن ہے ہر ایک چیز کی ماہیت کا ٹھیک ٹھیک علم کرا کر انسان کو منزل مقصود تک پہونچانا اس پستک کے لکھنے والے مہاتما کناد جی کا منشا ہے کیونکہ دنیا کے تمام لوگ اپنی الپگیتا سے اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ دُکھ کہاں سے پیدا ہوتا ہے اور سکھ کا مخزن کیا ہے یا آتما کے موافق کیا ہے اور مخالف کون ہے اسواسطے کہ گو دُکھ سے دُور رکھنے کے واسطے رات دن کوشش کرنے پر بھی دُکھ سے مبرا انسان نظر نہیں آتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کو دُکھ کی بیماری کا صحیح علاج معلوم نہیں اہل یورپ نے اسوقت جسقدر سائنس دریافت کی ہے وہ سب میٹیریل یعنی مادی سائنس ہے اوس سے روحانی چیزوں کا گیان بالکل نہیں ہوتا دوسرے وہ کاریہ یعنے معلول جگت کی سائنس ہے جس سے نتیجہ یہ ہوگا جو تین کال میں ایک سے رہتے ہیں ان کا بالکل گیان نہیں ہوتا اسواسطے وہ اس سائنس کے جاننے والے جسقدر ترقی کرسکتے ہیں وہ سب مادی ترقی ہے اول تو اوس سے دُکھ دور ہی نہیں ہوسکتے کیونکہ دُکھ کے بڑھنے کا سبب ہی مادی اشیا کا تعلق ہے جس چیز

استعمال سے بیماری پیدا ہوتی ہے اوس چیز کے استعمال سے بیماری دور نہین ہوتی۔
دنیا مین دکھ سکھ جیسی متضاد صفات کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون کا مخزن
ایک نہین ہو ورنہ ہے ایک قسم کا ہے کیونکہ ایک چیز مین دو متضاد صفات نہین ہو سکتین
اگر کسی دوسری چیز کا تعلق نہو اور ایک قسم کی چیزون کے ملاپ سے بھی دو متضاد اشیاء
پیدا نہین ہو سکتین جبکہ ان دو کا مخزن ایک نہین۔ تو جیو آتما کسطرح دکھ سکھ کا مخزن
ہو سکتا ہے اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ جیو آتما کا خاصہ دکھ ہے تو اوسکے دور کرنیکا کوئی
طریقہ نہین ہو سکتا کیونکہ چیز کا ذاتی خاصہ اوسکی موجودگی مین علیحدہ نہین ہو سکتا اگر جیو آتما
کا خاصہ سکھ مان لیا جاوے تو جیو کو سکھ کیواسطے کوشش کرنیکی ضرورت نہین معلوم
ہوتی چونکہ جیو آتما سکھ دکھ کا بھوگ کرتا ہے اور دکھ کے دور کرنے اور سکھ کے حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیو آتما دکھ سکھ دونون سے علیحدہ ہے
اور یہ دونو صفات جیو آتما مین کسی دوسرے سبب سے داخل ہوتی ہین اب انکے داخل
ہونیکا سبب بھی ایک نہین ہو سکتا کیونکہ یہ دونو متضاد ہین اسواسطے ان دونو کے
مخزن بھی جیو آتما سے علیحدہ دو مخالف اشیا ہین جنکی صفات مین اختلاف ہے۔ اب
چونکہ دنیا مین جیو کو دکھ سے نقصان اور سکھ سے فائدہ پہونچتا ہے اور نقصان دینے والا
مخالف اور فائدہ پہنچانیوالا موافق صفات والا ہوتا ہے جس سے سادہرم۔ ویدہرم
یعنی جیو آتما سے موافق۔ و مخالف صفات والی دو ہستیون کا ہونا پایا جاتا ہے اور جو چیز
جیو آتما سے صفات مین موافقت رکھتی ہے اوسکے قرب سے جیو کو سکھ حاصل
ہوتا ہے اور جو جیو سے مخالف صفات والی ہے اوسکے قرب سے جیو کو دکھ ہوتا ہے۔
اسواسطے سادہرم یعنے موافق و مخالف صفات والی چیزونکا گیان ہونا جیو آتما
کیواسطے لازمی ہے جبتک جیو کو سادہرم اور ویدہرم کا ٹھیک علم نہو جاوے
تب تک وہ یقینی طور پر اپنی منزل مقصود کیطرف چل نہین سکتا کیونکہ یہ بات تجربے سے ثابت ہو چکی ہے

کہ عمل کی بنیاد ہی علم یقین سے ہے جبتک علم نہو جاوے تب تک جوش کے ساتھ عمل ہو ہی نہین سکتا اور جب تک عمل نہو تو نتیجہ کیا نکل سکتا ہے اسواسطے ہر انسان کو منزل مقصود کی طرف لیجانیوالے عمل کے لایق بنانیکے واسطے مہاتما کنا دجی نے یہ وشیشک شاستر جسمین ہر ایک چیز کی ماہیت کا ٹھیک ٹھیک علم ہوجاوے بنایا ہے اوراس شاستر مین دس ادہیاے رکہے ہین اور ہر ایک ادہیاے مین دو آہنک ہین جو لوگ اس شاستر کو غور سے پڑھینگے اونکو ضرور ہے جسمانی و روحانی فایدہ ہوگا اور اسی خیال سے کہ اُردو جاننے والے آریہ لوگ جو اسی سنسکرت مین نہین پڑھ سکتے اس پوتر دویا سے محروم نہ رہین اسکا اُردو ترجمہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جب تک لوگ نیاے درشن کو ٹھیک ٹھیک طور سے نہ سمجھ لین تب تک اونکو اس شاستر کے پڑھنے مین آسانی نہو گی کیونکہ درشنون کے سلسلہ مین نیاے درشن اول ہے اور وشیشک درشن دوسرا ہے اسیواسطے ہمنے پہلے نیاے کا ترجمہ کیا اور اب اس کا شروع کرتے ہین۔ اگرچہ مین آپنے آپکو اس لایق نہین سمجھتا کہ اسقدر مشکل کام کو اپنے ذمہ لون لیکن پرماتما کے بہروسہ پر کوشش کرتا ہون اگر میری محبت سے پبلک کو کچھ بھی فائدہ پہونچیگا تو مین اپنی محنت کو سہل سمجھونگا آریہ دہرم کا سیوک کرپارام شرما جگرانوی

پہلا ادہیاے پہلا آہنک

अथातो धर्मं व्याख्या स्यामः ॥१॥

(ارتھ) مہاتما کنادجی کہتے ہین کہ پرمان وغیرہ سولہ پدارتھون کی جاننے کے بعد یہہ گیان کی ضرورت ہے چونکہ دہرم کے گیان کے بغیر ارتھ کام اور موکش کا گیان ہونا او منکی حاصل ہونا ناممکن ہے۔ اسواسطے سب سے پہلے دہرم کی ویاکھیا کرتے ہین یعنی دہرم کیا چیز ہے اوسکی تشریح کرکے عوام کو دہرم کے جانچنے کے واسطے ادہکاری بناتے ہین

کیونکہ جبتک کسی منزل کے راستہ کا علم ہو یا کسی چیز کی تعریف کا گیان نہو تب تک اوس منزل یا چیز کو حاصل کرنا ناممکن ہے اسواسطے دُکھ کے دور کرنیکا علاج جو دہرم ہے اوسکی تشریح کرتے ہین یا ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جیون کے سوال کے بعد اوسکے جواب مین دہرم کی تشریح کرتے ہین ۔ اور اس سوتر مین اتھ شبد کا ارتھ منگل بھی ہے ۔

(سوال) سائنس کا اور دہرم کا کیا تعلق ہے کیونکہ اگر یہہ پستک دہرم شاستر ہوتا تو اوس مین دہرم کی ودیا کیہا کی ضرورت بھی ہوتی لیکن یہ پستک تو پدارتھ ودیا کا ہے اسمین دہرم کی تشریح کرنیکی کیا ضرورت ہے ۔

(جواب) چونکہ ہرایک ودیا کا جاننا دکھون کے دور کرنیکے واسطے ہے اور دُکھونکا دور ہونا دہرم کے اختیار مین ہے کیونکہ پاپ یعنے اولٹے کام سے دُکھ ہوتا ہے اور دہرم یعنے گیان کے موافق کام سے سُکھ ہوتا ہے ہرایک پدارتھ کا گیان حاصل کرنا بھی دہرم ہی کے واسطے ہے جس سے دُکھ سے چھوٹکر سُکھ حاصل کرسکین ۔

(سوال) دہرم کسے کہتے ہین

(جواب) ۲ यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः सधर्मः ॥२॥

(اپدارتھ) ابہودی تتوگیان یعنے ہرایک چیز کی ماہیت کا جان لینا اور مکتی جس سے حاصل ہون اوسے دہرم کہتے ہین یا اسکا ارتھ یہ ہے کہ تتوگیان کے ذریعہ سے جو دکھہ کے دور کرنیکا سبب ہو اوسے دہرم کہتے ہین ۔

(سوال) تتوگیان کے کہنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ جس سے مکتی ہوجاوے وہی دہرم ہے ایسا ہی کہنا کافی تھا ۔

(جواب) اگر ایسا کہتے کہ جس سے مکتی ہوجاوے وہ دہرم ہے تو پہلے دہرم کرنا پڑتا ... مین مکتی ہوتی یا نہوتی تو اوسحالت مین ادہرم کو بھی دہرم کہ سکتے اور دہرم اور ادہرم کے کرتے

کی تمیز نہیں صرف پہل ملنے کیوقت تمیز ہوتی جس سے لاکھون آدمیون کی زندگی مفت
مین خراب ہوتی دوسری قدرت کا نیم یہ ہے کہ جو دیکھکر چلتا ہے وہ منزل مقصود پر
پہنچتا ہے اگر اولٹا کام کیا جاوے تو سوای نقصان کے فائدہ کی کوئی اُمید
نہین۔ یعنی چلکر دیکھو لو اس سے جو زندگی کا وقت چلنے مین خرچ ہو جائیگا وہ تو واپس
آہی نہین سکتا۔ اسطور پر بجائے مکتی کے زیادہ دُکھ کی اُمید ہے اسلئے رشی نے بتلادیا
کہ جو ہر ایک چیز کی ماہیت کے گیان کے ذریعہ سے مکتی کا سادھن معلوم ہو وہی دھرم ہے

سوال) چونکہ انسان کے علم مین کمی ہے اسواسطے وہ اشیار کی ماہیت کو سمجھے گا
تو اسکے صحیح ہونیکا کیا ثبوت ہے۔

جواب) اگر وہ گیان چیز کی اصلی ماہیت سے خلاف ہے تو وہ تتو گیان ہی نہین تو
اوسکے ذریعہ سے تو مکتی ہو ہی نہین سکتی اگر وہ تتو گیان صحیح ہے تو اوس سے ضروری
مکتی ہوگی۔

سوال) چونکہ الپگیہ جیو آتما یعنے محدود گیان والی روح ایک شہر کی چیزونکی بھی ٹھیک
ٹھیک ماہیت کو جان نہین سکتے اور کل چیزون کا تتو گیان ہونا تو ناممکن ہی جب
تتو گیان ہو ہی نہین سکتا تو اوس سے مکتی کسطرح ہوگی اسواسطے یہ لکشن اسمبھو یعنے
ناممکن ہونے سے ناقص ہے دوسرے جس چیز کا تتو گیان ہوگا اوسکے صحیح ہونیکا کیا
ثبوت ہے

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यम् ॥३॥

جواب) ۳
ارتھ) اگرچہ جیو آتما کا گیان محدود ہے لیکن اوسمین دوسرے کے گیان سے مدد لینے
کی صفت پائی جاتی ہے جو چیز کسی دوسرے نے دیکھی ہو اوس دیکھنے والے سے سنکر
جو اپنے دل مین اوسکا نقشہ جما سکتا ہے اسواسطے تتو گیان کو حاصل کرنیکے واسطے اپنشد
وچن یعنے اپدیش جو وید ہے پرمان ہے مطلب یہ ہے کہ آتما وید سے تتو گیان حاصل

اسواسطے تت شبد سے کوئی رشتی نہین لیا جا سکتا -

سوال) اگر تت شبد سے دہرم لیا جا دے تو اوسمین کیا ہرج ہوگا -

جواب) اس حالت مین تتوگیان جسکو ناممکن بتلایا گیا تھا اور دہرم تتوگیان کے ذریعے مکتی دلانیوالے کا نام تھا اور تتوگیان کے ناممکن ہوجانے سے دہرم مشکیہ حالت مین ثبوت کا محتاج تہا جو دہرم اپنی ہستی مین ثبوت کا محتاج ہے وہ وید وںکے پرمان ہونیکی دلیل کسطرح ہوسکتا ہے اسواسطے تت شبد کا ارتھ ایشر ہی لینا چاہیئے -

سوال) کیا ایشر اپنی ہستی اور وید وںکے کرتا ہونیکے لئے ثبوت کا محتاج نہین ہی کیونکہ بہت سے لوگ ایشر کو بھی نہین مانتے اور ویدونکو ایشر کا کلام ماننے والی تو بہت ہی تھوڑے آدمی ہین اسواسطے تت شبد کا ارتھ ایشر لینا صحیح نہین -

جواب) بیشک آجکل خراب تعلیم کے سبب سے لوگ ایشر کو نہین مانتے اور نہ ہی ویدونکو ایشر کا کلام جانتے ہین لیکن جسوقت یہ پستک لکھا گیا تھا اوسوقت ایشر کی ہستی اور وید کا ایشری گیان ہونا مسلم اور مشہور تھا دوسرے اس سے پہلی نیائے درشن مین یہ بات ثابت ہوچکی ہے اسلئے یہہ محتاج ثبوت نہین بلکہ مسلمہ ہے -

سوال) ویدون مین بہت نقص جسکی وجہ سے اونکا پرمان ہونا ثابت نہین ہوتا موجود ہین - جیسے انرت یعنی کسی مضمون کا جھوٹا ہونا ویاگہات یعنی اپنی بات کو آپ کاٹنا پونروکتی یعنی بے مطلب تکرار موجود ہے اس سے اوسکو ایشر کا کلام ماننا صحیح نہین -

جواب) ویدون مین یہ دوش نہین ہین اسکی بحث نیائے کی درشن شبد پرمان کی تحقیقات کے موقعہ پر ہوچکی ہے اسواسطے یہان زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ یہ درشن نیائے درشن کے بعد بنا ہے اسواسطے یہان زیادہ تشریح نہین کی گئی - یہانتک رشی اصلی مقصد اور اسکی تحقیقات کے وسائل کو بتلا کر یہ ارتھ وہیاکو شروع کرتے ہین اور تتہ گیان کی متعلق مضامین کو دکھلاتے ہین -

کر سکتا ہے تتوگیان کیواسطے سوائے وید کے دوسرا پرمان نہین ہوسکتا کیونکہ وید کا
بنانیوالا ایشر سروگیہ اور سرب ویاپک ہے جو جہان ہوتا ہے وہ وہان کے حال کو صحیح طور
پر جانتا ہے ایشر چونکہ ہر چیز مین موجود ہے اسواسطے وہ ہر ایک چیز کی ماہیت کو جانتاہی
سوائے اوسکے اور کوئی ہر جگہ موجود نہین اسواسطے ہر ایک چیز کی ماہیت کا جاننے
والا ایشر ہی ہے ایشر کے سروگیہ ہونے سے اوسکا واکیہ جو وید ہے وہ تتوگیان کیواسطے
پرمان سمجھنا چاہئے اور جو گیان وید کے موافق ہے وہی تتوگیان ہے اور جو وید
کے خلاف ہے وہ تتوگیان نہین۔

(سوال) سوتر مین تت شبد ہے تمنے اوسکا ارتھ ایشر کسطرح کر لیا۔

(جواب) تت شبد سے دوہی ارتھ لئے جاسکتے ہین ایک تو دہرم دوسرے ایشر۔
کیونکہ تت ضمیر ہے جو ویدون کے بنانے والے کی طرف جاتی ہے جس سے تت شبد اوسکی
طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس نے ویدونکو بنایا ہے چونکہ ویدونکا بنانیوالا کل رشیونکی
رائے مین ایشر ہے اسواسطے تت شبد کا ارتھ ایشر لیا گیا دوسرے جسطرح نیائے درشن کے
بہاشیہ مین شبد پرمان کی پریکشا کے موقعہ پر ویدونکے واسطے مستعمل ہوا ہی ایسے ہے
اس موقع پر ایشر کیواسطے مستعمل ہوا ہے۔ وہان سب سے افضل شبد کی تحقیقات مدنظر
تہی یہان سب سے افضل آپت یعنے عالم کل کے ظاہر کرنے سے مطلب ہے آگے
چلکر جورشی نے ویدونکی نسبت لکھا ہے اوس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ یہان تت
شبد سے ایشر ہی مراد ہے۔

(سوال) اگر ہم ویدونکا کرتا ایشر کو نہ مانین تو تت شبد سے ایشر کا گرہن کیسے ہوگا کیونکہ
ہم کسی وید کے بنانیوالے رشی کا گرہن کرینگے۔

(جواب) چونکہ رشیون پر وید پرکاش یعنے نازل ہوئے ہین وہ چار ہین اسواسطے
تت شبد سے چارون کو لے نہین سکتے کسی ایک کی خصوصیت سوتر مین موجود ہے

धर्म विशेष प्रसूताद् द्रव्य गुण कर्म सामान्य विशेषसम
वायाना पदार्थानो साधर्म्य वैधर्म्याभ्यां तत्त्व ज्ञानान्निश्रेयसम ॥
॥४॥

(ارتھ) دہرم وشیش یعنے خاص خاص صفات کے سبب سے جو درپیہ یعنے جوہر گن یعنے
عرض. کرم یعنے حرکت یا فعل. سامانیہ یعنے عام. وشیش یعنے خاص. سمیاے یعنی ایسا
تعلق جیسا کہ صفت موصوف مین ہوتا ہے ان چھہ پدارتھون کے سادہرم اور ویدہرم
یعنی موافق صفات اور مخالف صفات کے گیان سے تتوگیان حاصل ہوتا ہے اور
اوس سے مکتی ہوتی ہے۔

سوال) اس قسم کا تتوگیان کسطرح ہوسکتا ہے۔
جواب) وشیشک درشن مین اس قسم کے گیان کا اُپدیش ہے اور وہ گیان مکتی کا
سبب ہے کیونکہ جس سے چیز کی اصلی ماہیت معلوم ہوجاوے وہی تتوگیان ہے
سوال) وشیشک شاستر اور مکتی سے کیا تعلق ہے **جواب**) شاستر اور مکتی مین
سبب اور جس چیز کا سبب ہو وہی تعلق ہے یعنی مکتی کا سبب شاستر ہے۔
سوال) شاستر اور تتوگیان مین کیا تعلق ہے **جواب**) شاستر اور گیان مین وشئی مضمون
وشئی یعنی جسمین وہ مضمون ہو یہہ تعلق ہے یعنے شاستر وشئی ہے اور تتوگیان وشئی ہے
اور اسی کو بیاپارا اور بیاپاری بھی کہتے ہین۔
سوال) مکتی اور تتوگیان مین کیا تعلق ہے۔ **جواب**) مکتی اور تتوگیان مین کارن یعنے
معلول کارن یعنی علت کا تعلق ہے تتوگیان علت ہے اور مکتی معلول ہے۔
سوال) دربیہ وغیرہ پدارتھون اور اس شاستر سے کیا تعلق ہے **جواب**) پدارتھونکو
یہ شاستر بیان کرتا ہے یعنے اظہار کرتا ہے اسواسطے شاستر مظہر ہے اور پدارتھ مظہر الیہ
ہیں اس قسم کے تعلقات کا گیان کیواسطے ہو مکتی کی خواہش رکہنے والی اس شاستر کو

پڑہتے ہین۔

(سوال) مکتی کسے کہتے ہین (جواب) دکہ کا بیج سمیت ناش ہوجانا یعنے بالکل دُکہ کا دور ہوجانا مکتی کہلاتی ہے۔

(سوال) بعض کہتے ہین کہ دُکہ کا اتنتیابہاو مکتی ہے یعنے تین کال مین دُکہ نہونا مکتی ہے

(جواب) مکتی کا ارتھ چھوٹنا ہے جو تین کال مین کسیوقت پہنسا ہی نہوا وسے چھوٹنے سے کیا تعلق بلکہ دُکہ مین پہنسکے چھوٹنا ہی مکتی ہوسکتی ہے۔ اور جو مکتی سے پہلے بدہ تہا یعنے چہٹنے سے پہلے بندہا ہوا تہا اور اوسے مکتی سے پہلے دُکہ بہی موجود تہا تو دکہ کا اتنتیابہاو یعنے بالکل نہونا کسطرح ہوسکتا ہے اتنتیابہاو اوس چیز کا ہوتا ہی جو ممتنع الوجود ہو جو کسی کال مین موجود ہوا وسے ممتنع الوجود کسی طرح مان ہی نہین سکتے اسواسطے دُکہ کا اتنتیابہاو آتما مین نہین رہ سکتا بلکہ جڑہ چیزون مین رہتا ہے دکہ کا اتنتیابہاو مکتی ماننے والی آتما کی مکتی نہیں تیلاتے بلکہ جڑہ چیزون کی مکتی کہہ سکتے ہین۔

दुखेनात्यन्त विमुक्तश्चरति

(سوال) اگر دُکہ کا اتنتیابہاو مکتی نہین تو شرتی مین جو لکھا ہے اسکے کیا مطلب ہوگا کیونکہ اسکا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دُکہ سے بالکل چھوٹکر بچرتا ہے یعنے دُکہ سے مبرا ہوکر زندگی بسر کرتا ہے۔

(جواب) چھوٹنے کا ذکر ہونے سے اسکے ارتھ یہ ہین کہ دُکہ کے بیچ سی رہت ہوکر زندگی بسر کرتا ہے یعنے مکت کو کسی قسم کا دُکہ اور اوسکا بیج مہتیا گیان دونون ہی سی تعلق نہین رہتا چونکہ دُکہ کا اتنتیابہاو یعنے نفی مطلق ہونا ناممکن ہی اور اوس حالت مین جیو کی منزل مقصود کا بہی ناش ہوجاتا ہی اسواسطے تین کال مین دُکہ کے نہونیکو مکتی ماننا صحیح نہین۔ اور دُکہ کے آیندہ وقت مین خود بخود ناش ہوجانے سی دُکہ کا ناش ہونا بہی مکتی نہین معلوم ہوتا بلکہ دکہ پیدا نہونا ہی مکتی ہے۔

(سوال) انسان کی خواہش دُکہ کے دور کرنیکے واسطے نہین ہوتی بلکہ سکہ کی خواہش سے

یہ سمجھ کر دکھ کی موجودگی میں سکھ نہیں ہوگا دکھ کے دور کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔
(جواب) یہ صحیح نہیں کیونکہ اسکے خلاف بھی یہی دلیل کام دیتی ہے سکھ کی خواہش
دکھ کے دور کرنیکے واسطے ہوتی ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ سکھ کے خلاف دکھ سے
چھوٹنے کے واسطے زہر خوری اور پھانسی لینا وغیرہ کام کرتے ہیں اس زہر کے کھانے اور
پھانسی لگانے میں سکھ کی خواہش تو ہوتی ہی نہیں صرف دکھ سے چھوٹنے کی خواہش ہوتی ہے
(سوال) چونکہ پرشارتھ یا محنت کسی چیز کو معلوم کرکے اسکے واسطے کیجاتی ہے لیکن
دکھ سے چھوٹنے کو جو مکتی کہا ہے اوسکو تو کسی نے جانا ہی نہیں یعنے دکھ کی نفی کا کسیکو گیان
ہی نہیں اسواسطے اوسے مکتی کہنا صحیح نہیں اگر بغیر جانے ہوئے چیز کی خواہش ہو تو سوتے
یعنے بیہوشی کی حالت میں خواہش کیوں نہیں ہوتی۔
(جواب) چونکہ دکھ کا نفی ہونا یعنے دور ہونا شرتی اور انومان سے ثابت ہے اسواسطے وہ
بیجانا ہوا نہیں اور اوسکی خواہش ہوتی ہے۔ ایک شرتی کا تو اس سوتر میں ذکر آچکا ہے
انومان یہ ہے کہ دکھ کی سنتان بالکل ناش ہوجاتی ہے اوسکی دلیل یہ ہی پیدائش ہونے
سے جیسے چراغ کی شعاعیں ناش ہوجاتی ہیں اور عمدہ طور پر دکھ کے ناش سے دکھ کا ظاہری
طور پر معلوم ہونا بھی ایک لحظہ تک محسوس ہونے سے پرتکش ہوتا ہے اور یوگی لوگونکو
یوگ کی طاقت سے آگے کے دکھ کے ناش کا بھی علم ہوتا ہے۔
(سوال) چونکہ اسطرح پر دکھ اور سکھ دونوں کے ناش آمدنی و خرچ برابر ہی یعنے نفع و
نقصان ایک سے ہیں اسواسطے یہ انسانی زندگی کا مقصد نہیں ہوسکتا۔
(جواب) جو لوگ دکھ کے خوف سے تھوڑے سے سکھ کو چھوڑ دیتے ہیں ہی دنیاوی
خواہشوں سے بچکر مکتی حاصل کرتے چونکہ دنیا میں دکھ بہت ہے اور سکھ بہت ہی تھوڑا ہے
اسواسطے دکھ کے دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔
(سوال) اگر دکھ کی نسبت سکھ کو کم بھی سمجھ لیا جاوے تو بھی دکھ کا دور کرنا پرشارتھ یعنی انسانی

زندگی کا منزل مقصود نہین کیونکہ آنیوالے دُکھہ کا دور کرنا تو ناممکن ہی اور گذشتہ دکھہ گذر ہی
گیا موجودہ دُکھہ پراربدھہ کے بعد ناش ہوگا اسوقت ناش ہو نہین سکتا۔

(جواب) نہین آنیوالے دُکھہ کا دور کرنا ہی انسانی زندگی کا مقصد اعلی ہی اور دُکھہ کے
سبب کے دور ہو جانے سے اوسکے کاریہ کا ناش ہونا ممکن ہی متھیا گیان ہی اچھا وغیرہ
دوشون کے ساتھہ ملکر دُکھہ کا سبب ہوتا ہے اور اوس متھیا گیان کا آتما کا ٹھیک سروپ جاننے
سے ناش ہو سکتا ہے اور تتو گیان یوگ کے طریقہ پر چلنے سے ہوتا ہے اسواسطے یوگ کے
طریقہ پر چلنا ضروری ہے۔

سوال) دُکھہ کا ناش مکتی نہین بلکہ نتیہ سکھہ کا ہونا ہی مکتی ہے۔

(جواب) نتیہ سکھہ کو مکتی ماننا ٹھیک نہین کیونکہ اول تو نتیہ سکھہ کے ہونے مین کوئی
دلیل ہی نہین دوسرے اگر جیو آتما کو نتیہ سکھہ تسلیم کرلیا جاوے تو مکت جیو اور بندھے ہوئے
مین کوئی فرق نہین رہیگا۔

سوال) پرماتما مین جیو آتما کا یعنے ملجانا مکتی ہے۔

(جواب) یہ بھی ٹھیک نہین کیونکہ اگر ملجانے کے معنے دونون کا ایک ہونا لیا جاوے تو صریحا
غلطی ہے کیونکہ دو مختلف چیزین ایک ہو نہین سکتین اگر لنگ شریر یعنے جسم لطیف کا علیحدہ
ہو جانا ہی ہونا تسلیم کیا جاوے۔ تو گیارہ اندریون کے ناش ہو جانے سے دُکھہ کی
سامگری یعنے اسباب ناش ہونا ہی تسلیم کرنا پڑیگا اسواسطے دُکھہ کا دور ہونا ہی مکتی ہے
اندریون کے علیحدہ ہو جانے سے اودیا کی علیحدگی اور اکیلے آتما کا رہنا ہی مکتی ہی یہ ایک
ڈنڈی کا مت ہے آتما گیان سکھہ والا ہے لیکن یہ صحیح نہین ہے کیونکہ آتما کے گیان او
سکھہ ہونے مین کوئی پرمان یعنے دلیل نہین جو یہ شرتی پیش کی جاتی ہے
नित्यविज्ञानमा... नन्दं ब्रह्म اس سے برہم گیان والا ہونا معلوم ہوتا ہی جیو آتما کبھی ایسا نہین کہ مین
سکھہ ہون یا گیان ہون بلکہ خیال کرتا ہے کہ مین سُکھی ہون مین جانتا ہون اگر جیو کو بھی

برہم ہی تسلیم کیا جاوے تو برہم کے اسوقت بھی گیان اور آنند والا ہونے سے مکت اور چھٹے جیو ایک ہوجاینگے چونکہ اودیا کا دور کرنا انسانی زندگی کا منزل مقصود ہے برہم کے نتیجہ ہونے سے اودسین اودیا کی پیدایش اور ناش ممکن ہنین کیونکہ برہم مین گیان اور آنند کا علیحدہ ہونا بسبب سروپ یعنی ذاتی خاصہ ہونیکے ناممکن ہے اسواسطے اُسکا اور گیان کا حاصل ہونا جیو ہی کو ہے اور برہم مین اودیا کا آنا بھی ممکن نہین - نہ تو برہم آنند کو ہو سکتا ہے اور نہ ہی اُس سے علیحدہ ہو سکتا ہے اسواسطے جیو کو برہم ماننے مین پرمارتھ کا ناش ہوجائیگا

سوال) ہم جیت کی برتیون کے کولاہل کے نہ پیدا ہونیکا نام یعنے چپ کے شانت ہونے کو مکتی کہینگے -

جواب) دُکھ وغیرہ کی شکلین جو جیت کا چنچل ہونا ہے اگر اوسی کو دور کرنا مکتی ہے تو صرف اوسکے دور کرنیکو ہی پرمارتھ مانتے ہین پرمان یعنے دلیل نہین ہے اس واسطے دُکھ دور ہونا ہی مکتی ہے -

(سوال) کیا چھہ پدارتھون سے علاوہ اور کوئی پدارتھ نہین -

(جواب) کل چیزین جو وجود رکھتی ہین ان چھہ کے اندر آجاتی ہین اُنسے علیحدہ کوئی نہین رہتا -

(سوال) دربیہ کتنے ہین -

(جواب) ۵

पृथिव्या पस्तेजोवायुराकाशं
कालोदि गात्मा मनइति द्रव्याणि ॥ ५॥

(ارتھ) پرتھوی یعنی زمین - آپ یعنے پانی - تیج یعنی آگ - وایو یعنے ہوا - اکاش یعنے خلا یا جگہ - کال یعنے وقت - دشا یعنے سمت - آتما یعنے الشیر و روح - من یعنے نفس ناطقہ یہ نو دربیہ یعنے جوہر ہین - سوا تی شبد سے یہ نیم کر دیا ہے کہ دربیہ نو ہی ہین

صحیح نہین کیونکہ پرماڈن کی حالت کا تجربہ نہین کیا سواے پرمانون یعنے ذرہ یا ایٹم سکے کوئی خالص تو نہین اور جو خالص تو نہو وہ کاریہ ہونے سے اپنی ملتون سی علیحدہ کوئی چیز نہین صرف ملتون کی تغیر حالت ہے۔ انکی زیادہ تشریح آگے بیان ہوگی

سوال) ان پدارتھون مین سے مورتی مان کتنے ہین یعنی کتنی محدود ہین اور کتنے لامحدود ہین۔

جواب) پرتھوی یعنے زمین۔ جل یعنے پانی۔ تیج یعنے آگ۔ ہوا۔ اور من یہ پانچ چیزین محدود ہین۔ اور آکاش یعنے جگہ۔ کال یعنے وقت۔ دشا یعنے سمت۔ آتما یعنے جیو آتما اور پرماتما۔ زدح والیشر۔ یہ لامحدود یعنے ہر چیز کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہین۔

سوال) کیا جیو آتما بھی لامحدود ہے اگر جیو آتما اور پرماتما دونون لامحدود مان لیا جاوے تو انمین کیا فرق ہوگا۔

جواب) پرماتما ایک اور لامحدود ہے لیکن جیو بے انتہا ہونے سے نوع سے لامحدود ہین وجود سے نہین یہان لامحدود کا مطلب یہ ہے جسکا ہر ایک مجسم شے کے ساتھ تعلق ہو لیسے ہی کوئی مجسم شے نہین کہ جس سے کسی نہ کسی جیو کا تعلق نہو۔

سوال) کریہ یعنے فعل کا اثر کن دربیون پر پڑتا ہے یعنی کونسے دربیہ یعنی جوہر ہین جو حرکت کے سبب سے اپنی حالت اور شکل کو بدلتے ہین۔

جواب) وہی پانچ محدود جوہر یعنے دربیہ پرتھوی۔ جل۔ ہوا۔ آگ اور من اپنی حالتون کو حرکت کے اثر سے موثر ہوکر تبدیل کرتے ہین۔ لیکن چارون لامحدود جوہر یعنے دربیہ اپنی حالتون کو حرکت کے اثر سے موثر ہوکر تبدیل نہین کرتے۔

سوال) ادری پیری کی صفت یعنے گن کن دربیون مین رہتا ہے۔

جواب) محدود چیزون مین ہی درہی پیری کی صفت رہتی ہے لامحدود مین نہین رہسکتی۔

रुपरस गन्धस्पर्शाः सङ्ख्याः परिमाणानि पृथकत्वं

संयोग विभागौ परत्वा परत्वे बुद्धयः सुख दुःखे इच्छा द्वेषौ

प्रयत्नाश्च गुणाः ॥ ६॥

(ارتھ) گُن تعداد مین ۲۴ ہین یعنی (۱) روپ یعنی رنگ اور شکل (۲) رس یعنی ذائقہ
(۳) گندھ یعنی بو (۴) سپرش یعنے لمس (۵) سنکھیا یعنے تعداد (۶) پریمان یعنی اندازہ
جو بذریعہ وزن طول و عرض وغیرہ کیا جاتا ہے (۷) پرتھکتو یعنے علیحدگی (۸) سنیوگ یعنے
ملاپ (۹) وبھاگ یعنے تقسیم (۱۰) پرتو یعنے پرے یا دوسری طرف (۱۱) پرتووالی یعنے
اسطرف (۱۲) بدھی یعنے گیان (۱۳) سکھ یعنے آتما کے واسطے مفید یا آرام ہونا (۱۴)
دکھ یعنے تکلیف و آتما کے خلاف محسوس کرنا (۱۵) اچھا یعنے خواہش (۱۶) دویش یعنی نفرت
(۱۷) پریتن یعنے حرکت یہ سترہ گن یعنے عرض تو صاف تبلائے ہین اور سات گنون کا
لفظ چہ یعنے وغیرہ سے اظہار کیا ہے (۱۸) گوردتو یعنے وزن (۱۹) دردتو یعنے بہنے والا
ہونا (۲۰) سنیہ یعنے چکناہٹ (۲۱) سنسکار یعنے عادت (۲۲) دہرم یعنے ذاتی خاصہ
(۲۳) ادہرم یعنے ذاتی خاصہ اور نیچر کے خلاف (۲۴) شبد یعنے آواز یہ چوبیس گُن
دو دریوں مین رہتے ہین انمین سے روپ رس گندہ سپرش سنکھیا پریمان پرتھکتو
وبھاگ پرتو اپرتو گردتو سنسکار یہ خاص طور پر مشہور گن ہین -

(سوال) روپ کسے کہتے (جواب) جو آنکھ سے محسوس ہوتا ہی اوس گن کا نام
روپ ہے وہ کالا پیلا لال سفید وغیرہ مختلف قسم کا ہے (سوال) رس کسے کہتی ہین
(جواب) جو گن رسنا اندری یعنے زبان سے محسوس ہوتا وہ رس ہی وہ میٹھا کہاری
کہٹا وغیرہ چھ قسم کا ہے

(سوال) گندہ یعنے بو کسے کہتی ہین (جواب) جو گن ناک سی محسوس ہوتا ہو وہ گندہ ہی وہ دو قسم کا خوشبو
اور بدبو (سوال) سپرش کسے کہتی ہین (جواب) جو کہال کی ذریعہ سے محسوس ہوا وسے
سپرش کہتے ہین لیکن سپرش گرم اور سرد سے بالکل علیحدہ ہوتا ہے اور مرکب ہونے

پڑتم اور سرد معلوم ہوتا ہے۔

(سوال) سنکھیا کسے کہتے ہین (جواب) ایک سے لیکر لاکھون وغیرہ تک تعداد کو سنکھیا کہتے ہین۔

سوال) گردتو کسے کہتے ہین جواب جسکے سبب سے چیزین گرتی ہین وہی گردتو ہے جو زمین کی آکرشن شکتی سے پیدا ہوتا ہے جب سنیوگ رہتا ہی تب تک دوسری طرف سے بھی آکرشن شکتی موجود رہنے سے چیز نہین گرتی جب سیوگ نہین رہتا تب گردتو کے سبب سے چیزین گر پڑتی ہین۔

(سوال) دردتو کسے کہتے ہین (جواب) چیزین بہنے کا نام دردتو ہے وہ عام طور پر جل مین رہتی ہے۔

(سوال) سنسکار کسے کہتے ہین (جواب) کسی کرکرم کرنے سے جو عادت ہوجاتی ہے وہ سنسکار کہلاتی یا جو من کے اندر جو کام کا اثر ہوتا ہے وہ سنسکار کہلاتا ہی اسیطرح اور گنون کے بھی لکشن سمجھ لینے چاہئین۔

سوال، روپ وغیرہ کتنے گن مرکب اشیا مین رہتے ہین کتنے مفرد ہین (جواب) روپ رس۔ گندہ۔ سپرش جو کہ عناصر سے پیدا شدہ اندریون سے محسوس ہوتے ہین وہ پانچ یعنے مرکب کے گن ہین۔

(سوال) پرتھکتو یعنے علیحدگی یا افراد کیون کہا (جواب) چونکہ سنکھیا یعنے تعداد ایک۔ دو۔ اور بہت ہونیکے سبب شک ہوسکتا تھا اسواسطے پرتھکتو یعنے سب سے علیحدہ یعنے مفرد کو بیان کیا۔

سوال) پریمان یعنے اندازہ کے ساتھ کثرت بتلانیوالا نشان کیون دیا جواب چونکہ انو مدہیم اور دیرگھ تین قسم کے پریمان ہوتے ہین اور انمین بھی نسبت سے چھوٹا اور بڑا لگا رہتا ہے اسواسطے کثرت نشان سے بتلایا کہ پریمان بہت ہین۔

سوال) پرتھکتا یعنے علیحدگی جو کہ ہر ایک مین موجود ہونے سے بہت اد بسے
ایک وچن سے کیون تبلایا (جواب) اگرچہ تعداد کیطرح علیحدگی بھی بہت افراد مین
رہنے سے صیغہ جمع سے کہنے لائق تھی تو بھی حد کو تبلانے والی تعریف تعداد سے مختلف ہے
اسبات کو جتلانیکے واسطے صیغہ واحد سے تبلایا۔

سوال) سنیوگ اور وبھاگ یعنی جمع اور تفریق مین دو وچن یعنے دو کو ظاہر کرنیوالی علامت
کیون دی۔
جواب) چونکہ سنیوگ یعنی ملنا اور وبھاگ یعنی علیحدہ ہونا دونوا ایک ہی کرم یعنی حرکت
سے پیدا ہوتے ہین اسواسطے دو وچن سے پکارا گیا۔

سوال) پرتوا ور اپرتو یعنی دو وچن کیون دیا (جواب) چونکہ پرتو یعنے پرے اور اپرتو
یعنے ورے یہ دونو نسبتی ہونے سے ایک دوسرے کے سہارے رہتے ہوئے سمت،
زمانہ اور نشان کو تبلانے کیواسطے عام طور پر استعمال کئے جاتی ہین اسواسطے دو
وچن سے کہا گیا۔

سوال) بدھی کو بہو وچن یعنے صیغہ جمع مین کیون ظاہر کیا (جواب) چونکہ
ست ودیا- ودیا- اودیا کی تفریق سے بدھی بہت قسم کی ہے اسلئے بدھی کے ساتھ صیغہ
جمع کا دیا جس سے لوگ بدھی ایک ہی ہے نہ سمجھ لین بلکہ گن اور بہت خیال رکھین۔

سوال) سکھ دکھ کے ساتھ دو وچن کیون دیا (جواب) چونکہ سکھ دکھ دونو [illegible]
ہین اور خاصکر پورب جنم کے کرمون کے پھل کو ظاہر کرنیوالی ہین اور سمجھدار لوگون کی
خیال مین سکھ بھی ایک قسم کا دکھ ہے جسکی بحث کسی دوسرے موقعہ پر ہوگی اسواسطے دو وچن
سے ظاہر کیا۔

سوال) اچھا یعنی خواہش- دویش یعنی نفرت انکو دو وچن سے کیون ظاہر کیا (جواب)
چونکہ خواہش اور نفرت دونوا ایک ہی کام مین لگانیکا سبب ہے جس چیز کی خواہش

ہوتی ہے اوسکے حاصل کرنیکے واسطے اور جس سے نفرت ہوتی اوسکو دور کرنیکے واسطے
کام کیا جاتا ہے اسواسطے دو دھن سے تبایا۔
(سوال) پرتین کو صیغہ جمع مین کیون ظاہر کیا (جواب) چونکہ بہت قسم کا پرتین ہے
کوئی پاپ کا سبب ہی اور کوئی پن کا انمین سے بھی ہر ایک کئی قسم کا ہی اسواسطے
صیغہ جمع مین ظاہر کیا گیا۔ انکی تعریف آگے ہوگی۔
(سوال) کرم یعنے حرکت کتنے قسمون پر منقسم ہے۔

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनं
प्रसाणं गमनमिति कर्माणि ॥७॥

(ارتھ) چونکہ کرم دربیا ور گن سے پیدا ہوتے ہین اسواسطے دربیا ور گن کے
بعد کرمونکا بیان اور اونکی تقسیم کرتے۔ کرم پانچ قسم ہین اول اوتکشیپن یعنی اوپر کی
طرف چلنا یا اوچھلنا دوسرا اوکشیپن یعنی نیچے کی طرف کرنا تیسرے آکنچن یعنے سکڑنا چوتھے
پرسارن یعنی پھیلنا۔ پانچوین گمن یعنے ترچھا چلنا۔
(سوال) کیا گھومنا وغیرہ کرم نہین اگر ہین تو اونکا ذکر کیون نہین کیا (جواب) جواب
یہ سب گمن کے اندر شامل کر لئے گئے ہین اسلئے اونکا علیحدہ ذکر نہین کیا گیا۔
جو لوگ عنصرونکو بجائے پانچ کے چار یا انگریزی سائنس والونکی طرح بہت مانتے ہین
اونہین خیال رکھنا چاہیے کہ تتو پانچ ہین اور ہر ایک تتو کی ایک حرکت یعنی کرم و ایک
اندری یعنی حواس ہی جس سے اونکے گنونکا پتہ لگتا ہے۔ اوپر چلنا اگنی کا کرم ہے
اور آنکھ اوسکی گنونکو محسوس کرنیوالی اندری ہی نیچے گرنا پانی کا کرم ہی اور رسنا یعنی (ذائقہ)
اوسکی معلوم کرنیوالی اندری ہی سکڑنا پرتھوی یعنی زمین کا کرم ہی اور ناسکا اوسکی معلوم
کرنیوالی اندری ہی پھیلنا اکاش کا کرم ہی اور کان اوسکی اندری ہی ایسیہی ترچھا چلنا ہوا کا کرم ہی

اور کمال اُسکی اندری ہے۔

(سوال) چلنا اور حرکت دو مترادف الفاظ ہین اسواسطے حرکت کی چار ہی اقسام ماننے
چاہیے چلنا اوسمین شامل کرنا ٹھیک نہین۔

(جواب) اگرچہ چلنا حرکت کا مترادف لفظ ہی لیکن اوسکو علیحدہ قسم اسواسطے تسلیم
کیا گیا ہے کہ اوس سے گھومنا وغیرہ مختلف قسم کے باقی سب کرم شمار کیے جاتے ہین
چلنے کی اندر تو گھومنا وغیرہ کرم آسکتے ہین دوسرے ایک کی اندر سب کرم نہین آسکتے

(سوال) نکلنا اور داخل ہونا بھی تو دو قسم کے کرم ہین اونکا ذکر کیون نہین کیا۔

(جواب) چونکہ نکلنا اور داخل ہونا یہ دونو ہی ایک ہی کرم ہین گھر سے نکلکر دوسرے گھر مین
جاتا ہی اسواسطے چلنے مین ہی آجاتے ہین علیحدہ ذکر کی کوئی ضرورت نہین۔

(سوال) اوتکشیپن وغیرہ کو مثال دیکر سمجھائین (جواب) جب اوکھل موسل سے
دھان کو کوٹتے ہین اوس حالت مین جو ہاتھ کی طاقت سے موسل اوپر جاتا ہی اوسے اوتکشیپن
کہتے ہین جب نیچے کو جاتا ہی اوسے اوپکشیپن کہتے ہین جب روئی کی بورے کو
کل مین دباکر چھوٹا کرتے ہین اوسے آکنچن کہتے ہین جب وہی روئی کو دھنکر پھیلاتے
ہین تو اوسے پرسارن کہتے ہین۔ گھومنا۔ چلنا۔ بہنا سب چلنے کا نام ہی اُنکی زیادہ تر
بحث آگے آویگی۔ دربیہ وغیرہ کا اودیش یعنے نام بتلاکر اب ونکا سادہرم یعنی جن
صفات مین وہ آپسمین ملتے ہین چونکہ ان چیزون کی سادہرم یعنے صفات عامہ اور ویدہ
ہرم یعنے صفات مختلفہ کو موکش کیواسطے لازمی سمجھکر شاگرد کو جاننے کی خواہش تھی
اسواسطے سامانیہ وشیش اوسما ای کی اودیش سے پہلے ہی اُنکی بحث شروع کرتے ہین۔

सदनित्यं द्रव्यवत्कार्यं कारणं सामान्य विशेषवदिति द्रव्य गुण कर्मणामवि: ॥८॥

(ارتھ) اگرچہ دربیہ گن کرم سب مختلف ہین لیکن وتین پر بھی اسقدر اتفاق ہے اول تو

تینون مین ہستی کی صفت یکسان پائی جاتی ہے یعنی دربیہ یعنی جوہر کے واسطے بھی
کہا جاتا ہے کہ دربیہ و گن یعنے عرض کی واسطے بھی ہستی کا اقرار ہی ہوتا ہو کرم یعنی حرکت کا
ہونا بھی تسلیم ہے اسواسطے ہستی کی صفت تینون مین عام ہی اسمین کسی کی خصوصیت
نہین ایسے ہی انتیہ یعنے قایم نہ رہنے والا اور قایم رہنے والا ہونا یعنی کارن دربیہ تو قایم رہنے
والا ہی اور کاریہ دربیہ قایم رہنے والا نہین ایسے ہی کارن گن قایم رہنے والا ہی اور کاریہ
گن قایم رہنے والا نہین یہان کارن گن سے مراد خاصہ ذاتی اور کاریہ گن سے مراد صفات
عارض ہی ایسے کارن کرم یعنی جیتن کا پرتین نیتہ اور کاریہ کرم یعنی جسم جیزون مین جو جیتن کی سبب سے
حرکت ہوتی ہو وہ انتیہ ہے ایسے ہی دربیہ یعنے جوہر گن یعنی عرض کرم یعنی حرکت یہ تینون
دربیہ کے سہارے رہنے والی ہین بغیر دربیہ کے یہ تینون نہین رہ سکتے یہ بات تینون مین
یکسان ہے مطلب یہ ہو کہ ان تینون کو ادہار کی ضرورت ہی یعنے دربیہ کا اظہار
دوسرے دربیہ کی ساتھ ملے بغیر ہو ہی نہین سکتا ایسی ہی گن کرم بھی بغیر کسی دربیہ کے بخود
رہ ہی نہین سکتے جسطرح سامانیہ یعنے عام ہونا وشیش یعنے خاص ہونا دربیہ گن کرم تینون مین
برابر ہی ہو ایسے کارن یعنی علت کاریہ یعنے معلول ہونا تینون مین برابر ہو جاتا ہی متذکرہ
باتون مین تو یہ عام ہین باقی صفات مین اختلاف ہی -

(سوال) کارن یعنے علت کی تعریف کیا ہو (جواب) علم کے علاوہ جو کاریہ یعنی معلول
کے واسطے مقررہ ہو یعنی جسکی موجودگی مقررہ طور پر لازم ہو جسکے بغیر کسیطرح بھی کاریہ
نہ بن سکے اوسے کارن کہتے ہین -

(پرشن) کاریہ کسے کہتے ہین (جواب) جو پہلے موجود نہو کارن کے تعلق سے پیدا ہو کر
ایک [illegible] خصوصیت کا اظہار کرے وہ کاریہ ہے -

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥९॥

(ارتھہ) دربیہ اور گن یعنے جوہر اور عرض مین یہ بات یکسان ہے کہ وہ اپنی نوع کی پیدایش کا

سبب ہوتے ہین یعنی کارن دربیہ یعنے جوہر سے کاریہ دربیہ کی پیدائش ہوتی ہے اور کارن گن یعنی عرض سے کاریہ گن یعنے عرض کی پیدائش ہوگی۔ گن سے دربیہ کی پیدائش کسیطرح بہی نہین ہوسکتی۔ لیکن اسبات کا خیال رکہنا چاہئیے کہ یہہ صفت یعنے عرض اونہین دربیون مین ہوگا جو تغیر پذیر نہین ۔ جیسے زمین۔ پانی ہوا و آگ لیکن آکاش وغیرہ دربیون مین جو تغیر پذیر نہین۔ یہ بات نہین ہوسکتی ۔ مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے پرمانو یعنی جزو لاتجزی ہوتے ہین اوس مین سنیوگ و لوگ ہوسکے سے پری نام یعنے تغیرات ہوسکتے ہین لیکن جسکے پرمانو ہی نہین اوسمین یہ ممکن ہی نہین مثلاً مٹی کی ذرہ کسی حالت مین ملکر گہڑا بن سکتے ہین لیکن آکاش کے ذرہ ہی نہین اوس سے کیا بن سکتا ہے جل سے برف ہوسکتی ہے لیکن دِشا سے کوئی بھی کاریہ نہین بن سکتا اسکو اگلی سوتر سے بالکل صاف کرتے ہین ۔

द्रव्याणि द्रव्यान्तरमारभन्ते गुणाश्च गुणान्तरम् ॥१०॥

(ارتھ) دربیہ کے پرمانو ملنے سے اُسکا کاریہ گہڑا کہڑا ہوجاتے ہین ایسے ہی دربیہ کے پرمانوون مین جو گن ہے اونکے سنیوگ سے کاریہ گن کی پیدائش ہوتی ہی مثلاً اگنی کے ایک ذرہ مین جو گرمی اور پرکاش تہا وہ سوکشم ہونیکے سبب نظر نہ آتا تھا جب اگنی کے پرمانون ملکر ایک شکل مین آگئی جس سے اوسکا اظہار ہوگیا ایسے ہی اوسکے گن پرکاش وغیرہ کا بھی اظہار ہونے لگا۔ مطلب یہ ہی جو لوگ شبد وغیرہ گنون سے کاریہ جگت کی جو کہ دربیہ یعنے جوہر ہے پیدائش مانتے ہین وہ بہت غلطی کرتے ہین جو لوگ نفی سے مثبت مانتے ہین جیسے مثال دیتے ہین کہ چونا اور ہلدی کی ملانے سے سرخی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ گن اون دونون مین نہ تہا یہ غلطی ہے بلکہ گنون کی ترکیب سے اس گن کا اظہار ہوا ہے نفی سے مثبت نہین ہوا ۔

कर्म कर्म साध्यं नविद्यते ॥११॥

(ارتھ) کرم یعنی حرکت سے حرکت کی پیدائش نہین یعنی جسطرح کارن دربیہ اپنے کاریہ دربیہ کو پیدا کرتا ہے اور کارن گن کاریہ گن کو پیدا کرتا ہی ایسے ہی کرم کو پیدا نہین کرسکتا۔ یہ دربیہ گن سے کرم مین مختلف صفت ہی۔

سوال) کرم کا سبب کرم کیون نہین ہوتا جواب) کرم کہتے ہین جو سنیوگ یعنی ملاپ وبہاگ یعنی علیحدگی کا سبب ہو اگر کرم سے کرم کی پیدائش تسلیم کیجاوے تو پہلے کرم ہوکر دوسرے کرم کو پیدا کریگا جیسے ایک آواز کے بعد دوسری آواز پیدا ہوتی ہی اب سوچنا چاہیے کہ کرم ہمیشہ رہنے والا تو ہی نہین اسواسطے پہلے کرم کی پیدائش کسطرح ہوگی اگر کہو دربیہ سے تو کرم کا کارن کہین دربیہ ہو کہین کرم تو کسی کرم کے کارن کی بیوستھا نہو سکیگی اسواسطے کرم کا سبب کرم پرمان سے ثابت نہین ہوسکتا اب اسبات پر بحث کرتے ہین کہ کوئی کارن دربیہ کاریہ کا ناشک ہوتا ہی یا نہین اور کاریہ دربیہ کارن کا ناش کرتا ہے یا نہین دربیہ مین یہ صفت اور دونسے علیحدہ ہی

नद्रव्यंकार्यं कारणं चवधति ॥१२॥

(ارتھ) کوئی کاریہ دربیہ یعنے جوہر علت اپنے معلول کو ناش کرنیوالا نہین ہوسکتا۔ اور نہ ہی علت جوہر معلول کو ناش کرتی ہی مطلب یہ ہی کہ کاریہ کارن دربیہ یعنی علت معلول جوہر ایک دوسرے کی متضاد نہین ہین کاریہ کے بننے پر بھی کارن بنا ہی رہتا ہے جیسے سونے سے زیور بنتا ہے تو وہ زیور سونے کا ناش نہین کرسکتا سونا بھی بنا ہوا ہے زیور ہی کہلاتا ہے یا کہو دربیہ کا کارن جو پرمانو ہین وہ بھی اوسکے ناشک نہین اور جو اوس سے بنے ہوئے کاریہ ہین گھڑا کپڑا وغیرہ وہ بھی ناش نہین کرتے بلکہ کاریہ دربیہ کو ناش کرنیوالا کرم ہی ہوسکتا ہے جس حرکت سے سنیوگ ویوگ ہوتے ہین وہ حرکت ہی دربیہ کے ناش کا سبب ہوسکتی ہے یہ ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ ناش ہمیشہ کاریہ دربیہ کا ہی ہوا کرتا ہے کارن دربیہ کا کبھی ناش نہین ہوتا ہی

(پرشن) ناش کسے کہتے ہین (جواب) جس کارن کے اجزا کے سنیوگ سے
کاریہ کی پیدایش ہوئی اوسی کارن مین کاریہ کا اجزا ہو کر ملجانا ہی ناش کہلاتا ہی
(پرشن) کیا ناش کا ارتھ بالکل نرہنا یعنی اباؤ ہونا نہین ہے (جواب) ناش
جس ۔ بان کا لفظ ہے اوسمین ناش کے معنے نفی ہونے کی نہین ہین کیونکہ
(نش) اور (شے) کے مصدر سے یہ لفظ پیدا ہوا ہے جسکے معنے ظاہر ہونیکی ہین اگر
کوئی ناش کے معنی اباؤ یعنے نفی لیتا ہے تو پوچھنا چاہئے کہ نفی چار قسم کی ہے
اول پراگ اباؤ یعنے جو نفی چیز کی پیدایش سے پہلی ہوتی ہی دوسرے دہونسا باؤ (وہ نفی
جو چیز کے ٹوٹ کر کارن مین شامل ہونے سے ہوتی ہی (تیسرے) انیونیا باؤ (وہ
وہ نفی جو ایک کی دوسرے مین رہتی ہے جیسے گھڑا کپڑا نہین اور کپڑا گھڑا نہین
چوتھے (اتینتا باؤ) یعنے نفی مطلق جسکو ممتنع الوجود کہتے ہین جسکی ہستی [illegible]
اگر کوئی ناش کے معنی نفی مطلق لین تو ممکن ہی نہین کیونکہ ناش سے پہلے وہ چیز موجود
تھی اگر اسکے علاوہ کوئی اباؤ یعنے نفی سوائے دہونسا باؤ کی تسلیم کرے تو بھی
ٹھیک نہین اسواسطے نہ تو کوئی چیز عدم مطلق سے پیدا ہوتی ہی اور نہ [illegible] اوسکا
عدم مطلق ہونا ممکن ہی ۔

उभयथा गुणा: ॥१३॥

(ارتھ) دربیا اور گن مین یہ اختلاف دکھلایا کہ گن دونون کو ناش کرتا ہی جیسے وہ
آواز جو کہ با معنی الفاظ کے نکلنے سے پہلی ہوتی ہی وہ الفاظ والی آواز کا سبب ہے
لیکن الفاظ کے نکلنے سے اوسکا ناش ہو جاتا ہے الفاظ کی خاتمہ پر پھر وہی آواز
ہوکر الفاظ کو ناش کر دیتی ہے اسواسطے گن اپنے کاریہ کا بھی ناش کرتا ہے
اور کارن کا بھی ناشک ہی بعض چارلیون کی مت شبد نتیہ یعنے ہمیشہ رہنی والا ہی لیکن [illegible]
اور ویشیشک شاستر مین شبد کا ناش کا گن ہی [illegible]

کارن دیتا ہے -

कार्यविरोधि कर्म ॥२४॥

(ارتھ) کرم کا ناش اوسکے کاریہ ہی سے ہوتا ہے مطلب یہ ہی کہ سنیوگ و بیوگ کرم سے پیدا ہوتے ہین لیکن آخری سنیوگ یا ویوگ سے کرم یعنی حرکت کا ناش ہوتا ہی یعنی جس دیش کو پہونچنے کیواسطے کرم کیا جاتا ہے اوس دیش پر پہونچنے سو کرم کا ناش یعنے ناش ہوجاتا ہے - ان سوترون - دربیہ یعنے جوہر - گن یعنی عرض - کرم یعنی حرکت انکی صفات کا اختلاف یعنی ویدہرم دکھلایا کہ دربیہ تو اپنے کاریہ کارن دونون کا ناش نہین کرتا - گن دونون کا ناش کرتا ہے کرم کا ناش کرنیوالا اوسکا کاریہ ہے - اب اسکے آگے دربیہ وغیرہ کے لکشن دکھلاتے ہین کیونکہ جبتک لکشن یعنے تعریف معلوم ہو تبتک کسی چیز کی ہستی کا صحیح علم ہی نہین ہوتا ہے - پہلے سلسلہ کے مطابق دربیہ کی تعریف بتلاتے ہین -

क्रियागुणवत् समवायि कारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥२५॥

(ارتھ) جسمین حرکت کو قبول کرنے کی طاقت یا حرکت دینے کی طاقت اور گن یعنے صفات موجود ہون یا صرف صفات ہی موجود ہون یا وہ کسی چیز کا اپادان کارن ہو سکے اوسے دربیہ کہتے ہین اپادان کو ہی سمباے کارن کہتے ہین کیونکہ جسکا کاریہ کے ساتھ ہمیشہ تعلق رہے وہی سمباے کارن ہے سوا اسکے اپادان کارن کے اور کسی کارن کا کاریہ کے ساتھ ہمیشہ تعلق نہین رہتا ہی جیسے ایک گھڑی کے بہت سے کارن ہین ایک کمہار ہی دوسرا مٹی یا دونون کپالونکا سنیوگ ہے تیسرے ڈنڈا - چکر وغیرہ ہین ان مین سے گھڑا بننے پر سب کارن علیحدہ ہوجاتے ہین صرف مٹی یا دونون کپالونکا سنیوگ ہی گھڑی کے ساتھ رہتا ہے جسطرح کمہار کے مرجانے سے اوسکی بنائی ہوئی گھڑے کو کوئی نقصان نہین پہونچتا ایسے ہی جس ڈنڈے اور چاک سے وہ گھڑا بنایا گیا تھا اونکے

ٹوٹنے سے گھڑے کو پانی نہین لیکن جس مٹی سے گھڑا بنا ہے اگر وہ مٹی نرم ہے تو وہ گھڑا اسطرح رہ نہین سکتا اسواسطے سمبائے کارن مٹی ہی ہو وہی اپادان کارن کہلاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جسمین کرنا یعنی فعل ہو جسمین گن ہو یا صرف گن ہو جو سمبائے کارن ہو سکتا ہو وہی دربیہ ہے کیونکہ گن کرم سامانیہ وشیش سمبائے یعنی عرض۔ حرکت۔ عام۔ خاص۔ وغیرہ دوسرے پدارتھون مین گن یعنے صفات کریا یعنی فعل نہین ہوتے اسواسطے اوسے علیحدہ کرنیوالا ہی لکشن کیا گیا۔ دربیون مین کوئی دربیہ کریا والے یعنی متحرک ہین یعنی۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ من اور گن سب مین ہی ہین۔ یعنی آتما۔ من۔ کال۔ دشا۔ اب گن کی تعریف یعنی لکشن کرتے ہین۔

द्रव्याश्रय्य गुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्षइति गुण लक्षणम्॥१६॥

(ترجمہ) دربیہ کے سہارے پر رہنے والا ہو یعنے بلا دربیہ یعنے جوہر کے نہ رہ سکے جسمین کوئی دوسرا گن یعنے صفت نہو اور چیزون کے ملنے وعلیحدہ ہونے مین سبب نہو لازم ملزوم نہو یعنے فعل وتفریق کی احتیاج نہ رکھتا ہو یہی گن کی تعریف ہے اگرچہ دربیہ مین رہنے والا کہنے سے گن کی تعریف ہوجاتی لیکن دربیہ کے سہارے کرم رہتا ہے اسواسطے کہا گیا کہ کوئی گن نہ رکھتا ہو اُس کہنے سے بھی کام نہ چلا کیونکہ کرم بھی گن سے خالی ہو اسواسطے لکشن مین اتی ویاپتی دوش آگیا اسواسطے یہ کہنا کہ سنیوگ یعنی میل وبھاگ یعنی تقسیم مین کارن یعنے سبب نہو لیکن کرم یعنے حرکت سنیوگ وبھاگ کا سبب ہے اسواسطے کرم سے علیحدہ گن کا لکشن ہوگیا اب کرم لکشن لکھتے ہین۔

एक द्रव्यमगुणंसंयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्मलक्षणम्॥१७॥

(ترجمہ) ایک دربیہ یعنی جوہر کے سہارے رہنے والا ہو اور گن یعنی عرض نہ رکھتا ہو سنیوگ یعنے میل اور وبھاگ یعنے تقسیم مین بغیر کسی دوسرے کی احتیاج کے سبب ہو

یعنی از خود میل و تفریق کا سبب ہو یہ کرم کا لکشن یعنی تعریف ہی گن اور کرم مین یہی
فرق ہے کہ وہ سنیوگ و بہاگ کا سبب نہین ہوتا اور کرم سبب ہوتا ہے دوسرے
جیسے مرکب جوہر اور سنیوگ وغیرہ صفات کئی دربیون کے سہارے رہتے ہین ایسے
کرم نہین رہتا ہے بلکہ وہ ایک ہی کے سہارے رہتا ہے یعنے ایک ہی پر اثر کرتا ہے یہ
خصوصیت کرم مین ہے -

द्रव्य गुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥१८॥

(ارتھہ) دربیہ یعنے جوہر گن یعنی عرض کرم یعنے حرکت انکا عام طور پر ایک کارن یعنی
پیدائش کا سبب ہوتا ہے جیسے ایک ماتا کے کئی لڑکے ہوتے ہین ایسے ہی ایک
ہی ایک اوپادان کارن دربیہ یعنے دربیہ مین - کاریہ دربیہ - گن اور کرم رہتے ہین
دربیہ سے پیدا ہونا ان تینون مین یکسان پایا جاتا ہے جیسے جس مٹی سے گھڑا پیدا ہوتا
اوسی مین جڑتا اور گندہ یعنے یوگن رہتے ہین ایسے اوسمین سنکوچ یعنے سکڑنا کرم بھی
رہتا ہے ایسے ہی جس اگنی سے دیپک یعنی چراغ پیدا ہوتا ہے اوسی مین روپ گن بھی
رہتا ہے اوسی مین اوپر جانا ایسا کرم بھی پیدا ہوتا ہے ایسے ہی ہر جگہ سمجھ لینا لیکن
اوپادان کارن کے اندر ایسا پاؤ گے اور جگہ نہین -

तथा गुणः ॥१९॥

(ارتھہ) جسطرح دربیہ یعنے جوہر کارن ہے اوسی طرح گن بھی کارن ہوتے ہین
لیکن فرق یہ ہے کہ دربیہ سمبائی کارن ہوتے ہین اور گن اسمبائی کارن ہوتے ہین
یعنے دربیہ علت مادی ہوتا ہے اور گن علت تغیر پذیر ہوتی ہے یعنی دربیہ کا تعلق
رہنے والا ہوتا ہے اور گن کا ہمیشہ نہین رہتا مطلب یہ ہے کہ دربیہ تو ترکیب کی
حالت مین اور مفرد ہونیکی حالت مین بنا ہوا ہے لیکن گن ترکیب کی حالت میں
تو علت ہوگا لیکن گن مفرد کی حالت مین کارن نہین ہوگا - مطلب یہ ہے کہ جب دو چیزونکے

سنیوگ سے ایک چیز بنیگی تو سنیوگ گن جو گن ہے اوسکا کارن ہوگا روپ یعنے شکل۔
رس یعنی ذایقہ۔ گندہ یعنی بو۔ سپرش یعنے لمس سنکھیا یعنے تعداد۔ پرے مان یعنی اندازہ
پرتھکتو یعنی علیحدگی وغیرہ مجلس گنونکا کارن اسمبائے ہے آگ کے سنیوگ سے جو
پارہ مین حرکت اور سونیکے پگھلنے اور اونکے نبنے وغیرہ کی حرکت ہوتی ہی اوسکا بھی
اسمبائے کارن ہے۔ کہین صرف گن ہی دربیہ۔ کرم۔ اور گن کے آغاز کا سبب
ہوتا ہے ایسے ہی موقعو نپر خیال کرنا چاہیئے۔

संयोगविभागवेगानां कर्म समानम् ॥२०॥

(ارتھ) سنیوگ۔ وبھاگ یعنی میل اور علیحدگی۔ تیزی سے چلنے کا سبب کرم ہے
جس دربیہ یعنے چیز مین حرکت پیدا ہوتی ہے اوسکا جنکے ساتھ میل تھا پہلے اونسے
علیحدگی پیدا ہوتی ہے مثلاً جس کمان سے تیر ملا ہوا تھا جب تیر مین حرکت پیدا ہوئی
تو وہ کمان سے علیحدہ ہو گیا اور پھر تیزی سے چلا اور جس نشانے کو تاک کر تیر چلایا تھا
یا جس جگہ جا کر لگا اوس سے مل گیا ایک ہی کرم نے تین گنون کو پیدا کیا پہلے یہ بتلا چکے
ہین کہ کرم کرم سے نہین پیدا ہوتا گن کرم سے پیدا ہوتے یہ اس سوتر کو بتلا کر اب یہ
بتلاتے کہ کرم سے دربیہ پیدا نہین ہوتا۔

नद्रव्याणां कर्म ॥२१॥

(ارتھ) کرم یعنی حرکت سے گن تو پیدا ہوتے ہین جیسا اوپر بتلایا لیکن کرم دربیونکا
کارن یعنی علت کسی حالت مین نہین ہو سکتا۔ دربیہ یا تو دربیہ سے پیدا ہوتا ہے یا گن
سے کرم سے دربیہ کی پیدائش نہین ہوتی۔ اگر ہو کرتا یعنے فاعل نے جو حرکت دی اوس
سے سنیوگ پیدا ہوا اوس سنیوگ سے چیز بنیگی تو اوس چیز کا کرم یعنے حرکت کارن کیون
نہین اسکا جواب یہ ہے کہ نہ تو کرم اسمبائے اور سمبائے کارن ہو سکتا ہی اور نہ ہی
نسمیدہا کارن ہے کیونکہ وہ تو سنیوگ گن کا کارن ہی آگے بحث ہوگی۔

व्यतिरेकात् ॥२२॥

(ارتھ) چونکہ دربیہ یعنے چیز کی پیدائش کے وقت کرم کا ابھاؤ ہوتا ہے یعنے کرم
ناش ہوجاتا ہے کیونکہ کرم صرف سنیوگ کو پیدا کرکے ناش ہوجاتا ہی اور دربیہ
کے بعد ہوتا ہے اسواسطے دربیہ کا کرم کارن نہین ہوسکتا کیونکہ کارن کا لکشن
تبلا چکے ہین کہ جو مقررہ اور پہلے موجود ہو جب دربیہ کی پیدائش سے پہلے کرم موجود ہی
نہین اسواسطے وہ کارن کہلا ہی نہین سکتا مطلب یہ ہے کہ کرم سنیوگ پیدا کرتے ہی
ناش ہوجاتا ہی اور دربیہ سنیوگ کے بعد ہوتا ہے اسکو واسطے کوئی دلیل معلوم نہین
ہوتی کہ جو پیدائش کے وقت ہا ہی نہین اوسکو کسطور پر کارن کہہ سکین۔

سوال) کرم کو پیدائش کا سبب ماننا چاہئے کیونکہ چھہ کارکونمین کرم کا ذکر ہے
اور کرم کرتا سے پیدا ہوتا ہے اگر کرم ہی اوس چیز کی پیدائش کا کارن نہوگا تو
کرتا کسطرح کارن کہلائیگا۔ چھہ کارن یہ ہین۔ ایک کرتا یعنے فاعل دوسرے کرم یعنے
حرکت ارادی۔ تیسرے کرن یعنی اوزار چوتھے سمپردان۔ پانچوین اپادان چھٹے۔

جواب) یہ چھہ کارک ہین انمین جو کرم ہے وہ ہمارے کرم کا مرادف نہین اسواسطے
دربیہ کی پیدائش کے پہلے کرم کے ہونے سے اوسمین کارن کا لکشن نہین گھٹ سکتا
جسمین لکشن یعنی تعریف کارن کی نپائی جاوے اوسے کسطرح کارن مان سکتے ہین

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥२३॥

(ارتھ) بہت سے کارن دربیون سے ملکر ایک کاریہ دربیہ پیدا ہوتا ہے جیسے بہت سی
تارین ملکر ایک کپڑا بنجاتا ہے اب تار بھی دربیہ ہوا اور کپڑا بھی دربیہ ہے ایسے ہی پانی
دوائی اور کھانڈ کو ملانے سے شربت بنجاتا ہے اسواسطے بغیر سنیوگ یعنی ترکیب کے
کسی چیز کی پیدائش نہین ہوسکتی۔

سوال) پرکرتی یا جیو کی پیدائش کس چیز کے سنیوگ سے ہوئی جواب) ہستی

تین قسم کے اندر آجاتی ہے۔ واجب الوجود۔ ممکن الوجود۔ ممتنع الوجود۔ جنکی تعریف
یہ ہے (۱) واجب الوجود اوسے کہتے ہین کہ جو اپنی ہستی کے واسطے دوسری
شے کا محتاج نہو اور جسکا عدم ناممکن ہو یعنے کبھی ناش نہو سکے (۲)۔ دوسرے
ممکن الوجود اوسے کہتے ہین جو اپنی ہستی مین دوسرون کا محتاج ہو اونکا عدم
وجود دونون ممکن ہون (۳) ممتنع الوجود اوسے کہتے ہین جسکا ہونا کسی حالت مین ممکن
نہو جہان کہین پیدائش یا کارن کاریہ کا ذکر آئے وہان ممکن الوجود کے واسطے سمجھنا
چاہیے کیونکہ واجب الوجود اور ممتنع الوجود کی پیدائش ممکن ہی نہین چونکہ جیو اور پرکرتی
واجب الوجود ہین اسواسطے کاریہ۔ کارن کی بحث سے وہ باہر ہین۔

(سوال) ایک بڑے کپڑے کو پھاڑ کر ہم اوسکے چار کپڑے بناتے ہین اب یہ جو چھوٹے
کپڑے تو سنیوگ سے نہین بنے بلکہ ویوگ سے بنے ہین۔

(جواب) کل کپڑا جن اوپیوو کے سنیوگ سے بنا ہوا اوسکی نسبت ویوگ سے بنا
معلوم ہوتا ہے اصل مین ٹکڑا بھی تارون کے سنیوگ سے بنا ہوا ہے۔

गुणवैधर्म्यान्न कर्मणां कर्म ॥२४॥

(ارتھ) جیسے دربیہ یعنی جوہر گن یعنی عرض دربیا اور گن کو پیدا کرتے ہین کرم اس
بات مین اونسے مختلف ہے یعنی کرم سے کرم پیدا نہین ہوسکتا۔ یہ پہلے تبلا چکے ہین۔

(سوال) جب پہلی سوتر نمبر ۱۱ مین یہہ تبلا چکے ہین کہ کرم سے کرم پیدا نہین ہوسکتا
اب دوبارہ کیون کہا۔

(جواب) چونکہ یہان اسباب کا مضمون تہا کہ کس سے کس کی پیدائش ہوتی ہے اس
واسطے صاف کرنیکے واسطے اس سلسلہ مین کہا گیا اب نیمتک یعنے عارضی گنونکی
پیدائش کا سبب دربیہ کو تبلاتے ہین۔

द्वित्व प्रभृतयः संख्याः पृथक्त्व संयोगविभागाश्च ॥२५॥

(ارتھ) دویا دو سے زیادہ جسقدر تعداد - پرتکتو یعنی علیحدگی - سنیوگ یعنی میل دبھاگ یعنے تقسیم یہ گن بہت سے دربیون سے پیدا ہوتے ہین مطلب یہ ہے کہ جہان ایک دربیہ ہوگا وہان انکا کام نہین یعنی یہ ہو ہی نہین سکتے -

(سوال) کیا سبب ہے کہ یہ گن ایک مین نہین رہتے (جواب) یہ گن سوبہاؤ نہین جو ایک مین رہین بلکہ یہ ترکیب کی حالت مین ہونے سے عارضی گن ہین جب ایک سے زیادہ اشیاء ہونگی تب ہی دویا دو سے زیادہ تعداد کا استعمال ہوگا ایک مین اسکا استعمال ہو ہی نہین سکتا ایسے ہی سنیوگ تب ہی ہوگا جب دو چیزین ہونگی ایک مین سنیوگ کس سے کس کا ہوگا دبھاگ ہی اوس حالت مین جبکہ کوئی کسی سے ملی ہوئی چیز ہو جب ایک ہی چیز ہو تو وہ نہ کسی سے ملی ہوئی ہے اور نہ کسی سے اوسکا دبھاگ ہوگا ایسے ہی علیحدگی بھی ملی ہوئی چیز سے ہی ہو سکتی ہے -

अप्रसमवायात् सामान्य कार्ये कर्म न विद्यते ॥२६॥

(ارتھ) جسطرح اور کاریہ عام ہوتے ہین ایسے ہی کرم عام کاریہ یعنی معلول نہین ہوتا کیونکہ اور سب کاریہ سمباے یعنی بہت سے دربیون سے پیدا ہوتے ہین لیکن کرم ایک دربیہ سے ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ترکیب سے حرکت کی پیدائش مانتے ہین وہ غلط ہے بلکہ حرکت ایک چیتن سے تمام جزء اجزا در مرکب اشیاء مین ہوتی ہے جسطرح ہماری موجودگی سے جسم مین کرم ہوتے ہین ہمارے علیحدہ ہوتے ہی جسم مین حرکت بند ہو جاتی ہے ایسے جگت مین جو مرکب چیزین یا منو پرمانو وغیرہ حرکت کرتے ہین جسکے سنیوگ وبیوگ سے جگت کا پیدا ہونا و ناش پایا جاتا ہے اون سب کو چلانے والا یعنے حرکت دینے والا سب سے سوکشم در سرب دیاپک ایک پرماتما ہے -

संयोगानां द्रव्यम् ॥२७॥

ہر ایک مرکب شے ترکیب سے پیدا ہوتی ہے یعنی جب مفرد اجزا اکسیطور سے آپسمین ملتے
ہین تب اونسے معلول اشیا پیدا ہوتی ہین اسواسطے ہر ایک مرکب دربیہ کا سبب
سنیوگ ہے بغیر سنیوگ کے کوئی مرکب شے پیدا نہین ہوسکتی لیکن یہ خیال رہے
جو دربیہ سپرش یعنے لمس سے مبرا ہین اور جنکے پرمانو یعنی جزو لاتجزی نہین اونکے سنیوگ
سے کوئی کاریہ دربیہ نہین بن سکتا اور نہ ہی وہ کسی کے سنیوگ سے بنتے ہین۔

रूपाणां रूपम् ॥२८॥

(ارتھ) پرمانوؤن رہنے والے سوکشم روپ وغیرہ گنون سے بہت بڑے گن پیدا ہوتے
ہین مطلب یہ ہے جو گن کارن مین ہوتا ہے اوسی گن کا کاریہ مین اظہار رہتا ہے اس
واسطے روپ وغیرہ گنون کا کاریہ یعنے معلول گن ہین کارن گن کے سنیوگ سے
کاریہ گن پیدا ہوتے ہین اگرچہ سوتر مین صرف روپ تبلایا ہے لیکن یہ لفظ بطور
نمونہ کے ہے باقی گنون کا بھی اس سے گرہن ہوتا ہے۔

गुरुत्व प्रयत्न संयोगानामुत्क्षेपणम् ॥२६॥

(ارتھ) وزن۔ پریتن اور سنیوگ کا کاریہ اوتکشیپن روپ کرم ہے یعنی جبتک
کوئی چیز اوپر کو نہ اوٹھے تب وہ بھاری نہین معلوم ہوتی کیونکہ جو چیز زمین سے
ہی اوسپر زمین کی کشش اثر نہین کرتی اور وزن زمین کی اکرشن شکتی کو پیدا
ہوتا ہے اور زمین کی اکرشن شکتی کے مقابلہ مین جو محنت ہوتی ہے وہ بھی اس وزن
سے ہوتی ہے اور اوس سے نکلنا جو ہے یہ تین سبب اون تینون سے اوتکشیپن ہوتا ہے
لیکن اوتکشیپن کا مخرج جیو آتما ہی ہوتا ہے۔

संयोगविभागाश्च कर्मणाम् ॥३०॥

(ارتھ) سنیوگ یعنی ملنا اور وبھاگ یعنے علیحدہ ہونا یہ سب کرم کے کاریہ ہین بغیر
کرم کے ترکیب اور تفریق ممکن ہی نہین اسواسطے جہانپر ترکیب پائی جاوے وہان

سمجھ لینا چاہئے کہ سب کرم سے ہوئی ہے اور کرم کرتا سے ہوتا ہے اسواسطے ہر مرکب کا منفرد ہونا اور ہر منفرد کا مرکب ہونا کرم کے سبب سے ہی یہ ضروری نہیں کہ ہم مرکب کرتا ہوا دیکھکر ہی تسلیم کریں بلکہ ترکیب کو دیکھکر بھی مرکب کرنیوالیکا بھی انومان کرسکتے ہیں - تیز چلنا - اچکنا وغیرہ سب کرم کے کاریہ ہیں -

कारणसामान्ये द्रव्य कर्मणां कर्माकारण मुक्तम् ॥२४॥

(ارتھ) عام طور پر کارن یعنے علت کی بیان میں دربیہ یعنے جوہر کرم یعنے حرکت انکا کارن کرم یعنے حرکت نہیں ہوسکتا یہ بیان کیا گیا ہے لیکن بالکل کارن ہونیکی تردید نہیں کی گئی کیونکہ وہ سنیوگ وبھاگ وغیرہ گنون کا کارن ہے اسواسطے دربیہ یعنے جوہر کرم یعنی حرکت انکو چھوڑکر گنون کا کارن یعنے علت کرم ہوسکتا ہے -

(سوال) اس سوتر میں بیان کرنیکی ضرورت ہی نہتی کیونکہ پہلے سوتر میں گنون کا کارن بتلانے سے یہ بات سدھ ہوگئی تھی -

(جواب) اس سوتر سے یہہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ عام طور پر کرم دربیہ کرمون کا کارن نہیں لیکن کسی خاص حالت میں کارن ہوسکتا ہے جیسے کہ کرم سنیوگ وبھاگ کا کارن ہے اور سنیوگ وبھاگ دربیہ یعنی جوہر کی پیدائش کے کارن ہیں اسواسطے سلسلہ سے جیسے دادا پوتے کی پیدائش کا سبب ہوتا ہے کرم بھی دربیہ کی پیدائش کا سبب ہوسکتا جسطرح یہ ممکن ہو کہ دادا پوتی کی پیدائش کی وقت مرجاوے تو پیدائش سے پہلے موجود نہونے سے کام کارن نہیں لیکن اگر دادا نہو تو باپ کی پیدائش نہو اور باپ نہو تو بیٹا نہو اس طور پر دادا پوتے کی پیدائش کا پرم پرا سے کارن ہی ایسے ہی کرم دربیہ کے پیدا ہونیکا سبب ہو نیسے کارن کہلا سکتا ہے - کرم کرم کا بھی کارن خاص حالتون میں ہوسکتا ہے جیسے گھوڑے کی چلنے سے گاڑی چلتی ہی یہان گھوڑے کا چلنا جو کرم ہے وہ گاڑی کے چلنے کا کارن ہے -

(سوال) پھر یہ کیون کہا کہ کرم گکرم کا رن نہین۔
(جواب) گھوڑیکا چلنا گھوڑے مین اور گاڑی کا چلنا گاڑی مین علیحدہ علیحدہ ہے اسواسطے اونین علت معلول کا تعلق نہین ہوسکتا بلکہ گاڑی کے چلنے کا سبب یعنے کارن گاڑی اور گھوڑے کا سنیوگ ہی اگر یہ سنیوگ نہو تو اکیلے گھوڑے کے چلنے سے گاڑی نہین چل سکتی لیکن گھوڑے لگائے ہوئے ہون اور چلین نہین اسواسطے عام طور پر کرم کرم کا کارن یعنی سبب نہین کسی خاص حالت مین ماننا چاہیئے

ویشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیایہ ۱ آہنک ۲

कारणाभावात कार्याभावः ॥ १ ॥

(ارتھ) کارن یعنی علت کے نہونے سے کاریہ یعنے معلول کی نفی ہوتی ہی بلا علت کے معلول کی پیدایش نہین پہلے یعنے کاریہ یعنی معلول اور کارن یعنی علت کا ذکر کیا تہا اب تعلق تبلایا کیونکہ جبتک تعلق معلوم نہو جاوے تب کام کسطرح ہوسکتا ہی۔
(سوال) سرشٹی ایسے ہی انادی چلی آتی ہی اسواسطے کوئی کسی کا کارن یا کاریہ ہی نہین پھر تعلق کے تبلانیکی ضرورت ہی کیا ہتی۔
(جواب) یہ پرتیکش نظر آتا ہے کہ بلا کارن کے کوئی چیز پیدا ہی نہین ہوسکتی۔ کلال یعنی کمہار موجود ہو۔ مٹی موجود ہو لیکن ڈنڈا و چاک نہو تو گھڑا پیدا نہین ہوتا جبکہ کارن کے نہونے سے کاریہ کا پیدا نہونا پرتیکش دیکھتا ہے تو اسکی تردید کیسے

طرح نہین ہوسکتی اگر کارن کاریہ نہین۔ تو مکان بن گیا یا گھڑا بن گیا ایسا کہنا ہی نہوتا لیکن
مکان کا بننا اور اوسکے مقررہ سامان کا ہونا اور اوس سامان کے بغیر کاریہ کا نہ
بننا ثابت کرتا ہے کہ کاریہ اور کارن دونون موجود ہین اور بغیر کاریہ کی کارن
نہین بن سکتا اگر کارن کے بغیر کاریہ بنسکتا جیسا کہ نفی سے پیدایش کے ماننے
والے لوگ مانتے ہین تو بغیر بیج کے ہی درخت پیدا ہوجاتا اور کسی بیماری کا
علاج ہی نہوسکتا کیونکہ آپ بیماری کے کارن کو معلوم کرکے اوسکی متضاد طاقت
سے اوسکا ناش کرتے ہین لیکن جب بیماریکا کوئی سبب ہی نہو تو اوسکا متضاد
کیا ہوگا جسسے علاج کیا جاوے اسواسطے کاریہ کارن کا تعلق لازمی
ہے کارن کے ہونیسے کاریہ کی پیدایش ہوتی ہے اور اوسکے نہونے سے
نہین ہوتی۔

(سوال) جب کارن موجود ہو تب کاریہ ہونا چاہیئے لیکن کاریہ اکثر نہین ہوتا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ کاریہ کارن کا تعلق نہین۔

(جواب) جب ہم یہ لازمی قاعدہ نہین کہ کارنکی موجودگی سے کاریہ ضرور ہی پیدا
ہو بلکہ کاریکی پیدایش کے لیئے کارن کا موجود ہونا لازمی ہی چاہے کاریہ بھی پیدا ہو
چاہے نہو لیکن جب ہونگے تو اتفاق سے بلا سبب نہونگے بلکہ کارن سے ہونگے مطلب
یہ ہے کہ نفی سے مثبت کی پیدایش نہین ہوتی بلکہ مثبت سے ہی مثبت کی پیدایش
ہوتی ہے جب آکاش کے پھول کی خوشبو کسیکو نہین ملی اور نہ ہی بانجھ کے لڑکے
کی شادی کسی نے دیکھی ایسے ہی بغیر کارن کے پیدا شدہ کاریہ کو کسی نے نہین دیکھا
آگے یہ دکھلاتے ہین کہ کارن کی ہستی کے واسطے کاریہ کی ہستی لازمی نہین جیسے
اولاد کی پیدا ہونیکے لیئے والدین کا پیدا ہونا لازمی ہے لیکن والدین کی ہستی کے واسطے
اولاد کا ہونا لازم نہین۔

नतुकार्याभावान कारणाभाव:॥२॥

(ارتھ) لیکن کاریہ کے نہونے سے کارن کی نفی نہین ہوسکتی مطلب یہ ہے کہ
کارن کے سہارے کاریہ کی ہستی ہو لیکن کاریہ کے سہارے کارن کی ہستی نہین
کیونکہ کارن مین جو کاریہ پیدا کرنیکی طاقت ہے وہ دو حالتون مین رہتی ہو ایک
بالقوی دوسرے بالفعل جیسے زبان مین بولنے کی طاقت ہے جب چاہے بولے
چاہے نہ بولے لیکن بغیر زبان کے بولنا ممکن نہین جیسے جیوا تما مین کرم کرنیکی شکتی
ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ کرم کے نہ کرنیسے جیوآتما کی ہستی کا کرم کا ادبھاؤ نہین
ہوسکتا۔ جو ویشیشک شاستر کے نوین پٹک بنانے والون نے یون بھاؤ کو پدارتھ
مانکر سات پدارتھ بتلائے ہین یہ اونہون نے کوئی عمدہ بات نہین کی بلکہ معلوم
ہوتا ہے کہ سوتر کار کے مطلب کو نہ سمجھکر یہ خیال فرض کیا ہو جب یہ یقین ہوجاتا ہے
کہ کارن نہونے سے کاریہ نہین ہوتا تو موکش یعنے دکھون سے چھوٹنے کی خواہش
والا انسان یہ سوچتا ہے کہ اگر دکھون کا کارن ناش ہوجاوے تو ضرور دکھ کا ناش
ہوگا جہانتک پتہ لگتا ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دکھون کا سبب اودیا گیان ہی
کیونکہ جگت جو حرکت سے خالی ہے نہ جیوآتما کو سکھ دے سکتا ہو نہ دکھ جیوآتما اپنی
الپگتا سے کسی چیز کو سکھ کا سبب مانتا ہے کسی کو دکھ کا سبب اس اودیا گیان سے
راگ دویش یعنے خواہش نفرت۔ دو دویش یعنے خرابیان پیدا ہوتی ہین یہ خواہش
سے چیز کے حاصل کرنے اور نفرت سے چھوڑنیکی کوشش ہوتی ہے اوس سے دہرم
ادہرم دو قسم کے کرم ہوتے ہین جس سے جنم مرن ہوتے ہین جو دکھ کا سبب ہوتے
ہین اگر کسی کو شک ہو کہ اس اودیا گیان کا کارن جو الپگیہ جیوآتما کی الپگتا ہے اس اودیا
گیان کے ناش سے جیوآتما کا بھی ناش ہوجاویگا یہ صحیح نہین کیونکہ کاریہ کا ناش سے
کارن کا ناش نہین ہوتا۔ ور یہ گن کرم کے لکشنون کے بعد سامانیہ وشیش کا

کشن کرتے ہین۔

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥३॥

(ارتھ) سامانیہ یعنے عام وشیش یعنی خاص یہ نسبتا عقل سے لیئے جاتے ہین جو
بہت سے تعلق رکہے وہ عام یعنے سامانیہ ہے جو کم سے رکہے وہ وشیش یعنی خاص ہے
مطلب یہ ہے کہ جو صفت بہت ویش یا بہت افراد مین پائے جاوین وہ عام کہلائیگی
جو صفت تھوڑے ویش یا تھوڑے افراد مین ہو وہ خاص کہلائیگی اب بہت و تھوڑا
عقلا نسبت سے لیا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے حیوان یعنی جاندار تو یہ صفت تو کل
پرانی یعنی جانداروں مین پائی جاتی ہے اسواسطے عام ہے لیکن کیا حیوان ناطق یہ
صرف انسان مین پائی جاتی ہے باقی جاندار اس سے علیحدہ ہوجاتی ہین اسواسطے
یہ وشیش یعنے خاص ہے اب حیوان ناطق یعنے انسان عام ہے اسمین ہندوستانی
وشیش یعنی خاص ہے ایسے ہی ہندوستانی آدمی عام ہے اوسمین سے براہمن
خاص ہوا اسیطرح براہمن سامانیہ یعنے عام ہے گوڑ براہمن خاص ہے۔ وہی حیوان
ناطق جو حیوان کی نسبت خاص تھا ہندوستانی آدمی کی نسبت سے عام ہوگیا کیونکہ
وہ کل آدمیون کو لئے ہوئے تھا ہندوستانی صرف ہند کے آدمیون کو لیئے ہوئے ہے
ہندوستانی جو کل انسانون کی نسبت یا حیوان ناطق کے لحاظ سے خاص تھا وہ براہمن
کی لحاظ سے عام ہوگیا کیونکہ کل ہندوستان کے آدمیون پر اطلاق کرتا ہی یہ صرف براہمنون پر
مطلب یہ ہی کہ سامانیہ یعنے عام وشیش یعنے خاص ہمیشہ عقل سے مقرر کئے جاتے ہین جو ہی ایک
کی نسبت خاص ہوتا ہی اور دوسرے کی نسبت عام لیکن جو سب پر اطلاق کرنیوالا ہے
وہ ہمیشہ سامانیہ یعنے عام ہی رہتا ہے کیونکہ اوس سے زیادہ ویش مین رہنے والی کوئی
صفت نہین جسکی نسبت سے وہ خاص ہو جیسے ہستی کی صفت ہر ایک چیز مین رہتی ہے
اسواسطے وہ سامانیہ ہے یہ کبھی وشیش نہین ہوسکتی مطلب یہ ہی کہ کوئی ہر ایک پر

چیز خاص نہین ہوسکتی وہ ہمیشہ عام ہی رہیگی لیکن سرو دیا یک چیزون کو چھوڑ کر باقی
چیزونمین خاص و عام ہونا عقل سے قایم ہوتا ہے اس بات کو آگے اور مضبوط
کرتے ہین۔

भावो उनुवृत्ते रेवहेतुत्वात् सामान्यमेव ॥४॥

(ارتھ) انو برتی یعنے بار بار لوٹ پوٹ کر ہر چیز ملنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بھاؤ
یعنی ہستی عام ہے کیونکہ جس چیز کو ہم دیکھتے ہین اوسمین ہستی موجود پاتے ہین
کوئی چیز ایسی نہین جو ہستی سے خالی ہو جب سب وشیون مین بھاو یعنے ہستی
موجود ہے تو اوسے سامانیہ یعنے عام ماننا پڑیگا کیونکہ ایک چیز مین جو بھاو یعنی ہستی ہے
اوسکو دوسری چیز کی ہستی سے علیحدہ کرنیوالی کوئی صفت نہین۔

द्रव्यत्वं गुणत्वं कर्मत्वं चसामान्यि विशेषाश्च ॥५॥

(ارتھ) دربیہ یعنے جوہر مین جو دربیہ پن یعنے خاصہ ہے جسکی وجہ سے دربیہ اور
چیزون سے علیحدہ جانا جاتا ہے ایسے ہی گن یعنی عرض مین جو خاصہ دوسرون سے
علیحدہ کرنیوالا ہے ایسے ہی کرم یعنے حرکت مین جو خاصہ اورون سے علیحدہ کرنیوالا ہے
وہ عام اور خاص دونون قسم کا ہے مثلاً پرتھوی یعنے زمین وغیرہ ہر ایک دربیہ یعنے
جوہر مین وہ خاصہ ہے اسواسطے عام دربیون مین ہونے سے وہ عام ہے لیکن
پرتھوی مین جو خصوصیت کرنیوالی صفات ہین جس سے پرتھوی کو دوسرے دربیون
سے علیحدہ کرسکے ہین وہ خاص پرتھوی مین ہونے سے اور دربیون مین ہونے سے
خاص ہے اور ایک دربیہ کے بہت کاریہ دربیون مین جانے سے جو صفات
ایک کاریہ دربیہ کو دوسرے کاریہ دربیہ سے علیحدہ کرتی ہین اونکی وجہ سے وہ
اور بھی خاص ہوتا ہے ایسے ہی گن کرم مین سمجھ لینا کہ عام گنون مین جو دہرم ملتی ہین
اونکی سبب سے گن عام ہے لیکن روپ وغیرہ گنون مین جو دہرم ملا ہے ایک گن کو دوسرے

گن سے علیحدہ کرتی ہین اونکے سبب سے خاص ہے ایسے ہی کرمون مین خیال کرنا چاہیے۔

अन्यत्रान्त्येभ्यो विशेषेभ्यः ॥६॥

(ارتھ) یہہ وشیش پن یعنے خصوصیت کاریہ دربیون مین ہی رہتی ہے کیونکہ اوسی وقت ایک کا دوسرے سے علیحدہ ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن کارن یعنی پرمانوؤن کی حالت مین یہہ تفریق نہین کرسکتے کیونکہ اوسوقت فرق کا اظہار نہین ہوتا اسواسطے اوسحالت مین سب دربیون کا سامانیہ یعنے عام ہونا ہی پایا جاتا ہے کاریہ ہونیکی حالت مین مختلف صفات کی اظہار سے خصوصیت ہوتی ہے۔ اسواسطے خاص وعام کا فرق جو بیان کیا گیا یہہ کاریہ جگت کی حالت مین سمجھنا پرلے کی حالت مین عام ہی خیال کرنا چاہیئے۔ اب ستا یعنے ہستی کے متعلق بحث کرتے ہین۔

सदिति यतो द्रव्य गुणकर्म सु सा सत्ता ॥७॥

(ارتھ) جس کے سبب سے دربیہ گن کرم جوہر عرض اور حرکت مین یہہ دربیہ ہی کرم ہے گن ہے یہہ بیوہار یاگیان ہوتا اوسکا نام ستا یعنے ہستی ہے ہر ایک ہست جوہر مین رہنے والی یعنے عرض وحرکت کے ہونیکا گیان کرانیوالی ہستی ہے۔

द्रव्य गुणकर्मभ्योऽर्थान्तरं सत्ता ॥८॥

(ارتھ) ہستی دربیہ یعنی جوہر گن۔ یعنے عرض۔ کرم یعنے حرکت سے علیحدہ ہے کیونکہ ہستی اگر گن ہوتی تو کرم مین پائے جاتے اور نہ ہی گن مین موجود ہوتی کیونکہ گن مین گن نہین ہے ۔ ۔ ۔ یعنے جوہر ۔ ۔ ۔ گن مین دربیہ نہین ہوتا دربیہ مین گن رہتا ہے کرم ہوتی تو کرم مین موجود نہوتی کیونکہ کرم مین کرم نہین ہوسکتا دوسرے

کے برابر صفات ہونے دیا پیہ دیا پک کا تعلق نہین یعنی محیط و محاط نہین ہوسکتے
اسبات کو مضبوط کرنیکے واسطے اگلا سوتر لکھتے ہین ۔

(سوال) دربیہ گن کرم سے علیحدہ ہستی کوئی چیز ثابت نہین ہوتی کیونکہ اوسکو اُنسے
علیحدہ نہین کرسکتے ۔

(جواب) **गुणकर्म सुभावान्न कर्म न गुणः ॥९॥**

(ارتھ) ہستی دربیہ یعنے جوہر تو ہو ہی نہین سکتی کیونکہ اوسمین نہ تو گن ہین نہ کریا یعنی فعل ہے
نہ ہی وہ سمبائے کارن ہوسکتی ہے یہی دربیہ کے لکشن جب دربیہ نہین تو گن کرم
مین موجود ہونے سے گن اور کرم بھی نہین ہوسکتے اسواسطے ستا ہستی دربیہ یعنے
جوہر گن یعنے عرض کرم یعنی حرکت سے علیحدہ سب چیزدن مین رہنے والی اور
سب سے علیحدہ ہے اسپر اور دلیل دیتے ہین ۔

सामान्य विशेषाभावेनच ॥१०॥

(ارتھ) جسطرح دربیہ یعنی جوہر گن یعنی عرض کرم یعنی حرکت مین سامانیہ یعنی عام
ہونا وشیش یعنے خاص ہونا پایا جاتا ہے ایسے ہی اگر ہستی دربیہ گن یا کرم مین سے کوئی
ہوتی تو اُس مین عمومیت اور خصوصیت پائی جاتی چونکہ یہہ دونون باتین یعنی نسبت خاص
و عام ہونا ہستی مین نہین پایا جاتا اسواسطے دربیہ گن کرم سے ہستی علیحدہ چیز ہی ۔

(سوال) پہلے سوتر نمبر ۴ مین یہ بتلا چکے ہین کہ ہستی سامانیہ یعنے عام ہی خاص نہین
ہوتی اب اسکو عام و خاص سے علیحدہ رکہنا اوسکے خلاف ہی ۔

(جواب) پہلے جو سامانیہ ہونا کہا ہے وہ دربیہ یعنے جوہر گن عرض کرم یعنی حرکت مین
رہنے والی خاصہ کی نسبت جو عام و خاص سے کہا ہے چونکہ عام خاص کی تعریف
بتلا چکے ہین کہ وہ حسبا عقل سے قایم کیے جاتے ہین حسبا ہونوالی صفات ایک
مین پائی نہین جاتی اسواسطے ایک ہستی مین ان دونون صفات کا نہونا ہی ثابت ہوگا

کیونکہ خاص کی نسبت سے عام ہوتا ہے اور عام کی نسبت سے خاص جہان خاص
نہو کسکی نسبت سے عام کہلائیگا اسواسطے عام خاص کا لفظ ہستی کیواسطے آہی نہین سکتا
اسواسطے صرف ہستی کے علم مین خاص و عام نہین ہے

अनेकद्रव्यवत्त्वेन द्रव्यत्वमुक्तम् ॥११॥

ارتھ) جسطرح دربیہ یعنی جوہر گن یعنی عرض۔ کرم یعنے حرکت مین ہستی رہتی ہے جو نہ
دربیہ ہے نہ گن نہ کرم ایسے انیک دربیون مین رہنے والا دربیہ پن یعنے دربیہ کا
خاصہ ہے جس سے دربیہ کی دوسرون سے تمیز ہوتی ہے۔ یعنی گن کرم سامانیہ
وشیش وغیرہ سے جس خاصہ کی وجہ سے دربیہ یعنے جوہر کو علیحدہ مانتے ہین اور وہ
دربیہ مین ہمیشہ رہنے سے نتیہ ہے۔ اور وہ دربیہ پن ہی دربیہ گن کرم سے بالکل علیحدہ ہے
اور انیک دربیون مین رہنے سے عام ہی ہے۔ اگر دربیہ پن یعنے جوہر کے خاصہ کو
وشیش یعنے خاص مانا جاوے تو انیک دربیون مین ایک دربیہ پن نرہنا چاہیئے
بلکہ انیک مین انیک خاصہ ہونے چاہئین۔ جیسے ایک دربیہ دوسرے سے علیحدہ ہے
لیکن دربیہ پن دونون مین یکسان اور ایک ہے اسواسطے دربیہ سے علیحدہ دربیہ
کا خاصہ یعنی دربیہ پن ہے جو سب دربیون مین یکسان رہتا ہے۔ دربیہ مین کارن
کاریہ یعنے علت معلول ہونیکے نیتہ یعنے ہمیشہ رہنے والا اور انیتہ یعنے ہمیشہ نرہنے والا
ہونا پایا جاتا ہے لیکن دربیہ پن مین یہہ بات نہین وہ ہمیشہ ایکسا رہتا ہے اسکے متعلق دلیل
دیتے ہین۔

सामान्यविशेषाभावेन च ॥१२॥

ارتھ) کیونکہ دربیہ پن یعنے دربیہ کے خاصہ مین جو اسکو گن کرم سے علیحدہ کرتا ہے
سامانیہ یعنی عمومیت۔ وشیش یعنے خصوصیت نہین ہے بلکہ وہ کل دربیہ یعنے جوہرون مین
یکسان رہتا ہے۔ جیسے پہلے ہستی عام و خاص نہونیکے سبب دو گن کرم سے علیحدہ

ثابت کر چکے ہین ایسے ہی دربیہ پن خاص و عام نہونیکے سبب دربیہ یعنے جوہر گن یعنے عرض کرم یعنی حرکت سے علیحدہ ہے جیسا ہستی ہین ثابت کیا گیا ایسا ہی یہان بھی خیال کرنا چاہئے۔

तथा गुणेषु भावाद्गुणत्व मुक्तम् ॥१३॥

(ترجمہ) جیسے تمام دربیون مین رہنے والا دربیہ پن - دربیہ یعنے جوہر گن یعنے عرض کرم یعنے حرکت سے علیحدہ ہے ایسے ہی تمام گنون مین رہنے والا گن پن بھی دربیہ گن کرم سے علیحدہ ہے - اور ہستی کی طرح نیتہ ہے اسپر دلیل دیتے ہے۔

समान्य विशेष भावेनच ॥१४॥

(ترجمہ) اگر دربیہ گن کرم سے گن پن علیحدہ نہو تو دربیون مین رہنے والا دربیہ پن اور گنون مین رہنے والا گن پن اور کرم مین رہنے والا کرم پن جس سے انکو الگ الگ تمیز کرتے ہین نہو تو کرودی اقسام ہستی کا کسطرح بیان ہوتا اسواسطے عام خاص نے ہونے سے جن وردن مین رہنے والا گن پن نیتہ ہے -

कर्मसु भावात् कर्मत्व मुक्तम् ॥१५॥

(ترجمہ) ہر ایک کرم مین رہنے والا ہونے سے کرم پن کہا گیا ہے وہ بھی دربیہ پن گن پن کی طرح عام و نیتہ ہے کیونکہ وہ ہر ایک کرم مین رہتا ہے - ان سوترونمین جنکو بتاتے دربیہ پن - گن پن کرم پن کہا ہے اس سے مراد نوعیت جاتی ہے جو دربیہ گن کرم یعنے جوہر عرض و حرکت مین رہتی - ہر ایک نوع کو دوسرے نوع سے علیحدہ کرنیوالی جو نوعیت ہے جسکو جاتی بھی کہتے ہین وہ سب نوع مین یکسان پائی جاتی ایسے ہی کرم مین جو نوعیت ہے وہ بھی نیتہ ہے ان سوترون سے جاتی کو نیتہ بتلایا ہے۔

सामान्य विशेष भावेनच ॥१६॥

اریتھ۔ اگر کرم مین رہنے والی نوعیت گر دربیہ ہوتی تو دربیہ مین ہونیوالے سامانیہ یعنے عام و وشیش یعنے خاص بین اوسمین پائے جاتے چونکہ اوسمین یہہ سامانیہ و وشیش یعنے خصوصیت وعمومیت نہین پائی جاتی اسواسطے کرم مین رہنے والی جاتی یعنی دربیہ گن کرم سے جدا نہین ہے۔

سوال۔ دربیہ یعنے جوہر۔ گن یعنی عرض۔ کرم یعنی حرکت مین رہنے والی ستّا یعنے ہستی یہ دربیہ۔ کرم۔ گن مین رہنے والی کے سبب سے الگ الگ کیون نمانی جاوے کیونکہ مختلف جاتی یعنی نوع مین مختلف قسم کی ہستی ہوسکتی ہے۔

सविति, लिङ्गा विशेषाद्दिशे षलिङ्गा भावाच्चैको भाव ॥१७॥ جواب

اریتھ۔ ستا یعنی ہستی کا لکشن یعنی نشان ہست ہی ہے یعنی یہہ کہنا کہ دربیہ ہے گن ہے کرم ہے۔ ہے کہنے ہی سے ہستی کا علم ہوتا ہے اور ہے کہنا سب جگہ پر یکسان پایا جاتا ہے اسمین خصوصیت کرنیوالے کسی لکشن کی ہستی نہین پائی جاتی جب ہستی خاص عام کسی سبب سے ہو ہی نہین سکتی جیسے دربیہ ہے اس کہنے مین جیسا ہے کہا جاتا ہے ایسا ہی کرم ہے اس موقع پر کہا جاتا ہے جہان جہان ہے استعمال کرو ہے کا استعمال یکسان ہوگا جبکہ ہے کو تقسیم کرکے خصوصیت پیدا کرنیوالی کوئی بات ثابت ہی نہین ہوتی تو ہستی کو مختلف قسم کا ہونا کسطرح تسلیم ہوسکتا ہے اور چھوٹا بڑا پرمان یعنے اندازہ ہی تفریق کا سبب ہوتا ہے جس سے خصوصیت ہو جاتی ہے جیسے بڑا دیپک۔ اور چھوٹا دیپک یعنے چراغ اگرچہ چراغ ایک ہی جاتی ہے لیکن چھوٹائی بڑائی تفریق سے خصوصیت پیدا ہوسکتی مگر ہستی مین تو کسی قسم کا فرق ہو ہی نہین سکتی اسواسطے خصوصیت پیدا کرنیوالے کسی نشان کی نہونے سے ہستی ایک سی ہی ماننی چاہئے یہہ مطلب نکلا

ورشیشک درشن سنسکرت کے ویشیشک درشن اردو ترجمہ کا۔

پہلا ادھیا سے ختم ہوا

وشیشک درشن

ادھیائے ٢

रूपरस गंध स्पर्शवती पृथिवी ॥ १ ॥

(ارتھ) پرتھوی یعنی زمین مین روپ یعنے شکل رس یعنے ذائقہ۔ گندھ یعنی بو سپرش یعنی لمس یہ گن رہتے ہین جیسے نیلا پیلا کالا لال وغیرہ جو رنگ ہین یہ روپ کہلاتے ہین۔ کھٹا میٹھا۔ کڑوا کسیلا۔ نمکین۔ پھیکا۔ چرپرا۔ وغیرہ رس ہین خوشبو۔ بدبو وغیرہ گندھ ہے وہ زمین ہی مین رہتا ہے سپرش یعنی لمس۔ جیسے ٹھنڈا گرم کڑا نرم نہ گرم نہ سرد وغیرہ گن پرتھوی مین پائے جاتے ہین۔

(سوال) پتھر مین بو اور رس نہین پایا جاتا ہے اور پتھر کو پارتھو یعنی زمین کا حصہ مانا ہے (جواب) پتھر مین رس اور بو دونون ہین اگر پتھر کی بھسم کر دیجائے تو دونونکا پرتیکش ہو سکتا ہے کیونکہ اگر پتھر مین رس نہوتا تو جلانے سے پتھر کی بھسم نہوتی۔ جو پرمانو پتھر مین سے تھے وہی اوسکے بھسم مین ہین جب بھسم مین بو معلوم ہوتی ہے تو پتھر مین ضرور رہی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ گن جو پرتھوی کے بتلائے گئے ہین یہ مرکب کے گن ہین انمین سے جو روپ گن ہین وہ اگنی کے سنجوگ سے ہوا اور رس جل کے ملاپ سے ہوا اور یہ پرتھوی یعنے زمین کا سوبھاوک گن یعنی ذاتی خاصہ ہے اور سپرش ہوا کے سبب سے جو پنچ بھوت ہمین نظر آتے ہین یہ سب مرکب ہین انمین جو ستھول یعنے کثیف ہو ادمین سوکشم یعنے لطیف کے گن رہتے ہین چونکہ زمین سب سے کثیف ہے اسواسطے زمین کو اندر سب بھوتون کے رہنے سے اون سبونکے گنونکا اظہار ہوتا ہے

اور جو جس سے سوکشم یعنے لطیف ہی اوسمین اپنے سے کثیف کی گنونکا اظہار نہین ہوتا جوا گلے سوتر دن مین ظاہر ہوجائیگا جن لوگون نے ان مرکب بہوتون کو دیکھکر آرین پدارتھ دویا پر اعتراض کئے ہین کہ آریہ لوگ جن بہوتون کو تتو یعنے مفرد چیز مانتے ہین وہ مرکب ہین یہہ اونکی ناواقفی کا سبب ہے آریہ لوگ ان ستہول یعنے کثیف بہوتون کو تتو نہین مانتے بلکہ انکو تو مرکب ہی جانتے ہین اب یہہ کثیف پرتھوی مین سوبہاوک اور نیمتک بتلا دیئے آگے تشریح کرینگے۔

रूपरस स्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥२॥

(ارتھہ) اہمین سے روپ یعنے شکل یا گندہ۔ رس یعنے ذایقہ۔ سپرش یعنے لمس یہہ تین گن پانی مین رہتے ہین اور رو٘ہ بہنے والا چکنا ہوتا ہے جل چونکہ پرتھوی سے سوکشم یعنے لطیف ہے اسواسطے گندہ جو پرتھوی کا گن ہے وہ جل مین نہین رہتا لیکن ہوا اور اگنی کا گن روپ اوسمین رہتے ہین کیونکہ ہوا اور آگ پانی سے لطیف ہین۔ جن لوگون نے پانی کو تتو نہین مانا اور یہہ بتلا دیا کہ پانی دو اجزا سے مرکب ہے ایک آکسیجن۔ دوسرے ہیڈروجن۔ گویا انہون نے اس مرکب پانی اندر ایک تو آکسیجن بتلایا جسکو پران وایو وال کہتے ہین جو دراصل آگ سے ملی ہوئی لطیف ہوا ہے۔ دوسرا ہیڈروجن جل سے ملی ہوئی ہوا ہے اگر اس مرکب پانی سے ہوا اور آگ کے اجزا کو علیحدہ کر دیا جاوے جو سوا ئے پرمانو یعنے انکی حالت مین لائینگے اور طرح ممکن نہین تو جو پانی رہیگا جل کے پرمانو ہونگے گو اسوقت کے سائنس جاننے والے ابتدا دزار دنکی کمر دری سے پانچ سے انسو تتو تک پہنچ جاوین لیکن آخر مین پھر پانچ پر ہی آنا پڑیگا۔

(سوال) جل کا روپ کیسا ہے (جواب) جل کا روپ سفید ہے جہان کہین کوئی عارضی خرابی لاحق ہوتی ہے تو اوس سے اور رنگ کا نظر آتا ہے اور رس جل کا میٹھا ہوتا ہے جہان کہاری معلوم ہو وہ کسی خرابی کے سبب سے ہوتا ہے سپرش جل کا سرد ہوتا ہے

جب جل گرم نظر آتا ہے وہ اگنی کے سنیوگ سے اگرچہ بہنا جل کا سوبھاؤگن ہے لیکن
کسی سبب سے برف وا ولا بن جاتا ہے جل مین ملانیکا بھی گن ہے۔

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥३॥

(ارتھ) تیج یعنی اگنی کا گن روپ اور سپرش ہے چونکہ پرتھوی یعنی زمین اور جل یعنے
پانی دونون اگنی سے کثیف ہین اسواسطے اونکے گن گندہ یعنی بو اور رس یعنی ذائقہ اگنی
مین نہین ہوتے مطلب یہ ہے کہ جس مین چمکدار روپ اور گرم سپرش ہوتا ہے وہ تیج ہے
(سوال) اگر سپرش گرم ہوتا ہے تیج یعنی اگنی کا لکشن ہے تو چاند۔ ہیرا۔ متی۔ سونے
چاندی مین تیج ہوتا ہے لیکن گرم سپرش نہین ہوتا۔
(جواب) اگرچہ چاند وغیرہ سب چیزونمین سپرش گرم ہوتا ہے لیکن جل کے گن سردی
کے زیادہ ہونیکے سبب گرمی ظاہر نہین ہوتی کیونکہ جو بل والا ہوتا ہے وہ دوسرے کی طاقت
کو دبا دیتا ہے۔ ایسے ہی کہین جل کی زیادتی سے جیسے چاند مین کہین متی کی زیادتی ہے
جیسے متی وغیرہ گرم معلوم نہین ہوتی۔ تیج یعنے آگ چار قسم کی ہے ایک وہ کہ جسمین روپ
اور سپرش دونون ظاہر ہوتے ہین جیسے سورج اور اگنی دوسری جسمین روپ ظاہر
ہوتا ہے سپرش یعنے گرمی ظاہر نہین ہوتی جیسے چاند وغیرہ۔ تیسری جسمین گرمی ظاہر
سپرش یعنی گرمی ظاہر نہین ہوتی جیسے چاند وغیرہ۔ تیسرے جسمین گرمی ظاہر ہوتی ہے
روپ ظاہر نہین ہوتا جیسے گرم کپڑا یا گرم ہوا۔ چوتھا جسمین گرمی اور روشنی دونو ظاہر نہین
ہوتے جیسے آنکھ۔ یہہ چار قسم کی شنکر ادیکار وغیرہ نے لکھی ہے۔ پرشست پاد رشی
نے اپنی بہاشیہ مین یہہ تقسیم لکھی ہے اول بھومی یعنے ارضی روشنی۔ جو لکڑی وغیرہ خاکی
اشیا کے جلنے سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے دو۔ جو سورج بجلی وغیرہ سے بغیر لکڑی وغیرہ
جلانیکے ظاہر ہوتی ہے تیسرے (اودریہ) وہ اگنی جو پیٹ مین کھائی ہوئی خوراک کو ہضم
کرتی ہے چوتھے (اکرج) وہ اگنی جو کہ سونے وغیرہ چمکدار چیزونمین ہوتی ہے۔ اگنی کی تعریف

स्पर्शवान् वायुः ॥४॥

کے بعد ہوا کی تعریف کرتے ہین۔

(ترجمہ) اگرچہ وایو یعنے ہوا کا گن یعنی عرض صرف لمس ہی سردی اور گرمی ہوا کا ذاتی خاصہ نہین اگر ہوا پانی کے اجزا کو لیکر چلتی ہی تو سرد ہوجاتی ہی اگر آگ کی اجزا کو لیکر چلتی ہے تو گرم ہوجاتی ہے ہوا کا خاصہ گرمی سردی سے علیحدہ خالی سپرش یعنی لمس ہی جو کمال یعنی قوت لامسہ سے محسوس ہوتا ہی ہوا کی اندری کمال ہے۔

جو تین پانی آگ اور ہوا کے گن ہین رس یعنی ذائقہ روپ اور سپرش یعنی لمس ہین یہہ آکاش مین نہین پائے جاتے۔

(سوال) آکاش مین ہی نیلا پن ہوتا ہے جو روپ ہے جسکا عکس اکثر صاف پانی یا شیشہ مین معلوم ہوتا ہے اگر آکاش مین روپ نہوتا تو اُسکا عکس کسطرح ہوتا۔

(جواب) جو نیلا روپ آکاش مین عکس سے معلوم ہوتا ہے وہ آکاش کا روپ نہین بلکہ آکاش مین رہنے والے پانی وغیرہ کے ذرونکا ہی اور قاعدہ یہہ ہی کہ کثیف کے گن لطیف مین نہین آسکتے کیونکہ گن اور دربہ یعنے عرض و جوہر مین ایسا تعلق ہی کہ ایک دوسرے کے بغیر نہین رہ سکتا اسواسطے جب تک لطیف جوہر کے اندر کثیف جوہر آجاوے تب تک اُسکے گن نہین آسکتے۔ چونکہ آکاش اربعہ عناصر سے لطیف ہی اسواسطے اربعہ عناصر کے گن کبھی آکاش مین نہین جا سکتے مثلاً پانی تو گرم ہوسکتا کیونکہ آگ پانی سے لطیف ہے وہ اوسمین جا سکتی ہے لیکن آگ پانی سے سرد نہین ہوسکتی کیونکہ پانی آگ سے کثیف ہے وہ آگ مین نہین آسکتا اسواسطے آگ مین اوسکا گن سردی نہین ہوسکتی مطلب یہہ ہے کہ کثیف عنصرون مین لطیف عنصر ملے ہوئے ہین اس واسطے اونمین گنونکا اظہار ہوتا ہے۔

(سوال) پانی مین جو بہنے والا ہونا بتلایا ہے وہ ٹھیک نہین کیونکہ گھی لاکھ اور موم اشیا بھی بہنے والی ہین۔

(جواب)

त आकाशे न विद्यन्ते ॥ ५॥

(ارتھ) اگرچہ گھی لاکھہ اور موم وغیرہ اشیا مین بہنا پایا جاتا ہے لیکن اونمین بہنا آگ کے میل سے ہوتا ہے بغیر آگ کے تعلق کے اونمین بہنے کی صفت نہین پائی جاتی اسواسطے اونمین یہہ صفت عارضی ہی ذاتی خاصہ نہین لیکن پانی مین یہہ صفت عام ہے اسواسطے پانی کا ذاتی خاصہ ہے۔

(سوال) رانگ یعنی قلعی چاندی وغیرہ مین بہنا پایا جاتا ہے۔

सर्पिर्जतुमधूच्छिष्टानामग्निसंयोगाद्द्रवत्वमद्भिः
सामान्यम् ॥ ६॥

(ارتھ) قلعی سیسہ لوہا چاندی اور سونے مین بھی بہنا اگنی کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے اونمین بھی یہہ صفت عارضی ہے ذاتی خاصہ نہین۔ لیکن پانی مین بلا کسی سبب کے ہونے سی ذاتی خاصہ ہے ایسی ہی اور چیزون مین خیال کر لینا چاہیئے اگرچہ بہنے کی صفت پانی اور اشیاء متذکرہ بالا مین عام ہے لیکن ذاتی و عارضی ہونیکے سبب سے فرق بھی ہے۔

त्रपुसीसलोहरजतसुवर्णानामग्निसंयोगाद्द्रवत्वमद्भिः
सामान्यम् ॥७॥

(ارتھ) سینگ والا ہونا پیٹھے پانو والا ہونا اور دم کے آخری حصہ مین بال ہونا اور گلے مین کانور یعنے وہ کھال جو گئو کے گلے کے نیچے لٹکا کرتی ہے یہہ گئو کے ظاہر نشان ہین پہلے کہا کہ گئو سینگ والی ہو لیکن یہ گن بھینس وغیرہ دوسرے جانورون مین بھی موجود تھا اسواسطے کہا پیٹھے پانو والا ہونا یہہ بات بھی دوسرے جانورون مین موجود تھی اسواسطے پھر کہا دم کے آخری حصہ مین بال ہونا یہہ بھی بھینس وغیرہ کی تہی آخر کہا کہ جسکے

سے کی نیچے کہال لٹکتی جو یہہ لکشن یعنی تعریف اور جانوروں مین نہین اسواسطے تعریف ختم ہوگئی (سوال) یہان اس سوتر کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ دربیونکی بحث مین گئو کی تعریف کا کیا مطلب۔

(جواب) یہہ سوتر اگلے سوتر کے معانی سے لکہا گیا ہے کہ جسمین یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ صرف لمس ہی ہوا کی صفت ہے۔

سوال اس جگہ بلا مطلب کیون قایم کیا کیونکہ جس جگہ دربیون کا لکشن کیا تھا ایسے ہی ہوا کا لکشن ہوسکتا تھا۔

(جواب) چونکہ ہوا کا روپ نہونے سے پرتکش گیان نہین ہوتا اور سپرش نہ پرتکش ہو اسواسطے سپرش یعنی لمس کو ہوا کا گن ثابت کرنیکے واسطے انومان کرتے ہین۔ کیونکہ روپ رہت پدارتھون کا گیان اور اونکی صفات کا علم انومان ہی سے ہوسکتا ہے اور انومان کیواسطے دعوی کے ساتھہ دلیل اور مثال کی ضرورت ہوتی ہے اسواسطے گئو کی مثال دیکر بتلایا کہ جسطرح گئو کے ظاہری نشان سینگ وغیرہ ہین لیکن گلے کی کہال کسی دوسرے مین نہونے سے اوسکا خاص نشان ہے اسیطرح اگرچہ ہوا مین گرم و سرد سپرش ہوتا ہے اوسمین گرمی و سردی آگ۔ پانی کی صفت ہونے سے صرف سپرش یعنی لمس ہی ہوا کا گن ثابت ہے گئو کے لکشنونکی مثال سے ہوا کے گن کو ثابت کیا گیا ہے

विषाणीककुद्मान् प्रान्ते वालधिः सास्नावान् इति गोत्वे दृष्टं लिङ्गम् ॥८॥

ارتھہ) ہوا کا نشان صرف سپرش ہی ہے اوسمین روپ رس گندھ نہین ہے ہوا کی جو گندھ اور صفات ہوتی ہے وہ دوسرے اشیاء کے سبب سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہوا دوسرے اشیاء کو لیکر چلتی ہے اسواسطے اون لطیف اشیاء کا پرتکش علم نہونے سے اکثر ہوا وغیرہ کو گندھ یعنے بدبو دار کہتے ہین لیکن یہہ ہوا کے گن نہین بلکہ ہوا کا لکشن یعنے نشان صرف لمس ہی ہے جہان لمس ہوگا وہان ہوا کی موجودگی کو ظاہر کریگا۔

وہاں پرمانو روپ تسلیم کرنا چاہیے۔

वायोर्वायुसंमूर्च्छनं नानात्वलिङ्गम् ॥१४॥

(ارتھ) ہوا کا ایک دوسرے سے مخالف سمتوں سے ملنا بہت ہواؤں کو ظاہر کرتا
کیونکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مخالف اطراف کی ہوا چلنے سے ہوا کا چکر پیدا ہو کر
چیزیں بجائے ترچھی چلنے کی اوپر کو جانے لگتی ہیں اوس اوٹھانے والی ہوا کا بھی
اوپر جانا انومان کیا جاتا ہے اگرچہ ہوا کا روپ نہ ہونے سے اوسکا اوپر جانا ظاہری
طور پر معلوم نہیں ہوتا لیکن تنکوں کے اوپر جانے سے ہوا کی اوپر جانے کا انومان کیا جاتا
ہے لیکن ترچھی چلنے والی ہوا اپنی ذاتی خاصہ کے خلاف اوپر چلنے سے ظاہر کرتی ہے
کہ یہہ حرکت آپس کے ٹکر لگنے سے ہو رہی ہے ہوا کا ایک دوسرے کو روکنا اوسکے
ایک سے زیادہ ہونیکو ظاہر کرتا ہے۔ جب ہوا ایک یا ایک دربیہ یعنے جوہر نہیں بلکہ
نانا یعنے بہت ہیں تو اونکا سنیوگ ویوگ ہونا ممکن ہے جس سے ہوا کا پرمانو روپ اور
مرکب ہونا دونوں ثابت ہوتے ہیں اسواسطے پرمانو روپ ہوا تو نتیہ ہوا اور کاریہ روپ
مرکب انتیہ ہے۔

(سوال) ہوا کا نشان خفیہ کیوں تبلایا کیونکہ نشان کا خفیہ ہونا ثابت نہیں
ہو سکتا۔

(جواب)

वायुसन्निकर्षे प्रत्यक्षाभावाद्दृष्टं लिङ्गं न विद्यते ॥१५॥

ارتھ) چونکہ ہوا کے تعلق کا گیان پرتیکش سے معلوم نہیں ہوتا یعنے دو ہواؤں کا
ملنا آنکھ وغیرہ اندریوں سے محسوس نہیں ہوتا اسواسطے اوسکا نشان سپرش
یعنے لمس خفیہ یعنے جو نہ دیکھا جاوے ایسا ہی کہلائیگا۔

(سوال) اگر ادرشٹ شبد کا یہہ ارتھ کیا جاوے کہ جو کسی پرمان سے نجانا

جائے تو وہ لنگ ہو ہی نہین سکتا کیونکہ ہر ایک ہستی کا ہونا پرمان ہی سے ثابت ہوتا ہی
جب نشان کیواسطے کوئی پرمان ہی نہین تو اوسکی ہستی ہی ثابت نہین۔ اور نفی
کسی چیز کا نشان نہین ہو سکتا۔
(جواب) بیان اور شٹ لفظ کا مطلب صرف بیرونی اندریون سے نہ جاننے لائق
ہوتا ہے۔
(سوال) یہہ کنا بھی صحیح نہین کیونکہ ہوا کا کھال کے ذریعہ سے گیان ہوتا ہے
اور کھال اندری ہے اسواسطے ہوا کا بیرونی حواس سے گیان ہونا پایا جاتا ہے
جواب) کھال سے گرم سرد یا سخت و نرم کا گیان ہوتا ہے جو ہوا کا نشان نہین
ہے بلکہ اگنی وغیرہ کا گن ہے گرم سرد سے علیحدہ خالی سپرش کا گیان کھال سے نہین ہوتا
اسواسطے ہوا کا نشان پوشیدہ ہے جسکو حواسون سے نہین معلوم کر سکتے بلکہ اوسکا
علم انومان اور شبد پرمان سے ہوتا ہے۔
(سوال) انومان تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک پوروت۔ دوسرے شیشوت
تیسرے سامانیہ تو درشٹ انمین سے ہوا مین کونسا انومان ہوتا ہے۔

सामान्यतोदृष्टाच्चा विशेषः ॥१६॥

جواب
(ارتھ) ہوا کے دربیہ اور پوشیدہ نشان والا ہونے مین سامانیہ تو درشٹ انومان
ہوتا ہے اسکی بحث نیاے درشن مین کر چکے ہین جسطرح اور چیزون کے کارن مختلف
قسم کی صفات خصوصیت حاصل کرتے ہین یعنے اونکے روپ رنگ اور رس مین بہت
قسم کا فرق پایا جاتا ہے ایسے ہوا کا ریہ کارن روپ مین عام حالت مین رہتی اونمین
کوئی ایک دوسرے سے فرق کرنے والی خصوصیت پیدا نہین ہوتی
(سوال) کیا سبب ہوکہ ادل اور دربیون کے کاریہ مختلف قسم کی ہوسکتے ہین اور ہوا
مختلف قسم کے کاریہ نہین پیدا کرتی۔

(جواب) چونکہ کثیف دربیون یعنی جوہر کثیف مین لطیف داخل ہوسکتے ہین اسواسطے
اونکے ہر بیش داخل ہونے سے کاریہ یعنی معلول کی صفات مختلف پائی جاتی ہین لیکن ہوا
لطیف ہو اسمین دوسرا دربیہ یعنی جوہر شامل نہین ہوسکتا اسواسطے اسکے کاریہ سب
ایک سے ہونگے اونمین عام طور پر سپرش یعنی لمس ہوگا کسی قسم کی خصوصیت نہوگی

(سوال) ہوا مین گرمی سردی دونون صفات شامل ہوجاتی ہین جس سے ہوا گرم
وسرد کہلاتی ہے اسواسطے یہ کہنا صحیح نہین کہ ہوا مین دوسرے جوہر شامل نہین ہوسکتے

(جواب) اگرچہ ہوا اونکو اوٹھاکر لیجاتی ہے جس سے گرم وسرد ہوا معلوم ہونے
سے اکثر لوگ یہہ خیال کرلیتے ہین کہ گرمی وسردی ہوا مین شامل ہوگئین ورنہ ہوا انکو
ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجا رہی ہے جیسے چمک پتھر کی طاقت لوہے کو اوٹھا
لیجاتی ہے کیا اوس وقت یہہ مان سکتے ہین کہ لوہا چمک پتھر کی طاقت مین داخل ہوگیا
مطلب یہہ ہے کہ جو جوہر دوسرے جوہر کے اندر داخل ہوجاوے اوسے شامل ہونا
کہنا چاہیئے اور جو کسیکی طاقت سے چلے وہ اوسمین شامل نہین کیا جاویگا۔

तस्मा दाग मिकम् ॥ १७ ॥

(ارتھ) چونکہ ہوا کا ہونا انومان سے ثابت ہوتا ہے اسواسطے وید مین بھی ہوا کی
ہستی کا اقرار ہے اور ہوا کو دربیہ یعنے جوہر ہی تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ شبد ہی
پرمان ہوسکتا ہے جسکے ارتھون کا ہونا پرتیکش یا انومان سے ثابت ہوجاوے
ہوا کا دربیہ ہونا انومان سے ثابت ہوتا ہے اسواسطے وید مین ہوا کو دربیون
مین شمار کیا ہے۔ ہوا کا نتیہ ہونا تو ویدمین پرکرتی کے نتیہ ہونے سے ثابت ہے
اور انتیہ ہونا پیدایش کے لکھنے سے سدھ ہوتا ہے اسواسطے نتیہ اور انتیہ دونون
قسم کی ہوا جسکا نشان گو ظاہر نہین لیکن انومان اور وید سے پایا جاتا ہے۔

संज्ञा कर्मत्व स्मद्दि शिष्टानां लिङ्गम् ॥ १८ ॥

(ارتھ) اب سپرش گن والی ہوا کے مضمون کو ختم کر کے اس بات کو دکھلاتے ہیں کہ ہم پڑھ دن کے ہونیکا نشان کیا ہے کہ جس سے اونکے بنائے ہوئی شاستر اونکے کئے ہوئے وید ارتھ کا پتہ لگ سکے اسکا جواب مہرشی کناد جی دیتے ہیں کہ اونکا نام اور کرم ہی اونکے ہونیکا نشان ہیں مطلب یہہ ہی کہ وید منتروں کی ارتھ کرنیوالی رشیوں کی ہستی کا ثبوت وید منتروں کی ساتھ اونکے نام آنے سے اور اونکی بنائی ہوئی وید کی شاکھا براہمن اور وید انگ وغیرہ پستکون سے ملتا ہے۔

(سوال) ایشر کے ہونیکا ثبوت کیا ہے جس سے اوسکے واکیہ یا گیان وید کو پرمان مانا جاوے۔

(جواب) ایشر انومان پرمان سے سدھ ہے۔

(سوال) انومان پرمان کے واسطے ویاپتی یعنی تعلق مقررہ کے گیان کی ضرورت ہے۔

(جواب) ہر ایک غیر متحرک چیز کو حرکت دینے سے جو سوائے ایشر کے اور سے ناممکن ہی اور نام ہونے سے جو بلا کسی ہستی کی نہیں ہوتا ایشر کی ہستی ثابت ہے اور وید جیسے مکمل گیان کا اظہار کسی انسان سے ہونا ممکن ہی نہیں اسواسطے وید وہی کرم سے بھی ایشر کی ہستی ثابت ہوتی ہے کیونکہ آغاز دنیا میں بغیر گورو کی لوگوں کا تعلیم پانا ممکن ہی نہیں جب اب بھی کوئی بلا اوستاد کے عالم نہیں ہو سکتا اگرچہ تھوڑی ودیا کو حاصل کر کے تجربہ سے اوسکو بڑھا سکتا ہے جیسے بیج کو بونے سے تو انسان درخت پیدا کر سکتا ہے لیکن بیج نہیں بنا سکتا اسلئے ودیا کی بیج بنانیوالی پرماتما کا ہونا ثابت ہو زیادہ بحث دوسرے جگہہ ملیگی۔

प्रत्यक्षप्रवृत्तत्वात् संज्ञाकर्मणः ९६॥

(ارتھ) جو جس چیز کا علم پرتیکش پرمان سے کرتا ہے وہی اوسکا نام رکھ سکتا ہے

وہی اوس قسم کی چیز بنا سکتا ہے چونکہ موکش وغیرہ چیزین انسانون کو پرتکیش سے معلوم
نہین ہوتین اسواسطے جسنے انکو پرتکیش سے معلوم کیا ہو وہی انکے آکار کہہ سکتا ہے
اور وہی اونکے اسباب کو بتلا سکتا ہے۔ اسلئے موکش وغیرہ پوشیدہ پدارتھون کے
نام اور اونکے سادہنون یعنے اسباب کا بیان ہم سے زیادہ لائق رشیون اور
سروگیہ کی ہستی کا نشان ہے کیونکہ ہم دنیا مین دیکھتے ہین کہ پہلی ہم ایک چیز کو
پیدا کر کے اوسکے گُنون کا گیان حاصل کرتے ہین پہر اوسکا نام گُنون یعنی صفات کی موافق
رکھتے ہین اسواسطے ہر قسم کا نام رکھنا ایشر کے نیم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہہ تحریر
یوگک یعنے وصفی نامون کی واسطے ہین اصطلاحی نام جو بلا صفات کے گیان کی عام
لوگ رکھتے ہین وہ اس سے علیحدہ ہین جس قسم کی دوائی نیولے کے دانتون کے موافق
ہونے سے سانپ کو مارتی ہے اس قسم کی باتون کو معلوم کر کے اوسکا وصفی اظہار
کرنا پورانے یوگیون کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے ہی نین سورج وغیرہ جو کاریہ جگت ہے
اسکا بنانیوالا اور انکو حرکت دینے والا کوئی انسان تو ہو ہی نہین سکتا اور نہ ہی جڑ
چیزون مین سوبھاوک یعنی ذاتی طور پر کرم یعنی حرکت موجود ہے اسواسطے انکی حرکت
جو کہ گردشون سے ثابت ہوتی ہے ایشر کے ہونیکا نشان ہے۔

निष्क्रमणं प्रवेशनमित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥२०॥

(ارتھ) آکاش یعنی خلا کی موجودگی کا نشان نکلنا اور داخل ہونا ہی کیونکہ جہان دیوار
وغیرہ ہوتی ہی وہان سے کوئی آدمی گذرنا نہین چاہتا بلکہ دروازہ وغیرہ مین جہان
خلا نظر آتا ہے وہین سے نکلتا ہے اور جہان سے نکلتا ہے وہان بھی خلا کو چھوڑتا ہوا
جہانتک خلا ہوتا ہے وہین تک جا سکتا ہے۔

(سوال) آکاش یعنی خلا محال ہے کیونکہ ہوا۔ آگ۔ پانی اور خاک کی ذرون سے
تمام جگہ بھری ہوئی ہے۔

(جواب) یہ خیال صحیح نہین کیونکہ اگر کل جگہ بھری ہوتی کہین خالی نہوتی تو چیزون مین سکڑنا نہ موجود ہوتا کیونکہ سکڑنے کی کیحالت مین خلا مین پرمانو یعنی ذرے بھر کر سیال چیز کو ٹھوس بنا دیتے ہین۔ یہان تک کہ ہر ٹھوس سے ٹھوس چیز مین خلا کا ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جسکا ثبوت یہ ہے کہ لوہے سے بھی گرمی پار ہوجاتی ہے پیتل سی پار ہوتی ہے سونے سے پار ہوتی ہے غرضیکہ ہر ٹھوس چیز مین اگنی کے ذرون کے گذرنے قابل خلا ہو کا ہونا پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نکلنے اور داخل ہونے ہی سے نہین بلکہ ہر ایک یعنی حرکت سے خلا کا ہونا ثابت ہوتا ہے نکلنا اور داخل ہونا تو صرف نمونہ کے واسطے تبلایا گیا ہے۔ اسپر معترض اعتراض کرتا ہے

तद् लिङ्गमेकद्रव्यत्वात् कर्मणः ॥२१॥

(ارتھ) نکلنا وغیرہ کرم علت معلول ہونیکے موافق ترکیب سے آکاش کی ہستی کا ثبوت نہین ہو سکتے کیونکہ پہلے ثابت کر چکے ہین کہ کرم ایک دربیہ کے سہارے رہتا ہے وہ ترکیب سے پیدا نہین ہو سکتا۔ کیونکہ حرکت مورتی والی چیز ہی کر سکتی ہے آکاش نہ مورتی والا یعنی جسم جوہر ہے جو کہ حرکت کرے اور نہ ہی اسمبائے کارن ہو سکتا ہے جسکی تردید اگلے سوتر سے ہوتی ہے۔

कारणान्तरानुक्लृप्तिवैधर्म्याच्च ॥२२॥

(ارتھ) آکاش کرم کا اسمبائے (یعنی ترکیب) کارن بھی نہین ہو سکتا کیونکہ دربیہ اسمبائے کارن نہین ہو سکتا بلکہ سنیوگ گن اسمبائے کارن ہوتا ہے ان دو سوترون کا مطلب یہ ہے کہ جب آکاش نکلنے داخل ہونے وغیرہ کا دونون قسم کا کارن نہین تو اِن سے آکاش کا کسطرح انومان ہو سکتا ہے کیونکہ انکا آکاش کے ساتھ کارن کاریہ کا تعلق نہین اور انومان یا تو کارن سے کاریہ کا ہوتا ہے اور یا کاریہ سے کارن کا ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ آکاش کرم کا نمت کارن ہے تو بھی ٹھیک نہین اسکی تردید اگلے

سوتر سے کرتے ہین -

संयोगाद भावः कर्मणः ॥२३॥

(ارتھ) کرم کا اکاش نمت کارن بھی نہین ہوسکتا اور نہ ہی کرم آکاش کا سمبائے
اسمبائے اور نمت کارن ہوسکتا ہے اسواسطے آکاش کا انومان کرم سے نہین ہوسکتا
کیونکہ نہ تو کوئی کاریہ کارن سمبندھ ہی سدھ ہوتا ہے اگر کہو کہ نمت کارن کیون نہین
کیونکہ جو جس چیز کے بغیر نہو اور اوس سے ہوسکے وہی اوسکا کارن ہوتا ہی اور
کوئی کرم اکاش کے بغیر ہو نہین سکتا اسواسطے اکاش کو کارن ماننا چاہیئے۔ لیکن
کارن یعنی علت وہ ہوتا ہے جو کاریہ کے پہلے موجود ہو کر بھی اوسکے لئے مقررہ ہو
آکاش سب کے ساتھ تعلق رکھنے سے کسی کا مقررہ کارن نہین ہوسکتا وہ سب کا نمت کارن کہلا ہی
نہین سکتا کیونکہ ویاپک ہونے سے اوسکا کہین ابھاو ہی نہین اسواسطے خواہ کاریہ ہو
یا نہو آکاش رہیگا اور صرف آکاش سے کوئی کاریہ پیدا نہو گا اسواسطے اکاش کو
کوئی سبب نہین کہ سکتے ان تین سوترون مین آکاش کے کارن ہونیکی تردید کیگیی
ہے لیکن ہم آکاش کو حرکت کرنیکا کارن یا جسمین حرکت ہو وہ دربیہ یعنی جوہر نہین تبلاتے
بلکہ اوسکا ادھار تبلاتے ہین اگر آکاش نہو تو کوئی مورتی والا یعنی مجسم چیز کس مین
حرکت کریگی کہان سے نکلکر کہان جائیگی - چونکہ معترض نے بھی آکاش کی ہستی سے
انکار نہین کیا بلکہ اوسکو سرو ویاپک تسلیم کرلیا ہے صرف کرم سے اوسکا کارن کاریہ بھاو
ہونیکی تردید کیگیی ہے اسواسطے اس بحث کو زیادہ نہ بڑھا کر آکاش کے گُن کی تشبیہ
کو ظاہر کرتے ہین -

कारण गुण पूर्वकः कार्य्ये गुणो दृष्टः ॥२४॥

(ارتھ) کارن کے گُن کے موافق ہی کاریہ کے گُن دیکھے جاتے ہین کیونکہ [illegible]
وغیرہ مین جو صفات پائی جاتی ہین وہ سب اوپادان کارن یعنی علت مادی کی موافق ہے

ہوتی ہیں اور جو کسی کاریگر کی بنائی ہوئی عمدہ اشیا مین خوبصورتی وغیرہ عمدہ صفات
پائی جاتی وہ نسبت کارن یعنی فاعل کے علم کے موافق ہی ہوتی ہین جیسا فاعل ہوگا
ویسی ہی معلول کی اندر خوبیان نظر آئینگی۔ لیکن روپ وغیرہ گن کی طرح شبد کا کوئی
کارن ظاہر نہین ہوتا۔ نہ تو اسکی پیدائش زمین سے ہوتی ہے اور نہ ہی پانی۔ آگ
اور ہوا کا وہ گن ثابت ہوتا ہے اسپر دلیل دیتے ہین۔

कार्य्यान्तरा प्रादुर्भावाच्चशब्दः सपर्शवताम गुणः ॥२५॥

(ترجمہ) چونکہ شبد یعنی آواز۔ بانسلی۔ سنکھ۔ بین وغیرہ کاریون سے پیدا ہوتی ہے
اسواسطے وہ کارن کی گن کے موافق ہی ہوتی ہے جیسا باجا ہوتا ہے ویسی ہی
آواز نکلتی ہے۔ اگر ایسا ہو کہ آواز انکا کاریہ یعنی معلول ہو تو جیسے تارون کی ملنے سے
کپڑا بنتا ہے یا دو ٹھیکرون کے ملنے سے گھڑا بنتا ہے ایسے ہی ہم جنس پرمانوون کے ملنے کے
روپ رس وغیرہ کے بعد گھڑا وغیرہ معلوم ہوتے ہین ایسے ہی بین ستار وغیرہ ایسے
اجزا ہین جنہین بالکل آواز نہین آواز کی پیدائش دیکھتے ہین۔ لیکن شکل سے مبرا تار
اور ٹھیکرون سے گھڑے وغیرہ کی پیدائش نہین دیکھتے اسواسطے اگر شبد یعنی آواز
سپرش والون کا گن ہوتا یعنی مٹی۔ پانی۔ آگ اور ہوا جنکا لمس سے اظہار ہوتا ایسے
جوہرون کا عرض یعنی صفت ہوتا تو اسمین تیز سے تیز اور ہلکا سے ہلکا ہونا نپایا
جاتا اسواسطے وہ قابل لمس جوہر کا عرض نہین۔ آگے اور بتلاتے ہین۔

परत्र समवायात् प्रत्यक्षत्वाच्च नात्म गुणो न मनो गुणः ॥२६॥

(ترجمہ) شبد آتما اور من کا گن نہین ہے اسپر بحث کرتے ہین۔ کہ اگر شبد یعنی
آواز آتما کا گن ہوتا تو جسطرح کہتا ہے کہ مین سکھی دکھی ہون اور مین جانتا ہون اسطرح
تو مین سمجھتا ہون مین شبد والا ہون اس قسم کا گیان بھی ہوتا لیکن ایسا گیان کبھی
نہین ہوتا بلکہ یہ کہتے ہین کہ سنکھ بجتا ہے بین بجتی ہے۔

(سوال) شبد کی آتما کے گن ہونے مین کیا پرمان ہے۔
(جواب) چونکہ شبد بیرونی اندریون سے گرہن کیا جاتا ہے یعنی محسوس ہوتا ہے اسواسطے وہ آتما کا گن نہین ہوسکتا۔ اگر شبد آتما کا خاص گن ہوتا تو بہرے بھی سُن سکتے چونکہ شبد آتما اور من کا گن نہین اسواسطے وہ باہر سے سنا جاتا ہے۔

(سوال) کیا سبب ہے کہ شبد کو من کا گن نہ مانا جاوے۔
(جواب) چونکہ شبد پرتیکش سے معلوم ہوتا ہے یعنی وہ کان سے سنا جاتا ہے اسواسطے پرتیکش ہونے سے من کا گن نہین۔ بلکہ پرتیکش تبلانے سے ظاہر کردیا کہ وہ دشا یعنے سمت اور کال یعنے وقت کا بھی گن نہین۔
سوال شبد یعنے آواز نہ تو سپرش والی مٹی۔ نہوا۔ پانی اور آگ کا گن ہے اور نہ ہی آتما من اور کال دشا کا گن ہے تو کسکا گن تسلیم کیا جاوے۔ اسکا جواب مہاتما کنادجی دیتے ہین۔

परिशेषाल्लिङ्गमाकाशस्य ॥२७॥

(ارتھ) چونکہ شبد گن ہے جسکا کسی نہ کسی دربیہ کے سہارے رہنا لازمی ہے جب وہ سپرش والی مٹی۔ پانی۔ آگ اور ہوا کا گن نہین اور نہ ہی من آتما اور دشا یعنی سمت اور کال یعنے وقت کا گن ہے اسواسطے نو دربیون مین سے جو باقی آکاش ہے اوسیکا گن تسلیم کرنا پڑیگا۔
(سوال) کیا ثبوت ہے کہ شبد یعنے آواز گن ہے۔
(جواب) چونکہ وہ ایک بیرونی اندری یعنی جو لکان سے معلوم ہوتا ہے اور اندریان سوائے گن کے کسی دربیہ کا گرہن نہین کرتین اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ شبد بھی گن ہے

سوال) شبد نتیہ ہے یا انتیہ۔

جواب) شبد انتیہ ہے۔

سوال) وہ جو ہر جگہ موجود اور ہر ایک جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے آکاش کا گن مانا ہے شبد کو انتیہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

جواب) جسطرح گیان وغیرہ دہوا آتما کے گن انتیہ ہوتے ہیں اسیطرح شبد بھی انتیہ ہو سکتا ہے۔ یہاں گیان سے مراد بیرونی گیان لینا چاہیے۔

द्रव्यत्व नित्यत्वे वायु नाव्याख्याते ॥२८॥

(ارتھ) جسطرح کسی دربیہ کے سہارے نہ رہنے سے یعنی کسی جوہر سے پیدا ہونے سے وایو یعنے ہوا نتیہ ہے ایسے ہی آکاش بھی نتیہ ہے کیونکہ وہ اپنی ہستی کے واسطے کسی دوسری شے کا محتاج نہیں۔ اور شبد گن کے سبب سے اوسکا دربیہ ہونا بھی ثابت ہے۔

سوال) کیا آکاش بھی ہوا کی طرح بہت سے ہیں۔

جواب) **तत्त्वम्भावेन ॥२९॥**

(ارتھ) جسطرح ہر ایک دربیہ گن کرم وغیرہ میں رہنے والی ستا یعنی ہستی کی صفت ایک ہی اور اوسمیں خاص علامت ہونے سے تفریق وتقسیم نہیں پائی جاتی اسیطرح آکاش بھی ایک ہے کیونکہ نہ تو وہ پرمانو یعنے ذرون سے ملکر بنتا ہے اور نہ لطیف ہونے کے سبب اوسمیں کسی دوسرے کو دخل مل سکتا ہے جب دو مختلف دربیوں کے سبب سے اوسمیں خصوصیت نہیں پیدا ہو سکتی اور نہ ہی کارن یعنی علت کا ہی یعنے مثل اُس کے تو ہوتا ہی اسواسطے آکاش ایک ہی ماننا ٹھیک ہے۔

शब्द लिङ्गा विशेषा द्विशेष लिङ्गा भावाच ॥३०॥

[illegible]

॥६३॥ [illegible]

[illegible]

لفظ آیا ہے وہ آہنک کے خاتمہ کے واسطے ہے۔ اس آہنک مین زمین - پانی
آگ ہوا اور آکاش وغیرہ کا لکشن کہا اور موقعہ کے سبب انہیں کیہ ہونیکا بھی
ثبوت پیش ہوا یعنے چار گنون والی (بو- رس، روپ اور سپرش) پرتھوی یعنی زمین
تین گنون یعنی (رس، روپ، سپرش) والا پانی - دو گنون یعنے روپ سپرش)
والا تیج یعنی اگنی - صرف سپرش والی ہوا - شبد گن والا آکاش - علاوہ اسکے اور
بھی گن ہین لیکن یہہ خاص ہین -

دوسری ادھیائے کا پہلا آہنک

ختم ہوا

ویشیشک درشن ادھیاے دوسرا

آہنک دوسرا

पुष्प वस्त्रयोः सति सन्निकर्षे गुणान्तराप्रादुर्भावो वस्त्रे गन्धाभावलिङ्गम् ॥१॥

اب پنج بھوتوں کی گنوں کا اظہار کرنیکے لیئے اول ذاتی صفت اور عارضی صفت کو بیان کرتے ہیں کہ جس سے معلوم ہو جاوے کہ گن یعنے صفت تو عارضی ہے اور یہ ذاتی ہے۔ ذاتی صفت وہ کہلاتی ہے جو اوس بھوت یعنے عنصر کے اجزا میں ہوتی ہے اور اجزا کے ملنے سے اوسکا اظہار ہوتا ہے اور عارضی وہ ہے جو دوسرے عنصر کے اوسمیں ملنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

(ارتھ) کپڑے اور پھول کے سنیوگ وشیش یعنے خاص قسم کا میل ہونے پر کسی دوسرے گن کا ظاہر ہونا کپڑے میں گندھ یعنے بو کے ہونیکا نشان ہے کیونکہ پھول کے تعلق سے بو معلوم ہوتی ہے اور اسکی عدم موجودگی سے نہیں معلوم ہوتی۔

مطلب یہ ہے کہ روپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش وغیرہ گن جہاں سوبھاوک یعنے ذاتی خاصہ کے طور پر پائے جائیں وہی لکشن کہلاتے ہیں۔ اسکے برعکس حالت میں لکشن نہیں کہلا سکتے۔ جیسے ہوا میں بو۔ پتھر کے نیچے سردی۔ پانی میں گرمی یہ لکشن نہیں کہلا سکتے اسواسطے سوبھاوک گن یعنے ذاتی خاصہ ہی لکشن ہو سکتا ہے۔

(سوال) کسی نے پوچھا دیووت کا مکان کونسا ہے کو کہتے ہیں کوے والا یعنے جسپر کوا بیٹھا ہوا ہے۔ وہ آدمی وہیں جا پہونچتا ہے کیا یہ لکشن نہیں۔

(جواب) یہ سروپ کشش نہیں بلکہ عارضی ہے اگر گوا یہ کھنچنے سے پہلے اوڑ جائے تو کس طرح شناخت ہو کہ یہ دیودت کا مکان ہے اسواسطے خاصہ ذاتی ہی شش ہو سکتا ہے صفات عارضی نہیں۔

(سوال) ایک کپڑے میں بو کا ہونا بتلایا گیا ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ کپڑے کے جلانے سے بو کا اظہار ہوتا ہے۔

(جواب) یہاں پھول کی طرح خوشبو سے مطلب ہی عام بو سے نہیں کیونکہ کپڑا خاک سے بنا ہوا ہے اور زمین اوسکے کارن کا گن بو ضرور ہوگی۔

(سوال) کیا ثبوت ہے کہ خاصہ بو ہے۔

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥२॥

(ارتھ) زمین کا ذاتی خاصہ جو اوسکو دوسرے دربوں سے علیحدہ کرنیوالا گن وہ بو ہے باقی صفات تو دوسروں کے سبب سے نظر آتے ہیں کیونکہ موجودہ زمین اکیلے خاک اجزا کا مجموعہ نہیں بلکہ اسمیں آبی۔ آتشی اور ہوائی اجزا بھی شامل ہیں جس سے ان کے گنوں کا بھی اظہار ہوتا ہے یعنی ہوا کا سپرش یعنی لمس۔ آگ کا روپ پانی کا رس گن بھی اسمیں علاوہ اپنے گن بو کے پایا جاتا ہے پانچ گنوں اور آٹھ دربوں سے زمین کو علیحدہ ثابت کرنیوالی بو ہی ہے۔

एतेनोष्णता व्याख्याता ॥३॥

(ارتھ) جسطرح زمین میں بو گن ہے اسیطرح اور آگ وغیرہ دربوں میں خاص ایک ہی گن سمجھ لینا چاہیے یعنی آگ میں گرمی کا خیال کر لینا چاہیے۔

(سوال) اس سوتر میں صرف گرمی لکھا ہے آگ کا تو نام بھی نہیں پھر آگ کا گن گرمی سمجھ لینا چاہیے یہ کیسے یقین ہوا۔

جواب) اگلے سوتر میں اسکو صاف کر دیا ہے۔

तेजस उष्णता ॥४॥

(ارتھ) تیج یعنی آگ کا سوبھاوک یعنی ذاتی خاصہ گرمی ہی ہی اسواسطے آگ کا لکشن گرمی ہی خیال کرنا چاہیئے کیونکہ جو جسکا سوبھاوک گن ہو وہی اوسکا صحیح لکشن ہو سکتا ہے۔

(سوال) کیا روپ تیج کا لکشن نہین۔

(جواب) روپ بھی تیج یعنی آگ کا گن ہے لیکن سپرش اندری سے محسوس کرنے لایق گرمی بھی آگ کا لکشن ہے۔

अप्सु शीतता ॥५॥

(ارتھ) پانی کا خاص لکشن سرد محسوس ہوتا ہے کیونکہ سردی پانی کا سوبھاوک گن یعنی ذاتی خاصہ ہے۔اب پرتھوی۔جل اور آگ کا خاص لکشن تبلا کر کال کی تعریف کرتے ہین۔

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥६॥

(ارتھ) کال یعنی وقت کی نشان یہ ہین کہ یہ اس سے پہلے ہے۔ اسکے بعد ہے دونون ایک ساتھ ہین جلدی اور دیری کا جو گیان ہوتا ہے اسیکو کال کا نشان خیال کرنا چاہیئے مثلاً زید سے پہلے بکر مر گیا تھا۔ یہلے تبلا رہا ہے کہ زید اور بکر کی موت درمیان کچھ فاصلہ ہے جسکو سوائے وقت کی اور کچھ نہین کہہ سکتے۔ ایسے ہی یہ بکر کے بعد گیا جس سے ملتا ہے کہ زید اور بکر کے جانیکے درمیان جو فاصلہ وہ وقت کے لحاظ سے ہی۔ زید اور بکر ساتھ جاتے ہین یہان دونون کی جانیکا ایک ہی وقت معلوم ہوتا ہے۔ وہ جلدی کرتا ہے جسکے کام مین وقت کم خرچ کرتا ہی اس سے بھی وقت کا پتہ ملتا ہے وہ دیر سے کرتا ہے یہ بھی صاف طور پر وقت کا اظہار کرتا ہے مفصلہ بالا گیان ہی وقت کی ہستی کو ظاہر کرتے ہین۔

(سوال) کیا پہلے پیچھے وغیرہ کال کے واسطے مقررہ کارن ہین تو کال کی طرح نتیہ ہونے چاہئین اگر نتیہ ہون تو اون سے کال کا اظہار بھی ہو۔

(جواب) پہلے پیچھے وغیرہ جو کال کے نشان ہین وہ ایک دوسرے کی نسبت سے ہوتے ہین اسواسطے اون سے کال کے ہونیکا ثبوت ملتا ہے۔

(سوال) کیا ثبوت ہے کہ کال دربیہ ہے۔

(جواب)

द्रव्याच नित्यत्वे वायुना व्याख्याते ॥७॥

(ارتھ) جسطرح وایو یعنے ہوا گن یعنے عرض والا ہونے سے دربیہ یعنی جوہر ہے ایسے ہی کال بھی گن والا ہونے سے دربیہ ہے جسطرح ہوا کسی جوہر سے پیدا نہونے سے نتیہ ہے اسیطرح کال یعنے وقت بھی نتیہ ہے۔

(سوال) کال مین کون کون سے گن پائے جاتے ہین۔

(جواب) پرتو اپرتو بید دو گن عام طور پر اوسکے لکشن سے ہی ثابت ہین۔

(سوال) پرتو کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو جسکے بعد ہو یا دور ہو۔

(سوال) اپرتو کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو جسکے نزدیک ہو یا پہلے ہو۔

(سوال) کال یعنے وقت ایک ہے یا انیک۔

(جواب)

तत्त्वं भावेन ॥८॥

(ارتھ) چونکہ ہستی کی طرح کال کے گن بھی عام ہونے سے ہر جگہ پائے جاتے ہین اور ان مین کوئی خصوصیت معلوم نہین ہوتی اسواسطے کال کو بھی ایک ہی خیال کرلیا ہے۔

(سوال) تین کال تو عام طور پر بتلائے ہی جاتے ہین ایک بھوت یعنے گذرا ہوا دوسرے ورتمان یعنے حال تیسرے بھوشیت یعنے مستقبل۔

(جواب) یہ کال کی تقسیم کاریہ یعنی معلول کے لحاظ سے فرضی ہی اصلی نہین کیونکہ معلول پیدا ہوگا جس سے کاریہ کا آگے کو ہونا ثابت ہوتا ہی گھڑا ہوا تھا جس سے گھڑے کی اینٹ اوستھا یعنی گذری ہوئی حالت کا علم ہوتا ہے گھڑا ہے جس سے گھڑے کی موجودہ حالت کا علم ہوتا ہے یہ تفریق حالت کے لحاظ سے ہی اصل مین کال مین کوئی خصوصیت نہین پیدا ہوگئی جس سے کال بہت سے شمار کئے جاوین۔

(سوال) جبکہ سیکنڈ۔ منٹ۔ گھنٹہ۔ دن۔ رات۔ پکش۔ مہینہ سال وغیرہ کال کے بھید نظر آتے ہین تو کال کو ایک کسطرح مان سکتے ہین۔

(جواب) یہ بھید کال مین نہین بلکہ سورج وغیرہ کی گردش سے پیدا ہونیوالی حالتون کو کال فرض کر لیا جاتا ہے جیسے ہیرے کی پاس سُرخ پھول رکھنے سے اوسمین سرخی معلوم ہوتی ہے دوسرے ہیرے کی پاس زرد پھول رکھنے سے زردی معلوم ہوتی ہے۔ کیا یہ سرخی۔ زردی کا فرق ہیرون مین ہے ہرگز نہین بلکہ پھولون کے سبب سے معلوم ہوتا ہے ایسے ہی سورج چاند وغیرہ کی گردشون سے کال کی بھید معلوم ہوتے ہین۔

नित्ये स्वभावाद नित्ये षुभावात् कारणे कालाख्येति ॥ ६ ॥

(ارتھ) نتیہ یعنی واجب الوجود اشیا رہین نہونے سے اور انتیہ یعنی ممکن الوجود اشیا رہین ہونے سے کال کا بھی کارن ہونا تسلیم کرنا یعنے کال کو بھی ایک کارن ماننا چاہئے۔ کیونکہ کال کے جو نشانات تبلائے گئے ہین مثلاً ایک ساتھ پیدا ہوے یا دیر مین پیدا ہوا یا جلدی پیدا ہوا اب پیدا ہوا پہلے پیدا ہوا تھا رات کو پیدا ہوا دن کو پیدا ہوا اس قسم کے الفاظ کا استعمال ممکن الوجود یعنے پیدا ورناش ہونیوالی اشیا کے واسطے ہی ہو سکتا ہے اکاش یعنی خلا یا جگہہ وغیرہ کے واسطے یہ استعمال نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ ظرف زمان کا تعلق معلول ہی سے ہوتا ہے علت سے

نہین ہوتا اسواسطے زمانہ بھی ایک سبب پیدائش کا ماننا چاہئے۔ کیونکہ پیدا شدہ اجسام کے واسطے یہ الفاظ استمال ہوتے ہین مثلاً یہ دو نو بھائی ایک ساتھ پیدا ہوے ہین بڑا انین سے پہلے پیدا ہوا چھوٹا بعد مین پیدا ہوا اسطرحپر ہر معلول پر انکا اطلاق ہو سکتا ہے۔

(سوال) نتیہ یعنے واجب الوجود اشیار کے ساتھ بھی کال یعنی وقت کا تعلق پایا جاتا ہے۔ جیسے اوپنشدون مین اس سرشٹی سے پہلے برھم تھا یا جبکہ سورج وچاند نہین پیدا ہوے تھے تب بھی ایشر تھا۔

جواب) انکا تعلق ذاتی نہین یعنی برھم کا پیدا ہونا اس سے ظاہر نہین ہوتا بلکہ معلول کاریون کی نسبت سے برہم مین پہلے ہونا فرض کیا گیا ہے اصل مین ہوا ہوگا ہو چکا اس قسم کے الفاظ واجب الوجود کے ساتھ مستعمل نہین ہو سکتے۔ کیونکہ ہوا تھا ایسا کہنے سے اوسکا پہلا زمانہ ہونا اب نہونا ثابت ہوتا ہے ہوگا اس سے موجودہ زمانہ مین نہونا آگے کو ہونے کا پتہ ملتا ہے لیکن واجب الوجود ہر سہ زمانون مین ہوتا ہے کسی زمانہ مین اوسکی نفی نہین ہوتی اسواسطے کال کے ساتھ اوسکا تعلق ظاہر نہین ہوتا۔ علاوہ موسمی اشیار کے پیدائش مین بھی کال سبب ثابت ہوتا ہے اب دشا یعنے سمت کا وچار کرتے ہین۔

इत इद मितियत स्तद् विशयं लिङ्गम् ॥१०॥

(ارتھ) جس سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ یہ ہم سے دور ہے یا نزدیک یعنے فاصلہ کا گیان سمت کا ظاہر کرنیوالا ہے چونکہ فاصلہ زمان و مکان کے لحاظ سے ہوتا ہے اسواسطے کال یعنی وقت کے موافق اورے یعنی نزدیک پرے یعنے دور دشا یعنی سمت مین بھی ہوتا ہے لیکن ان دونون کے نزدیکی و دوری مین فرق یہ ہی کہ کال یعنی وقت کی دوری۔ سیکنڈ منٹ۔ گھنٹہ۔ دن۔ مہینہ و سال وغیرہ کی کمی

زیادتی کے سبب نسبتاً شمار کیا جاتا ہے اور دِشا یعنی سمت مین درمیان مین کم وزیادہ جگہ کے سببسے فاصلہ کا اندازہ ہوتا ہے پاس و دور دا ورے اور پرے کا علم ہونا ہی سمت کا نشان ہے اور خاص اسباب کے تعلقاتسے اور بھی نشانات ہوتے ہین جنکا ذکر آگے ہوگا۔ ظرف مکان وظرف زمان مین بہی دوری ونزدیکی کے نشانات پائی جاتی ہین جیسے رامچندر سے پانڈو اورے یعنی اسطرف ہوے ہین اور ہریشچندر پرے ہوا ہے یہا پر زمانہ کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے ایسے ہی روم جرمنی سے اورے اور انگلستان پرے ہے یہ فرق مکان کے سببسے۔

द्रव्यत्व नित्यत्वे वायुना व्याख्याते ॥९९॥

(ارتھ) جسطرح ہوا کے ذرون کا جوہر ہونا نتیہ یعنے واجب الوجود ہونا پایا جاتا ہے ایسے ہی دشا یعنے سمت بھی دربیہ اور نتیہ ہے۔

(سوال) دشا یعنی سمت کی دربیہ یعنے جوہر ہونے مین کیا ثبوت ہے۔

(جواب) چونکہ دشا مین گن پائے جاتے ہین اور گن سوائے دربیہ کے کسی دوسری شی مین نہین ہوتے اسواسطے دشا کو دربیہ یعنی جوہر ہی ماننا صحیح ہے۔

(سوال) دشا مین کونسا گن پایا جاتا ہے۔

(جواب) دشا مین پرتواپرتو وغیرہ گن پائے جاتے ہین جس سے اونکا گن ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(سوال) دشا کے نتیہ ہونے مین کیا ثبوت ہے۔

(جواب) چونکہ دشا اپنی ہستی کے واسطے کسی دوسرے دربیہ کی محتاج نہین اسواسطے وہ نتیہ ہے کیونکہ ممکن الوجود یعنے انتیہ چیز اپنی ہستی مین دوسرے کی محتاج ہوتی نہ ہے

(سوال) دشا ایک ہے یا انیک۔

(جواب) دشا ایک ہے۔

(سوال) اسکا کیا ثبوت ہے کہ دشا ایک ہے۔

तत्त्वम्भावेन ॥१२॥

(ارتھ) چونکہ دشا کا لنگ یعنی نشان تو عام طور پر ایک جگہ پر پایا جاتا ہی اور خصوصیت کا ظاہر کرنیوالا نشان نہین پایا جاتا اسواسطے دشا کا ایک ہی ہونا ثابت ہے۔

(سوال) ہم بہت سی دشاؤن کو سنتے ہین اسواسطے دشا کا ایک ماننا صحیح نہین کیونکہ دس دشا تو عام مانتے ہین۔

कार्य्य विशेषेण नानात्वम् ॥१३॥

(ارتھ) اگرچہ دشا سروپ سے ایک ہی ہے لیکن کاریہ کے سبب سے بہت معلوم ہوتی ہیں اور دس دشا کاریہ کی حالت سے ہی کہی جاتی ہین۔

(سوال) ایسا کونسا کاریہ ہی جسکے سبب سے دس کا شمار ہوتا ہے جبکہ دشا نتیہ ہے تو اوسکے کاریہ انتیہ ہونگے اونکین دشا کہنا ہی ٹھیک نہین۔

(جواب)

आदित्य संयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥१४॥

(ارتھ) پہلے جسطرف سورج ظاہر ہوتا ہے اوسکا نام پراچی یعنی مشرق ہی گویا سورج کے پہلے نکلنے کے سبب اسکا نام پراچی یعنے پورب رکھا گیا ہی خواہ یہہ خیال کرسکے کہ کل کے دن اسطرف سے سورج چڑہا تھا خواہ اسوقت چڑھتا دیکھنے سے خواہ آگے کو چڑھنے کا علم ہونے سے اسطرف کا نام پورب ہی۔ گذشتہ وقت مین سورج اسطرف سے نکلا تھا زمانہ حال مین نکل رہا ہی آگے کو نکلیگا۔ تینون زمانون مین سورج کے نکلنے کے تعلق سے ہی اسطرف کا نام پورب ہوا۔ اگر سورج کا نکلنا نہو جیسا کہ پرلے کال مین ہوتا ہے

تو اُسوقت پراچی یعنی پورب دشا کہنا صحیح نہین ہوگا کیونکہ جس سبب سے اوس دشا کا یہہ نام
تھا اسوقت وہ سبب ہی نہین۔ اسواسطے کاریہ جگت کی حالت مین ہی مختلف دشا
ؤن کا ہونا ثابت ہوتا ہے ورا صل ایک ہی دشا ہے۔
(سوال) پراچی یعنے مشرق کے واسطے تو آپنے یہہ تاویل کرلی لیکن باقی دشاؤن
کے واسطے کیا کہوگے۔

(جواب) तथा दक्षिणा प्रतीची उदीची च ॥ १५॥

(ارتھ) باقی دشا یعنے سمتون کے استعمال مین بھی یہی سبب ہی یعنی جسوقت
سورج کے سامنے کھڑے ہوتے ہین توجسطرف دکشن ہاتھ جسکو لوگ دایان ہاتھ
کہتے ہین ہوتا ہے اوسکو اوپچار سے یعنی دکشن ہاتھ کے تعلق سے دکشن کہتے ہین اور بام
ہاتھ جسکو بایان بھی کہتے ہین اوسے اوتر یعنے شمال کہتے ہین اور جسطرف پیٹھ ہوتی ہے
اوسے پچھم یعنے پشچم کہتے ہین غرضکہ یہ چارون سمت یعنی دشا صرف سورج کی طرف
دیکھنے سے استعمال مین آتی ہین ورنہ سوائے سورج کے کوئی تقسیم نہین۔
(سوال) ان چارون کو تو اسطرح تسلیم کیا باقی کو کسطرح ثابت کروگے۔

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥ १६॥

(ارتھ) گوشون کی طرف جو سمت ہین اونکا بیوہار بھی اسی سورج کی طرف دیکھنے سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ سورج کی طرف جو نظر کرینگے اوس سے جو خط پیدا ہوگا اور
دکشن ہاتھ کیطرف جو خط پیدا ہوگا ان سے ایک زاویہ قایمہ پیدا ہوجائیگا جب اوس
زاوے کی تقسیم ہوگی تو گوشہ جنوب و مشرق پیدا ہوجاویگا جب پچھلے کیوقت سورج
کی طرف نظر کرینگے اوس سے جو خط پیدا ہوگا اور جو داہنے ہاتھ کیطرف خط جائیگا ان
دونون خطوط سے جو زاویہ قایمہ پیدا ہوگا اوسکی تنصیف سے گوشہ شمال و مغرب پیدا ہوجائیگا
ایسے ہی دو گوشے بام ہاتھ یعنے بائین ہاتھ سے پیدا ہوجاینگے دوپہر کے وقت سورج

دیکھنے یا دسکے مخالف نتیجے کا علم ہوجائیگا اسواسطے دشا کی یہہ تقسیم تو سورج کی حرکت
اور تعلقات کے سبب سے ہے۔ یہان تک دشا کی بحث ختم کرکے اب آکاش کے گن
شبد کی بحث کرتے ہین۔

सामान्यप्रत्यक्षाद्विशेषाप्रत्यक्षाद्विशेष

स्मृतेश्च संशयः ॥ १७॥

(ارتھ) چونکہ کسی مضمون کی پریکشا کرنے مین جب تک سنشے یعنی شک کا ہونا نہ پایا جاوے
تب تک پریکشا نہین ہوسکتی اسیواسطے رشیون نے سدھانت کر دیا ہے کہ نہ تو جسکا
علم یقین ہوجاوے اوسکی پریکشا کیجاتی ہے اور نہ ہی جسکا علم بالکل نہو اوسکی پریکشا
کیجاتی ہے بلکہ جسکا شکیہ علم ہو اوسکی پریکشا ہوا کرتی ہے اسواسطے پریکشا کرنے سے
پہلے اوسکے سب سے بڑے حصے شک کا جاننا ضروری ہے اسواسطے شبد کی بحث سے
پہلے ہی اوسمین پیدا ہونیوالے شک کا لکشن کرتے ہین کیونکہ شبد کے متعلق سبکی
اتفاق رائے نہونے سے اسمین شک معلوم ہوتا ہے کوئی شبد کو دربیہ مانتے ہین جیسے
اجکل کبیر پنتھی رادھا سوامی وغیرہ بہت سے مت والی شبد سے جگت کی پیدائش
ماننے کے واسطے شبد کو دربیہ ہی مانتے ہین ایسے پہلے بھی بہت لوگون کا خیال تھا کہ شبد
دربیہ یعنی جوہر ہے بعض آچاریہ اسکو گن یعنی عرض ہی مانتے ہین لیکن نتیہ مانتے ہین بہت
سے انتیہ جانتے ہین اسواسطے شبد کے نتیہ یا انتیہ ہونے مین بھی شک ہے۔

(سوال) شک کسے کہتے ہین۔

(جواب) سامانیہ یعنی عام صفات کی پرتکش ہونے اور خاص صفات کے پرتکش نہونے
پر دشیش یعنی خاص صفات کے یاد آنے پر سنشے یعنی شک پیدا ہوتا ہے۔

(سوال)۔ دشیش کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو ایک کو دوسرے سے علیحدہ کردی۔ جیسے دور سے ٹھنٹھ کو دیکھنے سے

لاائی وغیرہ کی صفت جوکہ آدمی کے ساتھ ملنے عام ہے اور سر پر منھ وغیرہ صفت
کے پرتیکش نہونے سے یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ یہ آدمی ہے یا ٹھونٹھ۔ کیونکہ آدمی
کی خاص صفات سر پیر والا ہونیکی یاد تو ہوتی ہے لیکن سر پیر کا پرتیکش نہین ہوتا اور
ٹھونٹھ کے عام صفات معلوم ہوتے ہین لیکن سر پیر کا نہونا بھی پرتیکش نہین ہوتا ہے
اسواسطے دونون کی خاص صفات کے یاد آنے سے اور پرتیکش نہونے سے شک پیدا
ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ جہان دونون طرف کے دعوے ایکسے معلوم ہون وہین شک
پیدا ہوگا۔

(سوال) دیکھی ہوئی چیزین تو شک ہوسکتا ہے لیکن آتما وغیرہ دیکھنے کی نا قابل
اشیاء مین کیون شک ہوتا ہے۔

दृष्टञ्च दृष्टवत् ॥१८॥

(ارتھ) شک دو قسم کا ہوتا ہے ایک بیرونی اشیا مین دوسرا اندرونی اشیا مین
بیرونی اشیاء مین جو شک ہوتا ہے وہ بھی دو قسم کا ہے ایک وہ جسکے دھرم یعنے
خاص علامت کو دیکھتے ہین دوسرے وہ جسکی خاص صفات کو نہین دیکھتے مثلاً جیسے
اونچی چیز کو دیکھکر خیال کرتے ہین کہ یہ ٹھونٹھ ہے یا آدمی۔ دوسرا جہان جنگل کی جھاڑیون مین گائے و نیل گائے کی سینگ دیکھنے سے یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ یہ گائے ہے یا نیل
گائے درحقیقت وہان بھی سینگ ہی مین شک ہوتا ہے کہ یہ گائے کی سینگ ہین یا
نیل گائے کی۔ مطلب یہ ہے کہ ایک جگہ تو کل دھرم والے کو دیکھکر عام صفت کا گیان
ہونے اور خاص صفت کا گیان نہونے سے شک ہوتا ہے دوسری جگہ ادسکے صرف
ایک ایک کی پرتیکش ہونے سے کل کے نہ دیکھنے سے شک ہوتا ہے کیونکہ عام دھرم
یعنے صفت بہتون مین پائی جاسکتی ہے۔

यथादृष्टम् यथादृष्टत्वाच्च ॥१९॥

(ارتھ) جیسے دیکھنے سے شک ہوتا ہے ویسا نہ دیکھنے سے بھی شک ہوتا ہی۔ جیسے پہلے کسی آدمی کو ڈاڑھی مونچھ اور سر پر بال رکھے ہوے دیکھا تھا دوبارہ اوسے ڈاڑھی مونچھ اور بالون کے نہ دیکھنے سے بھی شک ہوتا ہے یا کسی آدمی کو سر ڈھکا ہوا دیکھکر یہہ خیال ہوتا ہے کہ فلان آدمی ہے اوسکے سر پر بال ہین یا نہین۔ اوس جگہ پر بھی فلان آدمی ہے اوسکی عام صفت کا علم ہی شک کا سبب ہوتا ہے۔ اب اندرونی اشیار مین شک کا سبب بتلاتے ہین۔

विद्याऽविद्यातश्च संशयः ॥२०॥

(ارتھ) اندرونی اشیار مین شک ودیا اور اودیا کے سبب سے ہوتا ہے یعنے کچھ جاننے اور کچھ نہ جاننے سے شک پیدا ہوتا ہے جیسے کسی نجومی کو اس بات کا تو علم ہو کہ سورج گرہن ہوگا لیکن یہہ علم نہو کہ کسوقت ہوگا یا کس دن مہورت مین ہوگا تو اوسکو یہہ شک ہوسکتا ہے کہ اسوقت گرہن ہوگا یا نہین۔ یا اپنی ہستی کا تو ہر شخص کو علم ہوتا ہے لیکن یہہ نہو نا کہ سرکولیوشن اف بلڈ یعنے خون کی حرکت ہی جیوآتما ہے یا اسکے علاوہ کوئی اَور جیوآتما ہے ایسے ہی من کا ہونا تو معلوم ہوتا ہے لیکن یہہ شک ہوسکتا ہی کہ من مادی ہے یا غیر مادی اور وہ نتیہ ہے یا انتیہ۔ مدرک ہے یا غیر مدرک۔ ایسے ہی عقل جوہر ہے یا عرض۔ نتیہ ہے یا انتیہ اگر گن ہے تو جیوآتما کا سوبھاوک گن یعنے ذاتی خاصہ ہی یا نیمتک یعنی عارضی صفت کسی تعلق سے پیدا ہو گئی ہے اسطرح اندرونی و بیرونی دونون قسم کی اشیار مین شک کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ اب شبد کے متعلق بحث شروع کرتے ہین۔

(سوال) شبد کا لکشن کیا ہے۔

(جواب)

श्रोत्रग्रहणो योऽर्थः स शब्दः ॥२१॥

(ارتھ) جس ارتھ کو شرتر یعنے کان گرہن کرتے ہین یعنے جو ارتھ یعنے سکھ دکھ کا سبب کان سے حاصل کیا جاتا ہے وہ شبد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میٹھا شبد سنکر من خوش ہوتا ہی

ور کڑی وخوفناک آواز سنکر دکھی ہوتا ہے اسواسطے آواز سکھ دکھ کا سبب ہو سکتی ہے چونکہ اس سکھ دکھ کے سبب کا گرہن کسی دوسری اندری سے سواے کان کے نہین ہوتا اسواسطے یہی لکشن بتلایا کہ جو ارتھ کان سے معلوم ہو وہ شبد ہے دوسرے گالی اور تعریف سے بھی خوشی ورنج ہوتا ہے اور اسکا گیان بھی کان سے ہوتا ہی اسواسطے جو کان سے سنا جاوے وہ شبد ہے۔

(سوال) شبد کے متعلق کیا شک ہی جو اوسکی پریکشا کیجاوے۔

(جواب) तुल्यजातीयेष्वर्थान्तरभूतेषु विशेषस्य उभयथा दृष्टत्वात् ॥२२॥

(ارتھ) چونکہ شبد کان سے سنا جانے کی سبب گن معلوم ہوتا ہے جیسے اور اندری یعنے حواسون کے وشئے روپ غیرہ ہین مطلب یہہ ہی کہ جسطرح روپ رس وغیرہ گن اندریون سے گرہن کئے جاتے ہین ایسے ہی شبد بھی اندری سے گرہن کیا جاتا ہے یعنے حواس سے محسوس ہوتا ہے اور ہلکا و بھاری آواز ہونے سے ان گنون کا آشرے یعنی درب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسمین گن پائے جاتے ہین اسواسطے یہہ شک پیدا ہوتا ہی کہ شبد گن ہے یا درب یا کرم۔

(سوال) جبکہ شبد عام طور پر کان سے سنا جاتا ہے تو اوسمین شک ہی کیا ہوسکتا ہے۔

(جواب) شک کے پیدا کرنیوالا ہی عام صفات کا علم ہونا اور خاص کا علم نہونا ہی بتلا چکے ہین اسواسطے عام طور پر شبد کے سمجھنے جانے سے اوسکی ہستی کا تو علم ہوتا ہے اسواسطے شبد کے ہونے مین کوئی شک نہین بلکہ اس بات مین شک ہی کہ شبد درب ہی یا گن کرم ہے۔ اگلے سوتر مین ثابت کرتے ہین کہ شبد گن ہے۔

एक द्रव्यत्वान्न द्रव्यम् ॥२३॥

(ارتھ) چونکہ شبد ایک دربیہ سے پیدا ہوتا ہے یا ایک دربیہ میں رہنے والا ہے
اسواسطے شبد دربیہ نہیں ہوسکتا کیونکہ دربیہ دربیہ کے سہارے نہیں رہتا اور
نہ ہی کوئی کاریہ دربیہ ایک دربیہ سے پیدا ہوسکتا ہے بلکہ ہمیشہ کاریہ دربیہ دو یا زیادہ
کے سنیوگ سے پیدا ہوتا ہے اور آجکل کے سائنس کے عالم جو آکسیجن وغیرہ ہوا کو ایک
گیس وغیرہ کی شکل میں لاکر تومان لیتے ہیں انکا بھی اس سوتر سے کھنڈن ہوجاتا ہے
مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ہی چیز کے پرمانوؤں کو ملا کر کوئی کاریہ دربیہ بنایا جاوے تو بن
نہیں سکتا خالص تو یعنے ایلیمنٹ۔ پرمانو یعنے ایٹم کی حالت میں ہوسکتے ہیں اس سے
کثیف حالت میں مرکب ہونگے۔ چونکہ شبد ہوتا ہے اور ایک دربیہ کے آشرے
رہتا ہے اسواسطے گن ہے دربیہ نہیں۔ کرم ہونیکی تردید اگلے سوتر سے کرتے ہیں۔

नापि कर्म चाक्षुषत्वात् ॥२४॥

(ارتھ) کرم یعنے حرکت آنکھوں سے دیکھی جاتی ہے اور شبد کانوں سے سنا جاتا ہے
آنکھوں سے دیکھا نہیں جاتا اسواسطے کرم بھی نہیں ہے۔

(سوال) کرم یعنے حرکت آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔

(جواب) جو چیز غیر متحرک تھی اسکو حرکت ہوا آنکھوں سے دیکھتے ہیں اسواسطے حرکت
آنکھ سے نظر آتی ہے۔ جسقدر کرم ہیں سبھی آنکھوں سے نظر آتے ہیں خواہ اوپر دیکھے
خواہ نیچے گرے۔ چونکہ شبد آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا اسواسطے کرم نہیں ہوسکتا

गुणस्य सतोऽपवर्गः कर्मभिस्साधर्म्यम् ॥२५॥

(ارتھ) اگرچہ کرم کی طرح شبد جلد ناش ہونیوالا ہے لیکن کرم نہیں بلکہ یہ صفت
کرم سے ملتی ہے۔

(سوال) سوائے کرم کے گنوں کا جلد ناش ہونا ممکن نہیں ہے اسواسطے شبد
گن نہیں۔

(جواب) بہت سے گن بھی جلد ناش ہوتے ہین جیسے ایک منٹ تو سکھ کا گیان تھا دوسری منٹ مین دکھ کا گیان ہو گیا گویا پہلا گیان ناش ہو کر دوسرا پیدا ہو گیا اسواسطے یہہ بات مقررہ نہین کہ کرم کا ہی جلد ناش ہوتا ہے۔ شبد گن اور کرم مین اسقدر موافقت ہے کہ دونون جلد ناش ہونیوالے ہین۔

(سوال) شبد نتیہ وہمیشہ رہنے والا ہے۔ یا انتیہ ہے۔

(جواب)

सतो लिङ्गाभावात् ॥२६॥

(ارتھ) شبد یعنی آواز ست یعنی ہر وقت موجود رہنے والی نہین کیونکہ اگر آواز ست یعنے نتیہ ہوتی تو کہنے سے پہلے بھی اوسکی موجودگی کا کوئی نشان ہوتا ایسا کوئی بھی نشان نہین کہ جس سے کہنے اور سننے سے پہلے شبد کا ہونا ظاہر ہوسکے اسلیے شبد کی موجودگی مین نشان نہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے سے پہلے شبد موجود نہین۔

(سوال) چونکہ شبد آکاش کا گن ہے اور آکاش نتیہ ہے اسواسطے اوسکا گن شبد بھی نتیہ ہوسکتا ہے اسواسطے شبد سے آکاش کے ہونیکا ثبوت نہین ملتا کیونکہ اگر شبد آکاش کا کاریہ ہوتا تو اوس سے انومان ہوسکتا گن سے انومان نہین ہوسکتا۔

(جواب) شبد پیدا ہوتا ہے نتیہ نہین اسو   ہ آکاش کا نشان ہوسکتا ہے کیونکہ بغیر آکاش کے شبد کی پیدائش ہو ہی نہین سکتی شبد کے انتیہ ہوتے مین اور دلیل دیتے ہین۔

नित्यवैधर्म्यात् ॥२७॥

(ارتھ) نتیہ یعنے واجب الوجود سے شبد یعنے آواز کی صفات مین اختلاف ہے اسواسطے شبد بھی انتیہ یعنے پیدا شدہ ہے۔

(سوال) شبد نتیہ ہے کیونکہ اوسمین بار بار دیکھا پایا جاتا ہے کہنے سے تو صرف
اوسکا اظہار ہوتا ہے پیدایش نہین ہوتی۔
(جواب) ویودت کہتا ہے اوسکو یگیہ دت کہتا ہے اس قسم کے لوشنے سے
اون دونون کے الفاظ ایک جاتی یعنی نوع والا ہونے سے صفات مین برابری
دہی ہونیکا بھرم ہوتا ہے دراصل پیدا شدہ ہوتا ہے کیونکہ اظہار پرکاشک کی
ذریعہ سے ہوتا ہے جیسے مکان مین گھڑا ہو لیکن اندھیرے کی سبب ظاہر نہو تو
چراغ کے آنے سے وہ ظاہر ہو جائیگا اور بنانیکا کام کمہار سے ہوگا اسواسطے شبد
کہنے والے سے پیدا ہوتا ہے نہ کہ ظاہر ہوتا ہے اسکے انتیہ یعنے پیدا شدہ ہونے
کی اور بھی دلیل دیتے ہین۔ अनित्य श्चायं कारणत: ॥२८॥
(ارتھ) چونکہ شبد کارن سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے وہ کاریہ ہونے سے انتیہ
(سوال) شبد کی پیدایش کا کارن کیا ہے۔
(جواب) نقارہ پر چوب لگانے سے شبد پیدا ہوتا ہے۔ بانسری مین پھونک
مارنے سے شبد پیدا ہوتا ہے ایسے ہی کسی نہ کسی قسم کے کرم کرنے سے ہی آواز کی
پیدایش ہوتی ہے۔
(سوال) ہم اس سنیوگ سے پیدایش نہین مانتے بلکہ ظاہر ہونا تسلیم کرتے ہین۔
(جواب) नचासिद्धं विकारात् ॥२९॥
(ارتھ) شبد کا پیدا شدہ ہونا صحیح نہین الظاہر ہونا ماننا چاہیئے یہہ صحیح نہین
کیونکہ وکار یعنے تغیرات سے شبد کا پیدا شدہ ہونا ثابت ہوتا ہے مثلا اگر نقارہ
پر زور سے چوٹ لگا ئینگے آواز زور دار ہوگی اگر ہلکی لگائین تو ہلکی ہوگی ایسے ہی
ہر ایک آواز کے سبب کی حالت پیدا شدہ ہونے مین تو ایسے تغیرات ہو سکتے
ہین لیکن ظاہر ہوتے مین ایسے تغیرات نہین ہو سکتے اسواسطے پیدا شدہ ہی

ماننا چاہیے ظاہر شدہ نہیں کیونکہ کارن کی وکار یعنی تغیر سے کاریہ مین وکار ہے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ شبد کارن سے پیدا ہوتا ہے نہ کہ ظاہر ہوتا ہے ۔

(سوال) یہ اظہار ہی کی تعریف ہے کہ وہ ہلکا اور زور دار ہوتا ہے جیسے پنکھے وغیرہ کے سبب ہوا بھی تیز اور ہلکی ہو جاتی ہے ۔

अभिव्यक्तौ दोषात् ॥३०॥

(جواب)

(ارتھ) اگر شبد کا پیدا ہونا نہ مانکر صرف ظاہر ہونا تسلیم کیا جاوے تو دوسرا یہ دوش ہوگا کہ دونون ایک دیش مین رہنے والی ظہور پذیر و مظہر ہونگے لیکن ایسا دیکھا نہین جاتا کہ ظہور پذیر و مظہر دونون ایک مقام پر رہتے ہون اور مقررہ ہون اگر تم مقررہ ظہور پذیر و مظہر نہ تسلیم کرو تو کسی کی اظہار سے سب حرفون کا اظہار ہونا ممکن ہوگا ۔

(سوال) ایک ہی دیش یعنی مقام مین رہنے والون مین بھی ظہور پذیر و مظہر ممکن ہے جیسے ایک ہی انسان مین ہستی انسانیت اور براہمن پن رہتا ہے اور وہ براہمن پن اوسی جسم مین رہتا ہوا اوسکی یونی یعنی کارن کا مظہر ہے ۔ براہمن کے تیلا سکے واسطے براہمن پن ہی مظہر مقررہ ہے اور یہ دونون ایک ہی شریر مین رہتے ہین ۔

(جواب) انمین ایک مقام پر رہنے والا ہونا نہین پایا جاتا ہے کیونکہ جتنے مقام پر ہستی رہتی ہے اوتنے ہی مقام پر انسانیت نہین رہتی کیونکہ ہستی تو کل اشیا مین ہوگی اور انسانیت صرف انسانون مین ۔ ایسے ہی انسانیت اور براہمن پن ایک مقام پر نہین رہتے کیونکہ انسانیت کل انسانون مین ہوگی اور براہمن پن صرف براہمنون مین پایا جائیگا اسواسطے شبد مین مظہر اور ظہور پذیر ہونیکا دوش ثابت ہے ۔

संयोगाद्विभागाच्च शब्दाच्च शब्दनिष्पत्तिः ॥३१॥

(ارتھ) شبد یعنی آواز کی پیدایش تین طرح سے ہوتی ہے سنیوگ یعنی ملاپ سے وبھاگ

یعنی تفریق سے اور شبد سے بھی شبد پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً نقارہ اور چوب کے سنیوگ یعنے ملاپ سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جہاں درخت کے ٹوٹنے بانس کے پھٹنے وغیرہ سے آواز پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب سنیوگ نہین ہوتا بلکہ وہان وبھاگ یعنے تقسیم سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ جہان دو درست بنسری کی آواز آتی ہے وہان سنیوگ وبھاگ دونون کی نہونیسے شبد یعنی آواز سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

(سوال) جبکہ شبدان تین اسباب سے پیدا ہوتا ہے تو وہ اکاش کا گن کسطرح کہلا سکتا ہے۔

(جواب) یہ شبد کے اسباب کارن ہین اور آکاش سمبائے کارن ہے چونکہ گن اور گنی مین بھی سمبائے سمبندھ یعنے ہمیشہ رہنے والا تعلق ہوتا ہے اسواسطے آکاس اور شبد مین یہ تعلق موجود ہے۔ صرف کاریہ شبد کی پیدائش کا ذکر ہے کارن روپ شبد تو آکاس کا گن ہے۔ شبد کے انتیہ ہونے پر اور دلیل دیتے ہین۔

लिङ्गाच्चानित्यः शब्दः ॥३२॥

(ترجمہ) جسطرح بانسری وغیرہ کا شبد پیدا شدہ ہونے سے انتیہ ہے ایسے ہی ورناتمک یعنی بامعنے الفاظ بھی انتیہ ہی ہین کیونکہ کان سے سنا جانا دونون شبدون مین یکسان ہونے سے دونون کی نوعیت ایک ہی ہے جس نوع مین جو صفت ہوتی ہے وہ اوسکی ہر ایک فرد مین لازم ہوتی ہے چونکہ شبد یعنے آواز پیدا ہوتی ہے اور کان سے سنی جاتی ہے ایسے ہی بامعنے الفاظ پیدا شدہ اور انتیہ ہین۔ اب اوپر بتلاتے ہوئے سدھانت کے سوتردون کو شبد کو نتیہ ماننے والا دوش یعنے عیب بتلا کر کھنڈن کرتا ہے۔

द्वयोस्तु प्रवृत्त्योरभावात् ॥३३॥

(ارتھ) شبد انتیہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب گورو اپنے شاگرد کو ودیا کا دان کرتا ہے
اور دان اوسی چیز کا ہو سکتا ہے جو ٹھہرنے والی ہو اگر شبد ٹھہرنے والا نہو تو گورو
کی شکشا سکے پڑھانے مین پوری نہین ہو سکتی اسواسطے شبد کو ٹھہرنے والا ماننا
پڑیگا نہ کہ بولنے سے پیدا ہونیوالا اور بولنے کے بعد ہی ناش ہونیوالا۔ اگر بولنے کے
بعد ٹھہرنے والا تسلیم کیاجاوے تو اوسکا نتیہ ہونا ثابت ہوگا۔
(سوال) کچھ دیر تک ٹھہرنے سے نتیہ کیسے ہو سکتا ہے۔
(جواب) اگر گورو کے کہنے بعد کچھ دیر تک ٹھہرنے والا تسلیم کیاجاوے
تو اوسکے ناش کا کوئی سبب ثابت نہین ہوتا جس سے اوسکا ناش ہونا ثابت ہو
جسکا ناش نہو وہ نتیہ ہی ہے۔ اسپر اور دلیل دیتے ہین۔

अभ्यासात् ॥२४॥

(ارتھ) وید مین یگیہ کے متعلق اگنی جلانے مین جو رچا یعنی رگوید کے منتر پڑھے جاتے
ہین اوسمین کہا ہے کہ تین دفعہ پرتھما کو پڑھا جاوے اور تین دفعہ اوتما کو پڑھا جاوے
اگر شبد ٹھہرنیوالا نہو تو پرتھما اور اوتما ٹھہر ہی نہین سکتین تو ہر یگیہ مین اونکے پڑھنے
کا اپدیش کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ شبد کو نتیہ نہ ماننے پر اوسکا تین بار پڑھنا ناممکن ہے
بلکہ ہر دفعہ نئے شبد کی پیدائش ہوگی۔ ایک کا تین بار پڑھنا نہین ہوگا کیونکہ وہ
شبد تو کہنے کے بعد ہی ناش ہوگیا جو ناش ہوگیا اوسکا دوبارہ ہونا کسطرح ممکن ہے
یعنے شبد کو نتیہ ہی ماننا چاہئیے۔ اسپر اور دلیل دیتے ہین۔

सम्प्रति पत्ति भावाच्च ॥२५॥

(ارتھ) شبد کی پہچان ہونے سے بھی شبد کا نتیہ ہونا ثابت ہوتا ہے یعنے
شبد کے دوبارہ یاد آنیسے جیسے کہا جاتا ہے کہ دیو دت نے وہی اشلوک پڑھا جو
پہلے وشنو متر نے پڑھا تھا۔ اس قسم کی یادداشت اسی حالت مین ممکن ہو کہ شبد

جاننے کے بعد بھی مخبر نہوا اتسلیم کیا جاوے کیونکہ بغیر ایک چیز کے قائم ہونیکے کسطرح
کہہ سکتے ہین کہ وہی چیز ہے اگر کہا جاتا ہے یہہ وہی قصہ یا کہانی ہے جو پہلے فلانا
شخص نے بیان کیا تھا دو شخصون کے بیان کا ایک ہونا شبد کے مخرج نہ والا ہونیکا
ثبوت ہے۔ اب سوتر کار مذکرہ شبد کے نتیہ ہونیکی دلیلون کی تردید کرتے ہین

सन्दिग्धासति बहुत्वे ॥३६॥

(ارتھ) چونکہ شبد بہت ہوتے ہین اسواسطے اونکا نتیہ ماننا یقینی نہین ہوسکتا
بلکہ شکیہ ہے کیونکہ جو دلایل شبد کے نتیہ ہونے مین دیے گئے ہین وہ اور انتیہ
چیزون مین بھی پائے جاتے ہین۔ کاشیپی آچاریہ کہتے ہین کہ وہ اسدھ ہے شکیہ
اور جبکا نشان نہوا ملین بھی یہہ باتین ہوسکتی ہین۔ جو تین دلیل ہین۔ گورو کا چیلے
کو پڑھانا۔ شبد کا دوبارہ یاد آنا اور شبد کا بار بار کہنا یہہ تینون دلیلین انتیہ کرم
مین پائی جانے سے شکیہ ہین جیسے کہتے ہین ناچنا سیکھتا ہے ناچ کا ابھیاس
کرتا ہے وہ پانچ دفعہ ناچا۔ گوکل اوسیطرح ناچتا ہے جیسے رامپرشاد۔ ان فعلون کو
بھی نتیہ ماننا پڑیگا چونکہ فعل نتیہ نہین ہوسکتا اسواسطے شبد کو نتیہ کہنا صحیح نہین
(سوال) اگر شبد نتیہ ہو تو ورنون یعنے اکشرون کا مقررہ ہونا جیسے ۶۳ اکشر
نہین پھر اونکے چھندون کا مقررہ ہونا وغیرہ کسطرح ہوسکتے ہین اسواسطے مقررہ
تعداد کے ہونے سے شبد نتیہ ہی ماننا چاہئے ورنہ اننت اکشر ماننے پڑینگے۔

(جواب) संख्या भाव: सामान्यत: ॥३७॥

(ارتھ) سنکھیا یعنی تعداد کا خیال سامانیہ یعنے نوعیت سے خیال کرنا چاہئے اگرچہ اکشر
اننت ہون لیکن اونکے استھان کے فرق سے اسقدر جاتی یعنے نوع ہین ۶۳ اکشر
نہین بلکہ اسقدر انواع ہین خواہ لاکھ ہون لیکن وہ اسی نوع مین شامل ہونے سے
ایک ہوسکتے ہین۔ جیسے ایک مور کو دیکھنے کے بعد ہر ایک مور کو دیکھنے سے کہتے ہین کہ

اوم

ویشیشک درشن تیسرا ادھیائے

آہنک پہلا

प्रसिद्धा इन्द्रियार्था ॥ १ ॥

(ارتھ) اندری یعنے حواسون کے وشئے مشہور ہین یعنی آنکھ اندری روپ کو معلوم کرتی ہے اور کان شبد کو معلوم کرتے ہین اور رسنا یعنے زبان رس کو معلوم کرتی ہے ناک بو کو محسوس کرتی ہے اور تکتا لمس کو جانتی ہے ہر ایک اندری جس تتو کی زیادتی سے پیدا ہوئی ہے اوسی تتو کے گنون کو گرہن کرتی ہے اسواسطے اندریوں کے وشئے مشہور اور مقرر ہین کوئی آدمی روپ کو بغیر آنکھ کے نہین دیکھ سکتا کوئی آدمی رس کو بغیر زبان کے نہین معلوم کر سکتا ایسے ہی گرم سرد و نرم سخت کو بغیر تکتا کے نہین جان سکتا بو کو ناک کے بغیر نہین محسوس کر سکتا اور کان کے بغیر شبد یعنی آواز کا گیان نہین ہو سکتا جو اندری خراب ہو جاتی ہے اوسکے وشئے کا گیان جیو آتما کو نہین ہوتا جیسے اندھے کو روپ کا علم بہرے کو گانے کا علم - اسیطرح تمام اندریان اور اونکی وشیون کا حال ظاہر ہے اوسکے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین -

इन्द्रियार्थ प्रसिद्धि रिन्द्रियार्थेभ्योऽर्थान्तरस्य हेतुः ॥२॥

(ارتھ) اندری یعنی حواس اور اونکے ارتھ یعنے وشیون کا مقرر اور مشہور ہونا اندریون کے مالک کا ثبوت ہے یعنے اندریون سے علیحدہ کوئی ہے جو کہ اونکے وشیون سے نتایج اخذ کرتا ہے مثلاً آنکھ ایک چیز کو دیکھتی ہے تو اوسی چیز کو ہاتھ اوٹھاتا ہے اگر آنکھ سے علیحدہ کوئی طاقت نہو تو آنکھ کی دیکھی ہوئی چیز کا ہاتھ کو کیسے علم ہو جس سے وہ

ادٹھاوے جس مقام کو ہم کان سے سُنتے ہین پانون سے اوسی طرف چلدیتے ہین اگر کان سے علیحدہ کوئی طاقت نہو تو کان کے سُننے ہوے راستہ کا پانو کو کیسے علم ہو اسواسطے کل گیان اندریون کے وشیون کے جاننے والا ایک آتما ثابت ہوتا ہی جو گیان اندریون سے علم حاصل کرکے اوسکے مطابق کرم اندریون سے کام لیتا ہی اندری جس جاننے والے یا کام کرنیوالے کی کرن یعنے اوزار ہین وہ انکی وشیون کے مقرر ہونے سے اُنسے علیحدہ ثابت ہوتا ہے جو ان اوزارون سے کام لیتا ہی

(سوال) اس مقررہ اور مشہوری کا سبب جسم ہی ہے جسکی اندریان ادپیہ ہوسکتی ہین ان سے علیحدہ کوئی آتما نہین ہے کیونکہ اندری وشریر سے گیان ہوتا دیکھتے ہین بغیر شریر کے گیان وکرم دونون نہین ہوتے اسواسطے شریر سے علیحدہ کوئی آتما ماننے کی ضرورت نہین ہے -

(جواب)

सोऽनपदेशः ॥३॥

(ارتھ) اس مقررہ وشہرت کے مشہور ہونیکا ظرف شریر نہین یعنے یہ جسم کے سہارے نہین رہتے جو دونون طرح یعنی دلایل موافق ومخالف سے ثابت نہین ہوسکتے کیا گیان جسم کی صفت ہے اوسکا کاریہ ہونے سے اوسکے روپ وغیرہ کی طرح ایسے ہی اندریون کا گُن ہوسکتا ہے اس شک کو دور کرتے ہین کہ شریر کا کاریہ گیان نہین اسواسطے یہ دلیل نہین بلکہ دلیل کا سایہ ہے جو ناواقف لوگون کو غلطی سے دلیل معلوم ہوتا ہی

(سوال) نہین گیان جسم کا ہی کاریہ ہے کیونکہ جسم کی بغیر کبھی گیان نہین ہوتا

(جواب)

कारणज्ञानात् ॥४॥

(ارتھ) چونکہ جسم کی علت جو خاک آب آتش وغیرہ ہین یا جسم کے اجزا جیسا ہاتھ پانو وغیرہ ہین انمین گیان نہین معلوم ہوتا جو صفت علت مادی مین ہونی ہے وہی معلول مین ہوتی ہے جسم کے کارن یعنی علت مین گیان نہونے سے جسم کی صفت

چیتن شکتی ہے جسطرح گرم جل مین پانی کی خاصیت گرم ہونے سے بیانومان ہوتا ہے کہ گرمی کی بیرونی صفت پانی مین عارضی ہے آگ کے داخل ہونے سے معلوم ہوتی ہو ایسے جسم مین چیتنیا یعنے درک آتما کی موجودگی سے پایا جاتا ہے جن اشیا مین آتما نہین اونمین درک نہین پایا جاتا۔

(سوال) چونکہ آتما سرو ویاپک ہے اسواسطے اوسکے گُن درک وغیرہ ہر ایک شے مین ہونے چاہئین۔

(جواب) آتما دو ہین ایک جسم مین ویاپک ہونے سے جیو آتما دوسرے جگت مین ویاپک ہونے سے پرماتما۔ پرماتما کی کل صفات وغیرہ کے ذاتی ہونیسے کوئی عارضی ہونے سے سب مین ایکسا کام ہو رہا ہے جس سے اوسکے درک کا عوام مین اظہار نہین ہوسکتا لیکن جیو آتما کے ایک جسم مین ویاپک ور پرسے چھن ہونیسے اوسمین عارضی صفات گیان وغیرہ کا دوسرے ذریعون سے ہونا ممکن ہے اسواسطے وشیش چیتن کے گیان وغیرہ حرکات کی یہان بحث ہے۔

(سوال) گھڑے وغیرہ مین بھی لطیف طور پر گیان موجود ہے لیکن ظاہر نہین ہوتا کیونکہ کثیف اشیا ہی ظاہر ہوسکتی ہین۔

(جواب) प्रज्ञानाच ॥ ६॥

(ارتھ) گھڑے وغیرہ مین گیان نہین کیونکہ نہ پرتیکش پرمان سے گھڑے مین گیان پایا جاتا ہے نہ ہی انومان سے اسکا علم ہوتا ہے اوپمان پرمان سے کچھ پتہ ہی نہین لگتا کوئی شبد پرمان بھی ایسا نہین جو گھڑے وغیرہ غیر مدرک اشیا کو مدرک ظاہر کرتا ہو۔

(سوال) کیا پرمانون سے نہ ظاہر ہونے پر کسی چیز کی ہستی کا انکار نہ ہوسکتا ہو نہین کیونکہ بہت سی چیزین ایسی ہوسکتی ہین جسکے ہونے مین کوئی پرمان نہو

(جواب) چونکہ ہر ایک چیز کی ہستی کا ہونا پرمانون ہی سے ظاہر ہوتا ہے جسکی ہستی کو کل پرمان نفی بتلاتے ہین اوسکی ہستی کسیطرح نہین تسلیم ہوسکتی اگر بلا پرمان کے جانے ہوے ہستی کا اقرار کرنے لگین تو خرگوش کے سینگ بانجھ کا لڑکا آکاش کے پھول وغیرہ سب ممتنع الوجود چیزین بھی ممکن ہوجائینگی جس سے جھوٹ سچ کی تمیز ہی جاتی رہیگی اسواسطے جسکی ہستی کا گیان کل پرمانون مین سے کسی سے نہو اوسکی نفی ہی تسلیم کرنی چاہئے۔

(سوال) آنکھ ناک کان وغیرہ اندریون سے آتما کا انومان نہین ہوسکتا کیونکہ کان وغیرہ تو آتما کے کاریہ نہین نہ ہی انکا ذاتا واتم سمبندھ یعنی محیط ومحاطہ کا تعلق ہی ثابت ہے ان دونو تعلقون کے بغیر یہ نہین ثابت ہوتا ہو کہ ایک کے بغیر دوسرا نہین ہوسکتا جبتک یہ تعلق نہو کہ ایک کے بغیر دوسرا نہو سکے تب تک انومان کسطرح ہوسکتا ہے۔

(جواب) अन्यदेवहेतुरित्यनपदेशः ॥७॥

(ارتھ) ہیتو یعنی دلیل جو کسی ہستی کے ثبوت کیلئے دیجاتی ہو وہ اوس چیز سے علیحدہ ہی ہوتی ہے اگر آتما کا محیط ومحاطہ کا تعلق پایا جاتا تو وہ دلیل نہین ہوسکتی کیونکہ ابھی خود ہی ثابت نہین وہ دوسرے کو کیا ثابت کریگی۔

(سوال) جسطرح اگنی جسکا دھوئین کے ساتھ تعلق ہونے سے انومان ہوتا ہے ایسے ہی کان وغیرہ اندریون کا آتما کے ساتھ ۔تورتا واتم) یعنے محیط ومحاطہ کا تعلق ہوسکتا ہے اور نہ ہی اندری آتما کا کاریہ ہین پھر اون سے انومان کسطرح ہوسکتا کیونکہ انومان دو صورتون کے بغیر ہو نہین سکتا۔

(جواب) अर्थान्तरं ह्यर्थान्तरस्यानपदेशः ॥८॥

(ارتھ) جیسے دھوان گھوڑے وغیرہ اشیا سے علیحدہ شئے ہے ایسے ہی اپنے کارن اگنی سے بھی علیحدہ شئے ہے لیکن تو بھی دوسری چیز ہونے پر بھی دھوان گھوڑے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ جسم کی علت ہے نہ معلول ہے صرف ایکساتھ پیدا ہونے سے جسم و کھال مین مقررہ
تعلق ہے نہ کھال کے بغیر جسم نظر آتا نہ جسم کے بغیر کھال۔ دوسرے سمباے کی مثال
یہ ہے۔ جیسے دور سے گاے کے سینگ دیکھکر یا پھولون کی خوشبو کے آنیسے ادنکی
ہستی کا علم ہوتا ہے۔ ایکارتھ سمباے کی مثال سوترکار خود دیتے ہین۔

कार्यं कार्यान्तरस्य ॥१०॥

(ارتھ) جیسے روپ کاریہ دوسرے کاریہ سپرش کا لنگ ہے یعنی جو چیز شکل رکھتی ہے
اوسکو لمس سے معلوم کرسکتے ہین۔ کاریہ دوسرے کاریہ کا لنگ یعنے نشان ہے
یہ صرف نمونہ کے واسطے کہا گیا ہے ورنہ اکاریہ یعنے معلول ہنوا اوسکے مفرد ہونیکا
لنگ ہے یعنی جو پیدا شدہ نہین وہ مفرد ہے مرکب نہین ہر مرکب پیدا شدہ ہے
اب ورودھی یعنی مخالف نشان کا لکشن بھی سوترکار کرتے ہین۔

विरोध्यभूतं भूतस्य ॥११॥

(ارتھ) جو پدارتھ سے پیدا ہوے ہین اگر اوسکا پیدا ہونیوالے پدارتھ سے پتہ
لگے تو ورودھی لنگ یعنے نشان کہلائیگا جہان کاریہ سے کارن کا انومان کیا جاتا ہے
وہان ورودھی لنگ ہوتا ہے جیسے بارش اس بات کو بتلاتی ہے کہ ہوا اور بادل
کا ملاپ ہوا ہے کیونکہ ہوا اور بادل کے ملے بغیر بارش کا ہونا ممکن نہین اس ملک مین
خشک نہین اس سے جو بچے پھرتے ہین جیوؤن کے بے خوف پھرنے کا پتہ ہشک
نشانون کے ہونے سے لگ جاتا ہے ایسے ہی اور بھی وچار لینا چاہئے۔

भूतमभूतस्य ॥१२॥

(ارتھ) مخالف کے موجود ہونے سے جب مخالف کی غصہ وغیرہ کو دیکھکر مخالف
کے ہونیکا انومان کیا جاتا ہے یہ تیسری قسم کا مخالف لنگ یعنی نشان ہے جیسے
سانپ کو زور زور سے پھنکارتے اور جھاڑی کی طرف دیکھتے ہوے معلوم کرکے اسکی

کا پتہ لگتا ہے کہ جھاڑی مین نیولا ہے اس موقعہ پر سانپ کی متذکرہ بالا حالت اوسکے
مخالف نیولے کے جھاڑی مین ہونیکا لنگ یعنے نشان ہے ان تین سوترون مین وردھی
لیتی مخالف نشان کو بتلایا کہ اول بھوت کا بھوت یعنے گذرے ہوے کا موجودہ دوسرے
موقعہ پر موجودہ کا گذرا ہوا تیسرے موقعہ پر گذشتہ کا گذشتہ نشان ہو سکتا ہے۔
(سوال) ان چار قسم کے نشانات کے بتلانے کی کیا ضرورت تھی۔
(جواب)

प्रसिद्धिपूर्वकत्वादपदेशस्य ॥१४॥

(ارتھ) ہیتو یعنے دلیل وہی ہو سکتی ہے جو مشہور اور ظاہری تعلق سے لیگئی ہو
کیونکہ جبتک دیاپتی یعنے سام تعلق کا ہونا ثابت نہو جاوے تب تک ایک کے ہونے
سے دوسرے کے ہونیکا ثبوت نہین مل سکتا اسواسطے ظاہری تعلق یعنی دیاپتی کو دلیل
مانکر ہی انومان ہو سکتا ہے کیونکہ انومان کے پانچ اویو یعنے حصے ہین اول پرتگیا
یعنی دعویٰ۔ دوسرے ہیتو یعنے دلیل دعوے۔ تیسرے درشٹانت یعنی مثال۔ چوتھے
مثال سے نتیجہ۔ پانچوین نگمن یعنے اوس نتیجہ کو دعوے سے ملانا اگر دیاپتی یعنے مقررہ
تعلق سے دلیل دیکر انومان کیا جاویگا تو وہ صحیح ہوگا اگر دیاپتی یعنے مقررہ تعلق کی معلوم
کرنے مین غلطی ہوگی تو اوس دلیل مین غلطی ہو جاویگی جب دلیل غلط ہوگی تو نتیجہ
وغیرہ سب غلط ہو جاوینگے اسواسطے چار قسم کے تعلق مقررہ سے چار قسم کے لنگ یعنے
نشانات بتلائے جنکو دلیل مانکر انومان صحیح ہو سکتا ہے اسواسطے اندریون کے
وشیون کو پرستھ یعنے اوزار مانکر ہی اونسے آتما کی ہستی کا انومان کرنا مقررہ تعلق سے
ثابت ہوتا ہے لیکن جو لوگ جسم سے گیان کا تعلق ظاہر کرتے ہین وہ بالکل غلطی پر
ہین کیونکہ اگر جسم کا خاصہ گیان ہوتا تو موت سشپتی اور بیہوشی وغیرہ ہونا ممکن ہی
نتھا اسوقت تو جیو آتما اور من کے درمیان تموگن کا پردہ آجانے سے اس قسم کے
واقعات ممکن ہو سکتے ہین لیکن جسم کو گیانی ہونے سے یہ ممکن نہین کیونکہ جسم کا

کسی کے ساتھ کرتا اور کرن یعنے اوزار اور فاعل کا تعلق نہین اسواسطے اوسکا گیان
جوکہ ذاتی خاصہ ہے ہمیشہ رہنا چاہیئے اسواسطے کاریہ شریر کے سہارے گیان کو ماننا
غلط ہے۔

(سوال) شریر کے سہارے گیان کے ماننے سے کیا دوش ہوگا۔

(جواب) چونکہ جسم اور گیان کا تعلق ثابت نہین ہوتا مردہ جسم پایا جاتا ہے
لیکن اوسے گیان نہین ہوتا

(سوال) ویاپتی یعنے مقررہ تعلق کیا چیز ہے۔

(جواب) زیر بحث شئے کا جب دلیل کے ساتھ ایسا تعلق ثابت ہو کہ جسکی کسی
حالت مین نفی نہ پائی جاوے تو اوس تعلق کو ویاپتی کہتے ہین۔ جیسے اگنی سے دھوان
پیدا ہوتا ہے بغیر اگنی کے کبھی دھوان نظر نہین آتا ماں باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے
لیکن بغیر ماں باپ کے کسی حالت مین اولاد پیدا نہین ہوتی لیکن یہ کوئی مقررہ قاعدہ
نہین کہ جہان آگ ہو وہان دھوان بھی ضرور ہی ہو یا جہان والدین ہون اولاد کا ہونا
لازمی ہو آگ اور والدین بغیر دھوان اور اولاد کے ملسکتے ہین لیکن دھوان اور اولاد بغیر
آگ اور والدین کے نہین مل سکتے۔

(سوال) اگنی کے بغیر دھوان اکثر نظر آتا ہے جیسے اکثر ریل کا انجن چلا جاتا ہے
اور اوسکے بہت پیچھے دھوان نظر آتا ہے۔

(جواب) اگرچہ ایسا ہوتا ہے لیکن یہ دھوان بغیر آگ کے پیدا نہین ہوا جہان
سے یہ دھوان اوٹھا ہے وہان پر آگ تھی جو دوسری متحرک طاقت کے سبب
وہان سے دور چلی گئی اس مثال سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ بغیر اگنی کے دھوان
پیدا ہوا ہے اسواسطے اگنی اور دھوئین کا تعلق ثابت ہے صرف انجن کی تیز رفتاری
سے فاصلہ ہوگیا ہے اسواسطے دھوئین کو دیکھکر عقل سے سوچ لینے سے پتہ لگ جائیگا کہ

یہان آگ ہو۔ بغیر آگ کے دھوان پیدا نہین اس مقررہ تعلق کا نام دیاپتی ہے۔

(سوال) کیا جولوگ آدھار یعنے جسکے سہارے رہے آویہ جوتے سہاری رہے اس تعلق کو دیاپتی مانتے ہین اونکا ماننا ٹھیک نہین۔

(جواب) جہان شکتی یعنی طاقت سے انومان ہوتا ہے وہان فاعل کے انومان کے واسطے شکتی سے انومان ہوگا وہین پر آدھار اور آدھیہ سے تعلق لیا جاتا ہے اس ویشے مین انکا مت بھی صحیح ہے چونکہ مقررہ دھرم اور دھرمی کا وہی تعلق ہوتا ہے اسواسطے دونون کا مطلب ایک ہی ہے۔

(سوال) دیاپتی یعنی مقررہ تعلق مین کتنی قسم کے دوش یعنی نقص عاید ہوتے ہین جس سے وہ قابل تسلیم نہین سمجھی جاتی۔

अप्रसिद्धोऽनपदेशोऽसन्संदिग्धश्चानपदेशः ॥२५॥

(ارتھ) دیاپتی یعنی موجودہ تعلق کے خلاف جو دلیل ہوگی وہ ہیتوابھاس کہلائیگی اول تو جہان دیاپتی یعنی تعلق مقررہ اپرسدہ ہو یعنے پرتیکش طور پر نظر نہ آتا ہو تو ایسے ہیتو کو ہیتوابھاس کہینگے۔ مقررہ تعلق کا ثبوت پرتیکش دیکھنے سے ہی ہوسکتا ہے جہان دیاپتی پرتیکش سے حاصل نہو وہ ناقص کہلائیگا چونکہ پرتیکش کے خلاف ہی دیاپتی سب سے زیادہ غلط ثابت ہوتی ہے اسواسطے اوسکو دلیل کے خلاف تبلایا دوسرے جہان دیاپتی ہو ہی نہین جیسے اسمبھو کہتے ہین وہ ناقص ہے اوس جگہہ بھی دلیل ہیتو نہین کہلائیگی بلکہ ہیتوابھاس ہی سمجھی جائیگی۔ تیسرے جہان دیاپتی یعنے تعلق مقررہ شکیہ ہو اوس سے حاصل شدہ دلیل بھی دلیل نہین کہلا سکتی۔

(سوال) اپرسدہ کسے کہتے ہین۔

(جواب) جسمین تعلق ثابت نہو یا تعلق کے خلاف ثابت ہوا سے اپرسدہ کہتے ہین

(سوال) است کسے کہتے ہین۔
(جواب) جو دلیل دعوی مین موجود نہو یا دعوے کی صفت نہو اوس تعلق کو است کہتے ہین۔
(سوال) سند گرہ یعنے شکیہ تعلق کسے کہتے ہین۔
(جواب) جب دعوے زیر بحث مین مایہ بحث کی نفی و اثبات کا پایا جانا ظاہر ہو یعنے مایہ بحث کی ہستی و نفی کا علم یقین نہو بلکہ شک ہو ایسے تعلق کو شکیہ کہتے ہین۔
(سوال) یہ نقص کن اسباب سے ہوتے ہین۔
(جواب) اپرسدہ تو پرتیکش کے خلاف سے ہوتا ہے دوسرے است تعلق کبھی تو ذاتی سروپ کی نفی ہونے پر اور کبھی مایہ بحث کو ثابت کرنیکی خواہش کے نہونے کے سبب ہوتا ہے۔ تیسرا شکیہ تعلق کبھی تو عام صفات کو معلوم کرنے سے کبھی خاص صفات کا وچار کرنے سے اور کبھی زیر بحث مین مایہ بحث کی ہستی و نفی کا ہونا خیال کرنے سے یہ نقص عاید ہوتے ہین۔
(سوال) ہیتوابہاس کو مثالون سے ظاہر کرو۔
جواب یस्माद्विषाणी तस्मादश्वः ॥१६॥
(ارتھ) چونکہ اسکے سینگ ہین اسواسطے یہ گھوڑا ہے۔ گھوڑے کے واسطے سینگ والے ہونیکی دلیل اپرسدہ یعنے پرتیکش کے خلاف ہونے سے ہیتوابہاس ہے کیونکہ دلیل وہ چاہیئے تھی جو پرتیکش سے تعلق معلوم کرکے دیجا وے اب کسی گھوڑے کے سینگ ہوتے ہی نہین اسلئے سینگ والا ہونے سے گھوڑا ہی بالکل پرتیکش کے خلاف ہے۔ گھوڑے کی ہستی جو ثابت کرتی ہے اوسکے ساتھ سینگ کا تعلق کسی پرمان سے کبھی ثابت ہی نہین ہوا۔ اسواسطے اس موقعہ پر ہر قسم کا ہیتوابہاس پایا جاتا ہے اس تعلق کا زیر بحث مین ناممکن ہونا لکشن کے اسمبھو دوش مین خیال صرف

اسلئے گیان سے ہی کیا جاتا ہے۔

(سوال) وہ دلیل جو زیر بحث کو چھوڑکر دوسروں مین بھی چلے اسکی مثال دو

(جواب)

यस्माद्विषाणी तस्माद्गौरिति चानैकान्तिकस्योदाहरणम् ॥१७॥

(ارتھ) چونکہ سینگ والی ہے اسواسطے یہ گائے ہے یہ اتی ویاپت یعنے ایک کو چھوڑکر اور مین بھی رہنے والی ہیتو یعنے دلیل کی مثال ہے۔ کیونکہ سینگ والے اور بھی بہت سے جانور ہین اس دلیل سے بھینس بکری وغیرہ کل سینگ والے جانور گائے ماننے پڑینگے جو دلیل یا صفت مابہ بحث کو چھوڑکر اورون مین بھی چلی جاوے وہ انیکانتک یعنے دوسری ہین چلی جانے والی کہلاتی ہے ایسی دلیل مابہ بحث کو ثابت نہین کر سکتی اسواسطے جو گائے کے ہونے مین سینگ والی ہونیکی دلیل دی یہ گائے کو ثابت نہین کرتی اسواسطے غلط دلیل ہونے سے ہیتوابھاس ہی کہلائیگی

(سوال) ہیتوابھاس یعنے غلط دلیل کتنی قسم کی ہوتی ہے۔

(جواب) پانچ قسم کے ہیتوابھاس ہوتے ہین۔

(سوال) پانچ قسم کے ہیتوابھاس کونسے ہین۔

(جواب) انیکانتک جو زیر بحث کو چھوڑکر اورین بھی پائی جاوے۔ وِرُودھ جو سدھانت کے خلاف ہو۔ پرکرن سم۔ سادھیہ سم۔ کالاتیت۔ یہ پانچ قسم کے ہیتوابھاس ہین انکی زیادہ بحث نیائے درشن کی پہلی ادھیائے مین لکھ چکے ہین۔

سوال ہیتو یعنے دلیل کتنی قسم کی ہوتی ہین۔

(جواب) ایک کیولانونی جو کل زیر بحث مین ایک سا پایا جاوے کہین اختلاف نہو دوسرے کیول وتریکی جو بالکل زیر بحث سے علیحدہ اور اوسکا خلاف ہو تیسرے انوے وتریکی جو کسی جز مین تو ملتا ہو اور کسی جز مین علیحدہ ہو یہ تیسری قسم کا

ہیتوابھاس ہوجاتا ہی پہلی دو مین تو مخالف دلیل کا ہونا ممکن ہی نہین اسواسطے وہ ہیتوابھاس نہین ہوسکتی۔ یہ پانچ قسم کے ہیتوابھاس اور ناموں سے بھی نامزد کئے جاتے ہین ستیہ کا نام تو پہلے سوتر مین اچکا ہے یعنی اپرسدہ۔ است اور سندگدہ یعنے پرتیکش کے خلاف اور نفی و شکیہ لیکن سوتر مین چہ شبد کے ہونے سے دو اور کا بھی اظہار ہوتا ہے یعنی ایک تو اسدہ جو خود ثابت نہو دوسرے بادہ جو مخالف ہو۔ اسواسطے انیکانیک یعنی جو دلیل زیر بحث کو چھوڑ کر اور مین بھی پائی جاوے دو قسم کی ہی ایک سادھارن یعنے عام دوسرا اسادھارن یعنی خاص سادھارن کا ذکر تو سوتر مین آگیا ہے یعنی سینگ والی ہونا جو گرگو کیواسطے دلیل ہی یہ عام طور پر گائے کو چھوڑ کر اور جانورون مین پائی جاتی ہی لیکن جو دلیل یقیناً دعوی مین نہو اور دعوے سے خلاف مین بھی نہو اُسکو اسادھارن یعنی خاص کہتے ہین جیسے کہا جاوے کہ اکاش نتیہ ہی اس دعوے کی ثبوت مین یہ دلیل پیش کیجاوے کہ شبد کا مخزن ہونے سے اس جگہہ پر شبد کا مخزن پرمانو وغیرہ نتیہ اشیا ہین یا گھڑا وغیرہ انتیہ انشیا راسکا پتہ نہین لگتا اسواسطے یہ اسادھارن انیکانتک ہیتوابھاس یعنے خلاف دلیل ہی۔

سوال) وِرُودہ ہیتوابھاس کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو دلیل دعوی کے متضاد ہو اوسکو بجائے ثابت کرنیکے اوسکی تردید کرے وہ وِرُودہ ہیتوابھاس کہلاتی ہے جیسے کہا جاوے کہ شبد نتیہ یعنی واجب الوجود ہی اس دعوے کی دلیل یہ دیجاوے کہ پیدا شدہ ہونے سے۔ کیونکہ اس دلیل سے شبد کا واجب الوجود ہونا رد ہوجاتا ہے اسواسطے یہ مخالف دلیل ہی۔

سوال) سندگدہ یا پرکرن سم کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو دلیل دعوے کی ثبوت مین پیش کیجاوے لیکن اوس سے دعوی کا منفی و مثبت ہونا دونوں یقین نہون تو وہ پرکرن سم یعنے دعوی کی موافق قابل بحث ہونے سے ہیتوابھاس کہلائیگی اسکو سب پرتی پکش بھی کہتے ہین۔ جیسے شبد نتیہ یعنی واجب الوجود ہے اس سبب سے انتیہ کا

کا گن ہے اسکے مخالف مین دلیل پیش ہو سکتی ہے کہ شبد انیتیہ ہے گھڑے وغیرہ کی طرح
پیدا شدہ ہو مطلب یہ ہے کہ گھڑے وغیرہ کی طرح سے پیدا شدہ ہونے سے شبد کی انیتیہ ہونیکا
شک ہوتا ہے کہ آیا شبد نتیہ ہے یا انیتیہ ہے۔

(سوال) سادھیہ سم یا اسدھ ہیتوابھاس کسے کہتے ہین۔

جواب جو دلیل دعوے کیطرح خود اپنی ہستی کیواسطے ثبوت کی محتاج ہو یعنی مسلم
نہو وہ سادھیہ سم یا اسدھ دلیل کہلائیگی کیونکہ دعوے کیطرح خود ثبوت کی محتاج ہو
مثلاً کہا جاوے کہ سایہ دربیہ یعنی جوہر ہے متحرک ہونے سے سایہ کا متحرک ہونا خود ثبوت
کا محتاج ہے اس حرکت سے سایہ کا دربیہ ہونا ثابت ہو جب یہہ خود ثابت ہو جاوے۔

(سوال) اسدھ یا سادھیہ سم ہیتوابھاس ایک قسم کا ہے یا اوسکے بھی بھید ہین۔

(جواب) اسدھ تین قسم کا اسدھ ہیتوابھاس ہے۔ ایک سروپ سے اسدھ۔ دوسرا آشرے سے
اسدھ۔ تیسرے ویاپیتو سے اسدھ چونکہ انکی زیادہ بحث سے عوام کا فایدہ نہین نکل سکتا
اسواسطے اسکو یہین پر ختم کرتے ہین ورنہ اسہی ایک سوتر کی بحث مین ایک کتاب ہو سکتی ہے

(سوال) ہیتوابھاس کی بحث کرنے سے کیا پھل ہوا۔

(جواب)

आत्मेन्द्रियार्थसन्निकर्षाद्यन्निष्पद्यते तदन्यत् ॥१८॥

(ارتھ) آتما اور اندری اور ارتھ کے تعلق جو گیان پیدا ہوتا ہے وہ ہیتوابھاسون سے
علیحدہ ہے یعنی اندری اور ارتھ کے تعلق کو جو آتما کا لنگ کہا گیا ہے وہ اپرسدھ ورودھ
اور انیکانتک سے علیحدہ ہے یعنی وہ دلیل کامل ہے ناقص نہین ہیتوابھاس دلیل ناقص کو کہتے ہین

سوال، یہ گیان آتما کے ہونیکا نشان کیون مانا جاوے۔

جواب، آتما کی عدم موجودگی مین نہونے سے جیسے مرنیکی بعد شریر مین گیان نہین رہتا
یا جڑھ اشیا مین گیان کا ہونا نہین پایا جاتا دوسرے یہہ گیان دو طرح سے آتما کی ہستی
کو ظاہر کرتا اور اول یہ کہ گیان گن یعنے عرض ہے جو بغیر کسی دربیہ یعنی جوہر کے ہو نہین سکتا مگر دھرم مین

نربنت ، رغبت کی حالت مین نہ سے اوسکا آشرے جسم کو تسلیم نہین کر سکتے اسواسطے
کسی جسم سے علیحدہ درشیہ کا کن گیان ہی بس جسم سے علیحدہ گیان کا آشرے آتما ہی ہے
دوسرے اس خیال سے بھی کہ جسکو پہلے دیکھا تھا اوسکو مین جانتا ہون یعنی گیان اور
جاننے والا بھی جسم سے علیحدہ ظاہر ہوتا ہے اسواسطے فعل اور گیان دو ہی آتما کے لنگ
ہین یعنے گیان اور پرتن ہی سے آتما کی ہستی ظاہر ہوتی ہے اکیلا گیان پرماتما میں ہو سکتا
ہے کیونکہ وہ سرب دیاپک ہونے سے حرکت سے مبرا ہے اکیلا کرم سورج چاند اور بہت سی
مادی اشیا میں موجود ہے جیسے گیان کے موافق کرم ہی آتما کی ہستی کا نشان ہے۔

प्रवृत्तिनिवृत्ती च प्रत्यगात्मनि दृष्टे परत्र लिङ्गम् ॥१९॥

(ارتھ) اپنی خواہش اور نفرت کے موافق کسی چیز کے حاصل کرنے مین لگنا اور کسی کو چھوڑنے
سے جیسے اپنی ہستی کا انومان ہوتا ہے ایسے دوسرے لوگون کے کام دیکھکر اونکا کسی کام مین
لگنا اور اوسکو چھوڑنا محسوس کرکے دوسرون مین بھی آتما کے ہونیکا انومان ہوتا ہے۔
(سوال) چمک پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس سے انومان ہوتا ہے کہ اوسمین
آتما ہے اگر ہوا دستاین گیان نہین تو کسطرح اور چیز کو نہین کھینچتا صرف لوہے کو کھینچتا ہے
(جواب) چمک پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن اوسکو ہٹا نہین سکتا
اسواسطے آتما کا ہونا ثابت نہین اگر پرورتی کے ساتھ نورتی کا ثبوت ملتا تب اوسمین
آتما کی ہستی کا انومان ہوتا اسواسطے کرتا سوتنتر مانا ہے جسمین کرنا نکرنا اور الٹا کرنا
پایا جاوے اوسمین آتما ہوتا ہے باقی کریا پرماتما کے نیمون سے ہوتی ہے۔

وشیشک درشن تیسری ادھیاے کا اُردو ترجمہ کا پہلا آہنک
ختم ہوا

ویشیشک درشن ادھیاسے

آہنگ دوسرا

سوال) کیا اندریون کے ساتھ آتما کا تعلق ہونیسے گیان ہوجاتا ہی۔

جواب) प्रात्मेन्द्रियार्थसन्निकर्षे ज्ञानस्य भावोऽभावश्चम
नसोलिङ्गम ॥१॥

(ا، سمجھ) آتما کی موجودگی مین اندریون کے ساتھ آتما کا تعلق ہونیسے گیان کا ہونا اور نہونا
من کا لنگ یعنے نشان ہے یعنے جب اندری کے ساتھ من ملتا ہوا ور من آتما سے ملتا ہے
اور اندری چیز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے تب آتما کو گیان ہوتا ہی اگر من کا اندری سے ملنا
نہو تو گیان نہین ہوتا۔ جیسے اکثر کہتے بھی ہین کہ میرا من اور طرف تھا اسوجہ سے مجھے
تمھاری بات سمجھ مین نہین آئی یا من نے اوسکو جاتے ہوے نہین دیکھا۔

(سوال) من چیز کیا ہے۔

(جواب) من انتہ کرن یعنی اندرونی اوزار ہی اگر آتما کو فوٹوگرافر اور اس جسم کو
کیمرا فرض کر لیا جاوے تو وہ شیشہ جسکے ذریعہ سے عکس اندر داخل ہوتا ہی اندری
ہین اور جس شیشہ پر عکس اوترتا ہے وہ من ہے اگر اندری نہون تو عکس ہی نہین
پڑیگا اگر من نہو تو اندری پر عکس اولٹا پڑا ہے اوس سے کسی قسم کا گیان نہین ہوگا
بلکہ جب وہ عکس من پر جا کر سیدھا ہوگا تو جیوآتما کو اوسکا گیان ہوگا اسواسطے من کو اندر
کا اوزار خیال کر دوسرے ثبوت دیکھ کے معلوم کرینگا اوزار بھی من ہی ہے

سوال) من انو یعنے لطیف ہے یا سارے شریر مین رہنے والا ہے۔

(جواب) اگر من سارے جسم مین رہنے والا ہوتا تو اوسکا کل اندریون کے ساتھ ایک ساتھ

تعلق ہوتا جس سے آتما اور اندری کے تعلق گیان کا ہونا لازمی ہو جاتا کسی حالت مین بھی گیان کا ہونا ممکن ہی نہ تھا اسواسطے من انو ہے اور وہ شریر کے ردہی تھان مین رہتا ہے

(سوال) من بھوتک یعنی مادی ہے یا غیر مادی۔

(جواب) من مادی ہے لیکن اوسکی دو حالت ہین ایک نتیہ دوسری انتیہ یہان نتیہ سے مراد انادی جنم یعنے بندھن کے آغاز سے لیکر موکش تک رہنے والا ہے واجب الوجود یعنے پیدایش سے مبرا نہین دوسرے جو خوراک سے بنتا ہے اسکی مکمل بحث کی یہان گنجایش نہین لیکن اتنا خیال رکھ لینا چاہیئے کہ من وہ تھیلی ہی جسمین جیو اتما کے کرمون کے سنسکار اور گیان عکس بطور بھی کھاتہ کے موجود رہتے ہین جبتک من رہتا ہے تب ہی تک تنکے علم اور کرمون کے سنسکار رہ سکتے ہین اور جہان من ناش ہوا جھٹ کرمون کے سلسلہ کا خاتمہ ہوا۔

(سوال) اگرچہ من انو ہے لیکن اوزار ہونیکے سبب اوس سے ایک وقت مین دو اندریون کے وشیون کا علم نہین ہوتا۔

(جواب) اگر من وبھو مانا جاوے تو اوسکی شکتی ایک سی ہر جگہ پر ماننی پڑیگی اوس حالت مین سب اندریون کے وشیون کا گیان ایک ساتھ ہونا تسلیم کرنا ہوگا یہہ بات بلا کسی سبب کے ممکن ہی نہین کہ ایک جگہ پر من کی شکتی کام کرے دوسری جگہ پر نہ کرے۔

(سوال) جب ہم کسی چیز کو کھاتے ہین تو اوسکے روپ رس اور بو کا ایک ساتھ گیان ہو جاتا ہی

(جواب) یہ خیال بھرم سے پیدا ہوا ہے کہ ایک ساتھ گیان بلکہ من کی تیز رفتاری سے سلسلہ وار ہی گیان ہوتا پہلے روپ کا پھر بو کا بعد مین رس کا جو لوگ من کی تیز رفتاری اور ایک ہی وقت کی اصلیت کو نہین سمجھ سکتے اونکو اس قسم کا وہم ہوتا ہے۔

(سوال) جبکہ اندریون سے سب گنون کا گیان ہو سکتا ہی تو من کے ماننے کی کیا ضرورت

(جواب) سُکھ دُکھ وغیرہ کا گیان کسی اندری سے نہین ہوتا اسواسطے ان گنون کے جاننے کے واسطے جیو آتما کو کسی اوزار کی ضرورت ہے اور وہ اوزا من ہے۔

तस्य द्रव्यत्वनित्यत्वे वायुना व्याख्याते ॥२॥

(ارتھ) جسطرح ہوا نتیہ ہے ایسے ہی من بھی نتیہ ہے اور گنون والا ہونے سے دربیہ ہونا بھی ثابت ہی ہے۔

(سوال) سُکھ دُکھ کے معلوم حاصل کرنیکا اوزار من ہے اور وہ دربیہ ہے یہ مسلمہ نہین بلکہ قابل ثبوت ہے کیونکہ کریا یعنے فعل بھی سکھ دُکھ کے حاصل کرنیکا سبب ہو سکتا ہے روپ کے معلوم ہونیکی طرح اور جو ایک کال مین دو گیانون کا نہونا من کا نشان بتلایا تو وہ سکے اوزار ہونے سے اوسکا نتیہ ہونا اور دربیہ یعنے جوہر ہونے مین کیا ثبوت ہے

(جواب) جسطرح پرمانو روپ ہوا گن والی ہونے سے نتیہ ہے اور اوسمین کریا بھی پائی جاتی ہے اس سے گن اور کریا ہونے سے دربیہ کہلاتی ہے ایسے ہی ایک کال مین دو اشیاء کا گیان نہونے سے جس من کا انومان ہوتا ہے وہ بھی گن والا ہونے سے دربیہ ہے اوسکا اندری کے ساتھ تعلق کے بغیر گیان کی پیدائش کا سبب ہونا ثابت نہین ہوتا جس سے گن والا نہ مانکر کریا یعنے فعل تسلیم کیا جاوے کیونکہ دربیہ کا دربیہ کے ساتھ ہی سنیوگ یعنے ملاپ ہوتا ہے دربیہ کا کریہ کے ساتھ سنیوگ نہین ہو سکتا اسواسطے سکھ دُکھ کے گیان کا سبب ہونے سے من کا دربیہ ہونا ثابت ہے روپ وغیرہ کے گیان کے سادھن آنکھ وغیرہ کی طرح اور کسی کے اثر سے نہونے سے اوسکا نتیہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

(سوال) سانکھ شاستر مین من کو کاریہ مانا ہے اور اپنشد ون مین بھی من کو کاریہ ہی مانا ہے پھر من کو نتیہ ماننے سے اونکے ساتھ اختلاف ہونے سے دونون کا پرمان نہین رہیگا۔

کام کرنا یعنے کرنا۔ نکرنا اولٹا کرنا یہ کام نہ تو درختون مین پایا جاتا ہی نہ ہی انجن مین
موجود ہے اگرچہ انجن ڈرایور کے ہونے پر چل سکتا ہے لیکن چلا ئیگا۔ اوسکا اولٹا چلنا
اور کھڑے ہوجانا آگے چلنا یہ ڈرایور کی ہستی کو تبلانے والے نشانات ہین اسواسطے جسمین
گیان کے موافق تین قسم کے کام ہوتے ہین وہی آتما تسلیم کرنا چاہئے اور دوسری
اندریون کے حرکات بھی یعنی دیکھنا سننا۔ سونگھنا وغیرہ بھی آتما کی ہستی کا اظہار
کرتے ہین کیونکہ اگر اندریون سے علیحدہ کوئی آتما نہوتا تو اندریون کے ہونے سے بھی گیان
اور کرم نہوتا کیونکہ اندریان کرن یعنی اوزار ہین کرتا کے بغیر اوزار کچھ کام نہین کرسکتے
اوزارون کے کام سے بھی کرتا یعنے کام کرنیوالے کا پتہ لگ جاتا ہے مثلاً ایک لکڑی
چری ہوی ہے ہمارے پاس ہے ایک آری موجود ہے آری اور لکڑی چری ہوئی دیکھنے سے صاف
اذعان ہوتا ہے کہ کسی چیرنے والے نے اس آری کے ذریعہ سے لکڑیون کو چیرا ہے ایسے
ہی اندریون کے کام آتما کی ہستی کا نشان دیتے ہین۔ سکھ دکھ سے بھی جیو آتما کی ہستی
کا پتہ لگتا ہے کہ کوئی ایسی چیز ہے جو اپنے موافق اور مخالف سے سکھ دکھ محسوس کرتی ہے
کیونکہ دکھ سکھ دو متضاد صفات ہین جنکا کسی مادی شے سے ہونا ممکن ہی نہین کیونکہ تمام
کسی چیز مین ہم دو متضاد طاقتون کو نہین دیکھتے اسواسطے اجتماع ضدین محال سمجھا جاتا
اسواسطے ان دونون متضاد صفات کو مختلف اوقات مین حاصل کرنیوالے طاقت
جسکی یہ ذاتی صفات ہین جو اُنکے مخزنون سے اسے حاصل کرتی ہے ضرور ہی تسلیم
کرنی پڑیگی۔ اچھا یعنے موافق اشیا کے حاصل کرنیکی خواہش اور دویش یعنے
مخالف اور مضر اشیا کو دور کرنیکی خواہش یا یہ سمجھ کہ سکھ کے حاصل کرنے اور دکھ
کے دور کرنیکا خیال یہ بھی جیو آتما کی ہستی کے نشانات ہین۔ کیونکہ اچھا اور دویش
بھی دو متضاد صفات ہین انکا کسی مادی شے مین پایا جانا ممکن ہی نہین اور پریتن
یعنے گیان کے موافق حرکت دنیا بھی جیو آتما کی ہستی کا نشان ہے۔

آنکھ سے علاوہ صرف آتما ہی ست خاک میں ہے یہ ان میں اگر خاک میں گیان ہوتا تو کل
چیزیں مدرک یعنی گیان والی ہوتیں گیان سے خالی کوئی نہ ہوتی اگر پانی میں گیان ہوتا
تو بھی ایسا ہی ہوتا ایسے آگ ہوا آکاش دشا میں خیال کر لینا چاہیے من گیان حاصل
اور ذریعہ گیان کے رہنے کی جگہ نہیں جبکہ آنکھ وغیرہ میں گیان ماننے سے پچکیں کے
ذات معلوم ہوتا ہے تو اس سے انومان ہوتا ہے کہ گیان آتما کا گن ہے۔

(سوال) آتما کا دربیہ اور نتیہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

جواب

तस्य द्रव्यत्वनित्यत्वे वायुना व्याख्याते ॥५॥

(ارتھ) جسطرح ہوا کی پرمانو روپ حالت سے اوسکا گن والا ہونے سے دربیہ یعنے جوہر
اور نتیہ ہونا ثابت ہوتا ہے ایسے ہی آتما بھی دربیہ اور نتیہ ہے۔

(سوال) آتما کے گن کیا ہیں جس سے دربیہ کہا جاوے۔

(جواب) سکھ دکھ اچھا دویش اور گیان اور پریتن وغیرہ۔

(سوال) اگر دکھ سکھ کو آتما کا گن مانا جاوے تو ہمیشہ دکھ کا رہنا تسلیم کرنا پڑیگا
کیونکہ گن یعنی صفت اور گنی یعنے موصوف کا تعلق سمبندھ یعنے ہمیشہ رہنے والا
تعلق ہوتا ہے اس سے دکھ کا ناش جو مکتی ہے وہ کبھی ہو ہی نہیں سکتی اور سکھ
کے نتیہ ہونے سے اوسکا ابھاو نہیں ہو سکتا اس سے بندھن کبھی نہیں ہو سکتا
ایسے ہی اچھا اور دویش دو متضاد صفات ایک ساتھ بھی نہیں رہ سکتیں اگر ایک ساتھ رہنا
تسلیم کیا جاوے تو ان کا آپس کا اختلاف نہیں رہنا چاہیے کیونکہ جب دو مخالف یعنی چیزیں رہتی ہیں جبکہ
دونوں پائی جاویں دونوں ضد نہیں لیکن انکا ضدین ہونا مسلمہ ہے جس وقت جیو آتما
کو محسوس کریگا اسوقت دکھ کو محسوس نہیں کر سکتا دوسرا سوال یہہ پیدا ہوگا کہ جیو کا سوبھاؤ
کیا ہے یا نیمتک (جواب) سکھ دکھ اور اچھا دویش چار جو آتما کے سوبھاوک گن یعنے ذاتی خاصہ
نہیں بلکہ نیمتک گن یعنی عارضی ہیں جو اشیا کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں اگر آتما کے انکول

یعنی موافق اشیا ملتی ہیں تو سکھ پیدا ہوتا ہے اگر مخالف اشیا سے تعلق پیدا ہو تو دکھ محسوس
ہوتا ہے اس دکھ سکھ کا محسوس آتما کے موافق و مخالف اشیا کے تعلق پر منحصر ہے ایسے
ہی موافق اشیا کو دیکھکر اونکے حاصل کرنیکی خواہش ہوتی ہے اور مخالف اشیا کو دیکھکر
اونکو ناش کرنیکا خیال پیدا ہوتا ہے گیان دو قسم کا ہے ایک سوبھاوک جو جیو آتما کا
ذاتی خاصہ ہے اور دوسرا نیمتک جو کرن یعنی اوزاروں کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے
یعنے من اندری اور آتما کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔

(سوال) جب یہ گن عارضی صفات ہیں تو اونسے آتما کا دربیہ ہونا کسطرح ثابت ہوگا

(جواب) ہر چیز کے دربیہ ہونیکا ثبوت کریا یعنی حرکت اور گن یعنی صفات سے ہوتا ہے
جیو آتما میں سکھ دکھ وغیرہ کے حاصل کرنیکی طاقت ہے اور اچھا وغیرہ کو کرنیکی شکتی ہے
اگرچہ یہ گن من کے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں تو بھی حرکت آتما کی تعلق سے پیدا
ہوتی ہے جیسے چمک پتھر کے نزدیک ہونے سے لوہے میں حرکت ہوتی ہے لوہے کی
حرکت بلا کسی سبب کے چمبک کی ہستی کا ثبوت ہوتی ہے۔

(سوال) آتما کا نتیہ ہونا کسطرح ہو سکتا ہے کیونکہ شریر کے ابھاو میں آتما کا ہونا
ثابت نہیں ہوتا اسواسطے شریر کے ساتھ ہی آتما پیدا ہوتا ہے اور شریر کے ساتھ ہی
ناش ہو جاتا ہے۔

(جواب) اگر ایسا مانا جاوے تو سب جیوؤں کی آتما کو ایک گیان ہونا چاہیے کیونکہ
موجودہ حالت میں تو پورب جنم کے سنسکاروں کی کمی بیشی سے گیان کی بیشی ممکن ہے لیکن جب سب
آتما نئی پیدا ہوئی ہیں تو سوال یہ ہوگا کہ انکے گیان میں کمی بیشی کسطرح ہوئی اگر کہو کہ جسم یا دہی کے
پیدا ہونے [illegible] فرق ہونے سے انکے گیان میں فرق ہو جاویگا تو اس حالت میں جسم کو مادی شے و پیدا شدہ
ثابت کرنا [illegible] جب تک [illegible] گنوں کا ہونا ثابت ہو
[illegible] تسلیم نہیں ہو سکتا یہ ثابت ہو چکا کہ کارن کی صفات کے موافق ہی کاریہ

مین صفات ربا کرتی ہین-

پورب پکش यज्ञदत्त इति सन्निकर्षे प्रत्यक्षाभावाद्दृष्टं लिङ्गं न विद्यते ॥ ६॥

(ارتھ) یہ یکیہ دت ہو اگر تعلق کے ہونے پر ایسا خیال کیا جاوے تو وہان آتما دکھایا نہین جاتا یعنے آتما کا پرتیکش پرمان سے گیان نہین ہوتا اور نہ ہی پرتیکش کی نہونے پر ظاہری تعلق سے ثابت شدہ کوئی نشان ہے جیسے آگ اور دھوئین کی تعلق کو پرتیکش پرمان سے معلوم کرکے دھوئین کی موجودگی کو آگ کی موجودگی کا نشان سمجھتے ہین ایسے ہی آتما کے پرتیکش نہونے سے اُسکا نشان قایم نہین ہوسکتا اسواسطے آتما کی ہستی کو ثابت کرنیوالا کوئی نشان نہین جس سے انومان کیا جاوے پرتیکش اور انومان پرمان سے آتما کی ہستی ثابت نہونے سے اوسکی ہستی کا ماننا صحیح نہین ہوسکتا-

دوسرا پورب پکش सामान्यतोदृष्टाच्चाविशेषः ॥७॥

(ارتھ) اگر کہو کہ پرتیکش سے تعلق کے ثابت نہوتے پر بھی عام طور پر اندریون کا آتما کی موجودگی مین ہونا نشان ہوجاویگا تو ویسے انومان ہو ہی نہین سکتا کیونکہ انومان پرتیکش سے ویاپتی یعنے تعلق کو معلوم کرکے ہوا کرتا ہے جہان تعلق ثابت ہی نہو وہان انومان کسطرح ہوسکتا ہے- کیونکہ اچھا دویش اور سکھ دکھ وغیرہ آٹھ دریون کے سہارے نہین رہتے اس سے انومان ہوتا ہے ایسا کہنا بھی صحیح نہین کیونکہ اس سے آتما کی ہستی ثابت نہین ہوتی بلکہ شک ہی کہ یہ کسکے سہارے رہتے ہین یعنے یہ من کے سہارے رہتے ہین یا آتما کے یا کسی اور کے اس سے یہ علم یقینی نہین ہوتا کہ اندریون سے علیحدہ کوئی آتما ہے (سوال) جب انومان اور پرتیکش سے نہین جانا جاتا تو آتما کی ہستی کا ثبوت کیا ہو جس سے لوگون نے آتما کے ہونیکو مانا ہوا ہے-

तस्मादागमिकः ॥ ८॥

(ارتھ) آتما کی ہستی اوپنشد وغیرہ سب شاسترون سے ہی سدّھ ہوتی ہے
جو لوگ آتما کی ہستی کو مانتے ہین اونھون نے شاستر ہی سے اس بات کو جانا ہے
بہت جگہ دکھلایا ہے کہ یہ آتما جاننے لایق ہے اسواسطے اوسکو شاسترون سے
سنو یعنے اسکی صفات کو معلوم کرو پھر اوسکو منن کرو یعنے دل سے وچارو کہ جو تعریف
آتما کی شاسترون نے تبلائی ہے وہ ہمارے جسم مین ہو سکتی ہے یا جسم سے علیحدہ کوئی
طاقت موجود ہے جب یقین ہو جاوے کہ آتما جسم سے علیحدہ ہے تب اوسکو دل مین
قایم رکھو۔ اس قسم کے پرمانون سے ثابت ہوتا ہے۔

अहमिति शब्दस्य व्यतिरेकान्नागमिकम् ॥६॥

(ارتھ) پہلے تین سوترون مین پورب پکشی یعنے سایل کے سوالون کو رکھکر اب
سدھانتی یعنے وشیشک درشن کے مصنف اوسکا جواب دیتے ہین آتما مین صرف
شاستر ہی پرمان ہے اور کوئی پرمان نہین یہ بات صحیح نہین کیونکہ مین ہون اس لفظ کے
معنون کی ہستی کا علم ہوتا ہے جس سے انومان ہوتا ہے کہ آتما ہے کیونکہ مین ہون
اس لفظ کے کہنے سے جسکے ہونیکا اقرار کیا جاتا ہے وہ چیز ضرور ہے اور وہ اپنے آپکو
زمین وغیرہ سے علیحدہ سمجھتا ہے اس سے مین لفظ سے جسکا اظہار ہوتا ہے وہ عنصرون
سے علیحدہ ہے کیونکہ کبھی یہ خیال نہین ہوتا کہ مین زمین ہون یا پانی ہون یا آگ ہون
یا ہوا ہون یا آکاش یعنے خلا ہون یا کال یعنی وقت ہون یا دشا یعنے سمت ہون یا من ہون
(سوال) اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ یہ گیان جسم مین ہوتا ہے۔
(جواب) تو ایسا ہر ایک جسم مین ہو سکتا ہے یعنے دوسرے کے جسم کو بھی مین ہون
ایسا خیال کر سکتے ہین لیکن دوسرے جسم کو مین کہنے سے کل کہنا ہی بگڑ جائیگا کیونکہ
یہ مین دوسرے لوگون سے علیحدہ کرتا ہے جسکو ہمیشہ متکلم اپنی ذات کے واسطے استعمال
کرتا ہے اگر مین ہر ایک جسم کے واسطے استعمال ہوگا تو متکلم مخاطب اور غایب کی تفریق ہی نہ ہوگی

(جواب) اگر ہر ایک جسم اپنے کو مین کہ سکتا ہے تو میرا جسم درد کرتا ہے یہ گیان غلط ہوگا لیکن ایسا ہر وقت استعمال ہوتا ہے جسمین کسی قسم کا دوش بھی نہین معلوم ہوتا اسواسطے اپنے جسم کے واسطے مین کا لفظ استعمال نہین ہوتا بلکہ میرے کا لفظ استعمال ہوتا ہے اسواسطے جبکہ یہ لفظ آتما دریون کی ہستی کو ظاہر نہین کرتا تو باقی جو دان ہے اسیکے واسطے یہ لفظ کہا جاتا ہے اسواسطے مین اس لفظ کے کہنے سے آتما کے ہونیکا انومان ہوتا ہے۔

(سوال) یہ انومان سامانیہ تو درشٹ ہے جسمین دوش کا ہونا ممکن ہے اسواسطے اس سے آتما کا ہونا ثابت نہین ہوتا۔

(جواب) جبکہ من کے تعلق سے آتما کا گیان ہوتا ہے جس سے آتما ہی کہ مین سکھی ہون مین دکھی ہون اس سے سکھ دکھ کا اڈبھو کرنیوالا آتما ظاہر ہوتا ہے اور یہ کوئی نیم نہین کہ انومان اور شبد سے جانی ہوئی بات غلط ہی ہو۔

(سوال) شبد اور انومان سے جو گیان ہوتا ہے وہ متھیا گیان کو دور کرنیکے لائق نہین ہوتا کیونکہ خالی شبد کے سننے سے کسی چیز کا صحیح علم نہین ہوسکتا بلکہ سننے کے بعد منن کرنیکی ضرورت ہے اور منن کرنیکے لئے ندھی دھیاسن کی ضرورت ہے جس سے اوسکا ساکشات کار ہوجاتا ہے۔

(جواب) بجزم ہونا تو کسی دوش کے سبب ہر ایک پرمان سے جانے ہوئے پدارتھ مین ممکن ہے اگر پرتیکش مین بھی کسی سبب سے دھوکا ہوجاتا ہے جبکہ مین ہون اس بات کا ہمیشہ ایک گیان ہوتا ہے تو میرے ہونے مین کوئی شک ہی نہین رہتا۔
اب پورب پکشی پہنے سوال کرنیوالا کہتا ہے۔

यदि वृक्षसत्वत्वमहं देवदत्तोऽहंयज्ञदत्त इति ॥१७॥

(ارتھ) اگر اسطرح آتما کا گیان ہوجاتا ہے کہ مین دیودت یا مین یگیہ دت ہون تو انومان

وغیرہ جیسے اسکے ثابت کرنیکی محنت کرنے سے کیا فائدہ. کیونکہ جب اندریوں سے معلوم
کرلیا کہ یہ دیودت ہے اور یہ یگیہ دت تو جسطرح ہاتھی کو چنگھاڑتے ہوئے دیکھکر انومان
کرنیکی ضرورت ہی نہین ہوتی ایسے یہان انومان کی ضرورت کیا ہے
اوترپکشی جواب دیتا ہے

दृष्ट आत्मनि लिङ्गे एक एव दृढत्वात् प्रत्यक्षवत् प्रत्ययः ॥११॥

(ارتھ) اسطرح پرماتما کو معلوم کرنے پر بھی اوسکا علم یقینی ہونیکے واسطے انومان کی ضرورت
ہے جس سے وہ گیان شک سے مبرا اور مضبوط ہوجاوے. جیسے دور سے تالاب کو
دیکھکر پانی ہونیکا علم ہوجاتا ہے لیکن اوسمین شک رہ سکتا ہے کہ یہ مرگ ترشنا کا
لینے سراب یا درحقیقت پانی ہے اسلئے بگلے وغیرہ جانورون کو اوس مقام پر اوڑتا ہوا دیکھکر
وہان سے یقین کرتے ہین کہ یہ تالاب ہے. کیونکہ شک سے مبرا علم ہونا ہی اوس گیان کا
مضبوط ہونا ہے اسواسطے پرتیکش ہونے پر بھی اوس علم کو انومان سے مضبوط کرنا
ٹھیک ہی ہے

(سوال) دیودت جاتا ہے اس قسم کے بیوہار سے دیودت مین چلنا وغیرہ معلوم
ہوتے ہین

(جواب) देवदत्तो गच्छति यज्ञदत्तो गच्छतीत्युपचाराच्छरीरे प्रत्ययः ॥१२॥

(ارتھ) دیودت جاتا ہے یگیہ دت جاتا ہے. اس جگہ شریر مین جیو آتما کے سنیوگ سے
حرکت ہونیکے بچار سے اوسکو آتما مین خیال کیا گیا ہے اگر اکیلے شریر مین جانیکی حرکت
ممکن ہوتی تو مردہ جسم بھی حرکت کرسکتا اسواسطے شریر مین جانیکا علم اوپچار سے ہوتا ہے
(سوال) اوپچار کسے کہتے ہین
(جواب) اوپچار اوسے کہتے ہین کہ جہان تعلق کے سبب ایک کی صفات کو دوسرے

مین ہونا معلوم کیا جاوے یا بیان کیا جاوے۔ جیسے کہتے ہین مچان پکارتے ہین اب مچان
مین بولنے کی طاقت ہی نہین اوسکا پکارنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے یہان پر مچان پر بیٹھے
ہوئے آدمی کے پکارنے کو تعلق سے مچان کا پکارنا کہا گیا۔ ایسے کہا جاتا ہے کہ آگرہ
آگیا انکا فعل آگرہ مین نہین بلکہ ہم آگرہ مین پہونچ گئے ہین لیکن اوپچار سے کہتے ہین
مطلب یہ ہے کہ جس موقعہ پر لکشنا سے ارتھ کے جاننے کی ضرورت ہو سکتی ہے
ارتھ کا علم وہان اوپچار سے خیال کر لینا چاہئے اسکی زیادہ بحث نیاے درشن
مین آچکی ہے۔

(سوال) لکشنا کسے کہتے ہین۔

(جواب) جہان لفظون کے اصلی معنون کو چھوڑ کر کہنے والے کے مطلب کے موافق معنے لئے جاوین اوسے
لکشنا کہتے ہین۔

(سوال) اصلی معنون کو چھوڑ کر دوسرے معنون کا لینا کن حالتون مین ہوتا ہے۔

(جواب) اوسمین رہنے سے جیسے مچان پکارتے ہین جسکا مطلب یہ ہے کہ مکان
مین رہنے والے پکارتے ہین ایسے ہی جسم مین رہنے کی حرکت کو جسم مین کہ سکتے ہین اوسکے موافق صفات
والا ہونے سے اوسکی نزدیک ہونے سے اوسکے ساتھ تعلق ہونے سے اور ویسا ہی ارتھ یعنے مثل
ہونیسے۔ موافق صفات والا ہونیکی مثال جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ آدمی تو شیر ہے یعنے شیر کیطرح
بہادر ہے۔ نزدیک ہونیکی مثال جیسے گنگا مین گھوش ہے مطلب یہ تھا کہ گنگا کے کنارے
گھوش ہے۔ تعلق سے جیسے ڈنڈے کے تعلق سے سنیاسی کو ڈنڈی کہتے ہین وغیرہ۔
اسپر پورب پکشی کہتا ہے یعنے معترض اعتراض کرتا ہے۔

संदिग्धस्तु वारः ॥१२॥

(ارتھ) اگرچہ آتما مین دراصل اور جسم مین اوپچار سے مین اس لفظ کا استعمال ہوتا
تھا ہے لیکن یہ اوپچار یقینی نہین بلکہ شکیہ ہے کیونکہ اسکا ثبوت کیا ہے کہ جسم مین اوپچار سے

اور آتما دراصل ہے ممکن ہے کہ جسم مین دراصل ہو اور آتما مین اوپچار سے
استعمال کیا جاتا ہو اسواسطے یہ امر یقینی نہین بلکہ مشکوک ہے کہ کون اصل ہی اور کس مین
اوپچار سے کہا جاتا ہے۔
اسکا جواب دیتے ہین۔

अहमिति प्रत्य गात्मनि भावात् परत्रा भावादर्थोन्तर प्रत्यक्षः

॥१४॥

(ارتھ) مین اس لفظ کا صرف اپنی آتما کے واسطے استعمال ہونے سے اور دوسرے
یا جسم کے واسطے استعمال نہونے سے جیسے مین سکھی ہون ایسا گیان تو ہوتا ہے لیکن
مین شریر ہون ایسا گیان نہین ہوتا اسواسطے مین شبد کا استعمال تو آتما ہی مین ہوتا
اور جسم وغیرہ ایک شے مین جہان کہین استعمال ہوتا ہے وہان اوپچار سے ہی ہوتا ہے۔
کیونکہ جب دوسری آتما کو سکھی دکھی معلوم کرکے اُسمین سکھی دکھی نہین ہوتا تو شریر کو
کسطرح یہ گیان ہوسکتا اور شریر کے سوا بیٹے وغیرہ کے مرنے پر بھی جو دکھ ہوتا ہی
تو اسوقت کہتا ہی کہ ہائے مین مرگیا جسطرح وہان اوپچار سے کہا جاتا ہی ایسے ہی جسم مین
خیال کرنا چاہئے کہ مین اس لفظ کا استعمال آتما کے واسطے دراصل جسم وغیرہ کے
واسطے اوپچار سے ہوتا ہے۔

देवदत्तो गच्छति त्युपचारादभिमानात्तावच्छरीर प्रत्यक्षोऽहङ्कारः

॥१५॥

(ارتھ) دیودت چلتا ہے ایسا گیان جسم مین جو اہنکار ہے اُسکے سبب سے اوپچار
ہوتا ہے کیونکہ جس جس چیز مین اہنکار ہوتا ہے اُسکے ناش مین دکھ ہوتا ہے
اور جسمین اہنکار نہین ہوتا اُسکے ناش مین دکھ نہین ہوتا جب تک شریر مین اپنے
مان ہے تب تک اُسکی کمزوریون کو اپنے تسلیم کرتا ہے ایسے ہی اوپچار سے ہی دیودت

جاتا ہے ایسا گیان ہوتا ہے۔

پوروپکشی کہتا ہے۔ सोऽहं प्रत्ययवचारः ॥१९॥

(ارتھ) یہ بات یقینی نہیں کہ دیودت باز سے اسمین اپچار رہتا یا میں دیودت سکھی ہوں یا دکھی ہوں میں اپچار ہے جیسے دونوں حالتوں میں اپچار کا یقین نہیں تو وہ اپچار شکیہ ہے کیونکہ جسم کے اور بہت سے ایک ہی قسم کے لفظوں کا استعمال ہوتا ہے جیسے میں موٹا ہوں پتلا ہوں گورا یا کالا ہوں کہتے ہیں ایسے ہی میں سکھی ہوں یا دکھی کہنے سے شک ہوتا ہے کہ اپچار کس میں تسلیم کیا جاوے۔

ननु शरीरविशेषाच्चक्षुस्तत्तिमितयोर्ज्ञानं विषयः ॥२०॥

(ارتھ) سکھ دکھ کا گیان ہونا ہی آتما کی ہستی کا بتلانے والا معلوم ہوتا ہے اگر یہ گیان آتما کے بجائے جسم کا گن تسلیم کیا جاوے تو اسطرح یگیہ دت اور وشنو متر کے جسم علیحدہ علیحدہ ثابت ہوتے ہیں اور انکی شکل، قد، رنگ وغیرہ جسم کے گن بھی علیحدہ علیحدہ پائے جاتے ہیں اسیطرح گیان کا بھی اندریوں سے علیحدہ علیحدہ ظاہر ہونا چاہیئے تھا کہ وشنو متر کے شریر کا گیان ایسا ہو اور یگیہ دت کے شریر کا گیان ایسا ہو جیسے دونوں کا گیان اندریوں کے دشٹی [illegible] شریر اور اندریوں کا دیکھنے ہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتما کی آشریہ گیان تھا ہو شریر کے [illegible] شریر نہیں رہتا۔ [illegible] سکھ دکھ اچھا دویش اور گیان وغیرہ گن آتما کے ہی ہیں مطلب یہ ہے کہ مہرشی نے جو اپچار کو شکیہ بتلایا اسکا جواب گوتم جی نے دیا کہ اپچار آتما میں شریر کے گنوں کا ہوتا ہے [illegible] اسی لفظ کا جسم میں اپچار سے ہی استعمال ہوتا ہے یہ اپچار یقینی ہے شک نہیں [illegible] صحیح نہیں ہے۔

इति श्री [illegible]

[illegible] ॥१२॥

(ارتھ) مین ہون ایسا گیان آتما کی ہستی کا بتلانیوالا ہے شریر کا بتلانیوالا نہین یہ صرف شاسترون سے سنا ہوا نہین بلکہ من سے پرتیکش ہوتا ہے جس سے وہ اپنے آپکو سکھی یا دکھی تسلیم کرتا ہے جسطرح وتریک یعنی علیحدہ کرنے سے شبد گن بغیر کسی بیوبچار کے آکاش مین ثابت ہو چکا ہے ایسے ہی مین اس لفظ کا استعمال بھی وتریک سے آتما کے اشرے سدہ ہوتا ہے جبکہ آٹھون دربیون مین اس لفظ کا استعمال ہو ہی نہین سکتا تو اونکے کاریہ شریر مین کسطرح ہو سکیگا اسواسطے بیوبچار سے میرا مین کا لفظ آتما کے اشرے وتریک سے خاص طور پر ثابت ہو جاتا ہے اسواسطے اسکو صرف شبد پرمان سے سدہ ماننا صحیح نہین بلکہ پرتیکش سے بھی سدہ ماننا چاہیئے۔

(سوال) پرتیکش ساویب اور تشکل والی اشیا کا ہو سکتا ہے آتما اویت یعنی اجزا سے مبرا اور شکل سے خالی ہے اسواسطے اوسکا پرتیکش ہو ہی نہین سکتا جب آتما کا پرتیکش نہین تو مین اس لفظ کا آشرے جسم ہی کو ماننا چاہیئے کیونکہ جیسے مین موٹا ہون دبلا ہون کالا ہون گورا ہون اس گیان کا آشرے اوبچار سے شریر کی جگہہ آتما کو تسلیم کرتے ہو ایسے ہی مین سکھی دکھی کو بھی شریر ہی خیال کرو۔

(جواب) یہ جو کہا گیا کہ پرتیکش تشکل اور اجزا والی مرکب اشیا کا ہوتا ہے یہ نیم صرف بیرونی پرتیکش کے واسطے ہے من کے پرتیکش کے واسطے یہہ نیم نہین من نراکار اور مفرد اشیا کو بھی محسوس کر سکتا ہے جیسے سکھ دکھ کوئی مرکب اور مجسم شئے نہین اونکا پرتیکش من سے ہی ہوتا ہے ایسے ہی آتما کا پرتیکش بھی من کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے

(سوال) چونکہ سکھ دکھ جو گن ہین اونکا اشرے ہونا چاہیئے اور اشرے کوئی پرتیکش سے ثابت نہین ہوتا اسواسطے اونکا آشرے شریر ہی سمجھنا چاہیئے۔ جیسے گرم اور خوشبودار پانی مین گرمی اور خوشبو کا کوئی اشرے نہ دیکھکر اوسکو پانی مین خیال کرتے ہین

(جواب) سکھ دکھ آشرے رہت نہین بلکہ اونکا اشرے من اور آتما ہین جیسے پانی

ین گرمی آتش رہنے سے خالی نہین بلکہ تیج جو پانی سے لطیف ہے وہ اوسمین موجود ہے اوس
تیج کے گن گرمی کو اوسکا رہنے سے پانی مین خیال کرتے ہین ایسے ہی شریر مین لطیف
آتما موجود ہے اور اوسکے گنون کو اوسکا رہنے سے جسم مین خیال کرتے ہین اسواسطے گیان کا
مخزن آتما ہے یہ پرتیکش سے معلوم ہوتا ہے آتما کے ہونے کو ثابت کرکے اوسکے ایک یا بہت
ہونیکا وچار کرتے ہین پہلے پورب پکش بتلاتے ہین کہ آتما ایک ہے۔

सुखदुःखज्ञाननिष्पत्त्यविशेषादैकात्म्यम् ॥१९॥

(ارتھ) چونکہ سکھ دکھ اور گیان کا ہونا مختلف اجسام مین عام طور پر پایا جاتا ہے اور
اوسمین کسی قسم کی خصوصیت نہین معلوم ہوتی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آتما ایک ہی ہے
جسطرح سے تعداد گھڑون مین رہنے والا پانی ایک ہی ہوتا کیونکہ اوسمین پانی کی صفات
عام طور پر پائی جاتی ہین ایسے ہی بے تعداد اجسام مین آتما ایک ہی ہے کیونکہ آتما
کے گن عام طور پر پائے جاتے ہین جیسے اکاش۔ کال۔ دسا کا لنگ یعنے نشان خصوصیت
سے مبرا ہونے سے انکو ایک ہی تسلیم کرنا پڑتا ہے اونکی تفریق صرف اوپادھی کی سبب سے
خیال کیجاتی ہے ایسے ہی آتما بھی ایک ہی ہو اوسکے نشانات سکھ دکھ اور گیان مین
تفریق کرنیوالی کوئی خصوصیت نہین پائی جاتی۔ اس پورب پکش کا جواب اگلے سوتر
مین دیتے ہین۔

व्यवस्थातो नाना ॥२०॥

(ارتھ) سکھ دکھ اور گیان کی بوستھا کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آتما نانا یعنے انیک
ہین کیونکہ اگر ایک ہی آتما ہوتا تو کسی انسان کو سکھ اور کسی کو دکھ نہ محسوس کرتے
کوئی بیوقوف ہے کوئی عالم اسطرح کی حالتون کے فرق سے معلوم ہوتا ہو کہ آتما انیک
ہین اگر کسی برتن مین لال رنگ کا جل ہو اور کسی مین کالا تو اونمین ایک نہین کہہ سکتے اسواسطے
مختلف حالتین ایک ہی وقت مین ایک آتما کی ممکن نہین۔

(سوال) جسطرح ایک ہی جسم کی لڑکپن جوانی اور بڑھاپا وغیرہ مختلف حالتین ہوتی ہین اور شریر ایک ہی ہوتا ہے ایسے ہی ایک آتما کی مختلف حالتین ہوسکتی ہین

(جواب) چونکہ جسم جسوقت لڑکا ہوتا ہے اُسوقت جوان نہین ہوتا اور جب جوان ہوتا ہے تب بوڑھا نہین ہوتا لیکن ایک ہی وقت مین کوئی دُکھی اور کوئی سُکھی کوئی عالم کوئی جاہل پائے جاتے ہین اسواسطے یہہ حالتون کا تغیر جسم کی حالتون کی طرح نہین پس آتما کو انیک ہی تسلیم کرنا پڑیگا۔

(سوال) جسطرح انیک گھڑونمین ایک ہی سورج کا عکس پڑتا ہے اب جو گھڑا چلتا ہے اوسمین تو سورج چلتا معلوم دیتا ہے اور جو گھڑا ٹھیرا ہوا ہے اوسمین سورج ٹھرا ہوا محسوس ہوتا ہے ایسے ہی نانا انتہ کرنون کے ساتھ آتما کا تعلق ہے جو انتہ کرن دُکھی ہے اوسکا آتما دُکھی محسوس ہوتا ہے اور جو انتہ کرن سُکھی ہے اوسکا آتما سکھی محسوس ہوتا ہے جو انتہ کرن صاف ہے اُسکا آتما گیانی معلوم ہوتا ہے جو انتہ کرن میلا ہے اوسکا آتما اگیانی معلوم ہوتا ہے۔

(جواب) اگر دُکھ سکھ اور گیان کا آشریہ انتہ کرن ہوتا تو یہ دلیل بن سکتی لیکن انتہ کرن اوزار ہے اور اوسکا بھید از خود ہے یا اوسکا کوئی سبب ہے جسطرح گھڑی کا چلنا کسی دوسرے سبب سے ہوسکتا ہے بلا کسی سبب کے گھڑا حرکت نہین کرسکتا ایسے ہی انتہ کرن بلا آتما کے جڑہ ہونیکے سبب کچھ کرہی نہین سکتا پھر اوسکی حالتون کا مختلف ہونا کسطرح ممکن ہوسکتا ہے جب اوسکی حالتین مختلف نہون تو آتما کی حالتین کسطرح مختلف ہوسکتی ہین دوسرے انتہ کرن اور آتما مین کتنا فاصلہ ہے جس سے انتہ مین آتما کا عکس پڑتا ہے چونکہ آتما انتہ کرن کے اندر باہر موجود ہے اسواسطے یہ خیال صحیح نہین اس سے آتما کا انیک ہونا ہی تسلیم کرنا ٹھیک ہے اسکے واسطے دوسرا پرمان دیتے ہین۔

शास्त्रसामर्थ्याच्च ॥२२॥

(ارتھ) شاستر یعنے وید کے اُپدیش سے بھی آتما نانا ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے
لکھا ہے کہ دو پکشی ایک ہی برکش پر بیٹھے ہوئے ہین ایک اُسکے پھلون کو بھوگتا دوسرا
نہین بھوگتا اس قسم کے بہت سے واکیون سے ثابت ہوتا ہے کہ سکھ دکھ کی
تفریق سے آتما نانا ہین اول ایک سوبھاوک سکھ سروپ دوسرے نیمتک سکھ دکھ
کو گرہن کرنیوالا یعنے ایک پرماتما دوسرے جیو آتما۔ یہانتک پتہ لگایا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے کہ جیو پرتھم کا بھید ہے۔ پرتھم سرو بیاپک ہونے سے آتما
کہلاتا ہے اور جیو جاتی یعنے نوع وبھو ہونے سے آتما کہلاتا ہے پھر جیو کون
ہین دو قسم ہین ایک بدھ جیو دوسرے مکت جیو جنکو ویدانتی جیو اور ایشور
تبلاتے ہین -

وشیشک درشن اردو ترجمہ کا
تیسرا ادھیائے ختم ہوا -

اوم

وشیشک درشن اردو ترجمہ

ادھیائے چہارم آہنگ اول

اب آتما کی ہستی وغیرہ کو نتیہ یعنے واجب الوجود اور انتیہ یعنے ممکن الوجود کی تحقیقات کرکے ثابت کرینگے اور کاریہ یعنے معلول اور کارن یعنی علت کے لکشن تبلاکر نتیہ چیزون کا نتیہ ہونا ثابت کرینگے۔

(سوال) نتیہ کسے کہتے ہین کیونکہ بہت سے سوترون مین نتیہ ہونا کہا ہے جبتک نتیہ کا لکشن نہ معلوم ہو تب کسطرح معلوم ہو کہ نتیہ ہے یا انتیہ۔

सदकारणवन्नित्यम ॥१॥

(جواب)

(ارتھ) جو چیز موجود ہو لیکن اپنی ہستی کے واسطے کسی دوسرے کارن یعنے علت کی محتاج نہو وہ نتیہ یعنے واجب الوجود ہے یا ست لفظ کے معنے ہین تین کال مین رہنے والا جو تینون کال مین رہنے والا اور کارن کی ضرورت ہی نرکھتا ہو وہ نتیہ کہلاتا ہے اسکے مخالف جو کسی کال مین ہوا ور کسی مین نہو جو اپنی ہستی کیواسطے کارن یعنے علت کا محتاج ہو وہ انتیہ یعنے ممکن الوجود ہے جو چیز پیدائش سے مبرا ہے وہ نتیہ ہے اور جسکی پیدائش ہوتی ہے وہ انتیہ ہے اسواسطے کل اشیائے جو کاریہ یعنے ممکن الوجود ہین علت یعنے کارن واجب الوجود ہوگا کیونکہ کل ممکن الوجود جسکے محتاج ہونگے وہ ان سے علیحدہ یعنے واجب الوجود ہوگا اسواسطے مخلوق کی کارن یعنے فاعل یا خالق اور علت مادی واجب الوجود ہی تسلیم کرنا چاہئے۔

(سوال) ایک فاعل کو ہی واجب الوجود خیال کرنا چاہئے دوسرے واجب الوجود

کی ضرورت ہی کیا ہے۔
(جواب) چونکہ علت کے موافق ہی معلول کے گن یعنے صفات ہوتے ہین اگر ایک ہا
واجب الوجود تسلیم کیا جاوے تو کل مخلوق اوسکی صفات والی ہونی چاہئے جسقدر
زیور سونے سے بنتے ہین سب مین سونے کی صفات پائی جاتی ہین ایسے ہی اگر ایک
خالق کے علاوہ علت مادی وغیرہ کو تسلیم نہ کیا جاوے تو کل اشیا مین خالق کی
صفات ہونی چاہئین اور متضاد صفات کا نام بھی نہونا چاہئے کیونکہ شے مین متضاد
صفات رہ نہین سکتین لیکن مشاہدہ سے بالکل اسکے خلاف پایا جاتا ہے اسواسطے واجب الوجود
خالق کے علاوہ علت مادی وغیرہ تسلیم کرنی چاہئے۔
(سوال) نفی سے مثبت کی پیدایش کرنا ہی خالقیت ہو اسواسطے خالق بغیر علت مادی
کے پیدا کرسکتا ہے۔
(جواب) اگر نفی سے مثبت کی پیدایش ممکن ہو تو دنیا مین نفی سے پیدا ہونیکی مثال ہونی
چاہئے دوسرے کسی بیماری کا علاج ہونا ہی ناممکن ہوجائیگا کیونکہ ہر ایک بیماری کا سبب
نفی ہوسکتی ہے جو بیماری کسی سبب سے پیدا ہو تب اوسکے مخالف سے علاج ہوسکتا ہے جب
کوئی سبب ہی نہین تو علاج کسطرح ہوگا سب بیماریون کا سبب ایک نفی ہی ہے اوسکا
علاج کس سے کیا جاے۔ کارن سے کاریہ کی پیدایش کی تو تمام مثالین ملتی ہین لیکن نفی
سے مثبت کی پیدایش کی ایک بھی مثال نہین اسواسطے واجب الوجود علت سے ہی فاعل
ممکن الوجود اشیا کو بناتا ہے

तस्य कार्यं लिङ्गम् ॥२॥

(ارتھ) کارن جو واجب الوجود علت ہو اوسکا لنگ یعنے نشان کاریہ یعنے معلول ہے
کاریہ ہی سے کارن کے ہونیکا انومان کیا جاتا ہے۔ جیسے گھڑے کو دیکھکر اوسکی علت مادی
یعنے ذرات ارضی کا انومان ہوتا ہے اگر مٹی کے پرمانو یعنے ذرات ارضی نہین ہوتے تو گھڑا

کاریہ یعنے معلول گھڑا کسطرح بن سکتا تھا اسواسطے جزولاتجزی جوکہ ایک ممکن الوجود جوہر کی علت مادی ہو اوس سے اور معلول سو کل و جزکا تعلق ہوتا ہی گھڑا معلول کل ہے اور جن جزولاتجزی کے مجموعہ سے وہ بنا ہے وہ اوسکے جز ہین۔ اس کل جزکے تعلق سے اس بات کا بھی پتہ لگتا ہی کہ ہر ایک معلول کی اجزا متعدد اور مقررہ ہوتے ہین چھوٹی اشیا مین تھوڑی تعداد کی پرمانو اور بڑی شے مین بڑی تعداد کے پرمانو شامل ہوتے ہین۔

(سوال) ہر ایک معلول مین اننت یعنے بے تعداد پرمانو ہوتے ہین اسواسطے اونکی حد اور تعداد نہین ہوسکتی۔

(جواب) اگر ہر ایک معلول مین اننت پرمانو مان لئے جاوین تو ہمالہ پہاڑ اور سرسون کے دانہ مین کچھ فرق نہوگا کیونکہ دونون اننت پرمانون کا مجموعہ ہین اسواسطے پرمانون کی حد ماننی پڑیگی۔

(سوال) جزولاتجزی کا ہونا محال ہی کیونکہ اگر دو جزولاتجزی یعنے پرمانو جب آپسمین ملینگے تو کل کل مین مل جائینگے یا ایک طرفسے اگر ایک طرفسے ملینگے تو تقسیم لازم آجاویگی کیونکہ دونون طرفون مین کچھ فرق ہوگا اگر کُل کُل مین مل جاوے تو ایک دوسرے مین سما جاوینگا جو محال ہے۔

(جواب) پرمانو دوسرے کے ساتھ ایک طرف سے ملتے ہین لیکن دو اطراف ہونے سے تقسیم لازم نہین بلکہ درمیان خلا ہونے سے تقسیم لازم ہوتی پرمانو یعنے جزولاتجزی کی اطراف کے درمیان خلا نہین اسواسطے تقسیم ناممکن ہے

(سوال) پرمانو یعنے جزولاتجزی کا ہونا محال ہی کیونکہ اگر پرمانو کون سے ایک خط بنایا جاوے اور اقلیدس کی قاعدے کی موافق اوسکی تنصیف کرنی ہو یا تو تنصیف محال ہوگی یا ساڑھے چار پر تقسیم ہونے سے پرمانو مین تقسیم لازم ہوگی۔

(جواب) سرشٹی بننے کا سلسلہ یہہ ہے کہ پہلے پرمانو سے دو اَنک [illegible] یعنے [illegible] دو دو ملکر

تم سیر نمو وغیرہ ہوتے ہوئے سرشٹی بنتی ہے سید ہے پرمانوؤن سے سرشٹی نہین بنتی اسواسطے خالق پرمانوؤن سے کوئی خطا بن ہی نہین سکتا کیونکہ وہ سرشٹی کے نیم کے خلاف ہو۔

कारणभावात् कार्य्याभावः ॥३॥

(ارتھ) کارن کے ابھاوسے کاریہ کا بھاو ہوتا ہے لیکن یہ نیم نہین کہ کاریہ کے ابھاوسے کارن کا بھی ابھاو یعنے نفی ہو۔ اگر سرشٹی کا کارن یعنے علت مادی پرمانو نہون تو سرشٹی کا پیدا ہونا ہی ممکن نہین کیونکہ اوپادان کارن کا نیم دنیا مین معلوم ہوتا ہی اگر کاریہ کارن کا نیم نہو تو کوئی آدمی کسطرح کسی چیز کو لیکر کام شروع کرے اسواسطے جو گن کارن مین ہوتے ہین وہی گن کاریہ مین آتے ہین جیسے گھڑے وغیرہ مین دیکھتے ہین کہ اگر پیتل سے بنے تو اوسکے گن لوہے سے بنے تو اوسکے گن اور مٹی سے بنایا جاوے تو اوسکے گن اوسمین ضرور موجود ہونگے۔

(سوال) کاریہ اور کارن سب پدارتھ انتیہ ہوتے ہین اسواسطے کارن کاریہ کا تعلق ہی نہین ہوتا۔

(جواب) अनित्य इति विशेषतः प्रतिषेधभावः ॥४॥

(ارتھ) جو چیز مرکب ہے وہ ترکیب سے پہلے نہونے سے اور جن اشیاءسے وہ مرکب ہوئی ہے اونکی ہستی کے بغیر اوسکی ہستی نہونے سے انتیہ یعنے واجب الوجود نہین بلکہ ہر ایک مرکب شے انتیہ یعنے ممکن الوجود ہے۔ جو لوگ سب چیزون کو انتیہ کہتے ہین یہ ٹھیک نہین کیونکہ انتیہ کہنے سے خاصکر مرکب اشیاء کا انتیہ ہونا بتلایا ہے کل کا انتیہ ہونا نہین اسواسطے مرکب شے انتیہ اور مفرد شے نتیہ ہوتی ہے یعنی مفرد اشیاء واجب الوجود اور مرکب اشیاء ممکن الوجود ہین چونکہ جگت کا اوپادان کارن یعنے پرمانو مفرد ہین اسواسطے نتیہ یعنے واجب الوجود ہین جہان جگت کو انتیہ بتلایا ہے وہان جگت سے

پیدا شدہ اشیا رہین ننتیہ پرمانوؤن کو انتیہ نہین کہا۔

(سوال) بہت سے لوگ تو کل پدارتھون کو انتیہ مانتے ہین۔

(جواب)

अविद्या ॥५॥

(ارتھ) جو لوگ کل پدارتھون کو انتیہ یعنے ممکن الوجود مانتے ہین وہ پرمانو یعنی جزولاتجزی
کو بھی ممکن الوجود ہی کہتے ہین اور اسکے ممکن الوجود ہونیکی دلیل یہ پیش کرتے ہین۔ چونکہ
پرمانو روپ، رس، گندھ، سپرش وغیرہ گن والے ہین اسواسطے ممکن الوجود ہین دوسرے
پرمانوکی کچھ نہ کچھ صورتی ہی اور ہر طرف کو دوسرے پرمانوؤن کے ساتھ ملاپ ہونے
سے اور پرمانوکے درمیانین آکاش کا ہونا ممکن ہونے سے اور آکاش کے ہونے پر اسمین
دخل یا ناممکن ہونے سے پرمانو مرکب یعنی اجزا سے بنا ہوا ہے۔ اسکا جواب مہرشی کناد جی
دیتے ہین کہ یہ سب دلایل اودیا سے صحیح سمجھے جاتے ہین درحقیقت پرمانو ننتیہ ہی ہے

(سوال) کیا پرمانو کے اندر آکاش ہے یا نہین۔

(جواب) پرمانوکے واسطے اندر باہر کا لفظ ہی نہین آسکتا کیونکہ اس لفظ ہی کے
معنے جزلاتجزی کے ہین جہان اندر باہر ہوگا وہ پرمانو ہی نہین کہلائیگا اور پرمانو
کے اندر آکاش کسطرح ہوسکتا ہے بلکہ آکاش مین پرمانو ہے آکاش کہتے ہین خلا کو جس
جگہ پرمانو ہے وہان اب خلا نہین کیونکہ وہ جگہ پرمانو نے گھیر رکھی ہے۔

(سوال) اگر پرمانو کے اندر آکاش نہ مانا جائیگا تو وہ سرو ویاپک نہ ہوگا۔

(جواب) نراویو یعنی جزون سے رہت پرمانوکے اندر نہونے سے آکاش کی
سرودیاپکتا مین فرق نہین آسکتا اور آکاش جبکہ پہلے اوس جگہ موجود تھا جہان
اب پرمانو ہے تو کسطرح کہہ سکتے ہین کہ آکاش سرودیاپک نہین اسواسطے جسقدر دلایل
پرمانو کے انتیہ یعنے ممکن الوجود ہونے مین دیے جاتی ہین وہ سب اودیا ہین۔

(سوال) اگر پرمانو ہے تو اسکا پرتیکش کیون نہین یا وہ آنکھون سے کیون نظر

نمبر ۲ آہ۔

(جواب) महत्यनेक द्रव्यत्वाद्रूपाच्चोपलब्धि ॥ ६॥

(ارتھ) چونکہ پرتکش اون چیزون کا ہوتا ہے جو ادل تو مہت یعنی بڑی ہون یعنی
مدہم پرمی مان والی ہون کیونکہ نہ تو سب لطیف کا پرتکش ہو سکتا ہے جیسے پرمانو
اور نہ ہی سرو ویاپک کا پرتکش ہوتا ہے جیسے آکاش پرماتما علاوہ اونکے ایک دربیہ
کا یعنی مفرد کا پرتکش نہین ہوتا بلکہ مرکب شے کا پرتکش ہو سکتا ہے لیکن ہوا مرکب
اور بڑے ہونے پر بھی آنکھون سے نظر نہین آتی اسواسطے تبلایا کہ جسمین روپ
موجود ہو اوسیکو نظر دیکھ سکتی ہے چونکہ ہوا مین روپ نہین اسواسطے اوسے آنکھ
دیکھ نہین سکتی اب چونکہ پرمانو مہت یعنے مدہم پرمی مان والا نہین اور نہ ہی مرکب شے
ہے بلکہ مفرد ایک دربیہ ہے اور پرتکش انیک دربیہ والے کا ہوتا ہے اسواسطے
ہر قسم کے گن رکھنے والے پرمانو کو بھی نہین دیکھ سکتے۔

(سوال) جو گن کارن مین ہوتے ہین وہی کاریہ مین بھی ہوتے ہین جبکہ پرمانوؤن
سے بنے ہوئے کاریہ دربیون مین بڑاپن پایا جاتا ہے تو اوس دربیہ کا کارن پرمانوؤن
مین ضرور ہوگا جبکہ پرمانو مین بڑاپن ہے تو پرمانو کا ضرور پرتکش ہونا چاہیئے۔

(جواب) گن تین قسم کے ہوتے ہین ایک سوبھاوک یعنی خاصہ ذاتی دوسرے
نیمتک یعنی خاصہ عارضی تیسرے اوپادھک جو کسی دوسری چیز کے سبب سے معلوم ہو
در اصل ہوا نہین ذاتی خاصہ یعنے سوبھاوک گن کارن سے کاریہ مین آیا کرتے ہین اور
نیمتک گن یا تو سنیوگ یعنے ترکیب سے پیدا ہوتے ہین یا کسی دوسرے لطیف دربیہ کے ادمین
آجانے سے معلوم ہوتے ہین جیسے پانی مین سردی جو پانی کا ذاتی خاصہ ہے اوسکے کارن
روپ پرمانوون سے آئی ہے اور گرم پانی مین گرمی پانی کے اندر اگنی کے شامل ہوجانے
صفت عارضی یا نیمتک گن ہے جہان نیچے لال رنگ کا ڈنک لگا ہوا ور اوپر نگینہ سفید

لگا ہوا اور نگینہ لال معلوم ہوتا ہے اوسمین سرخی اوپادھک یعنی غلطی سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے
سوچنا چاہیئے کہ بڑا پن سنیوگ یعنی ترکیب سے پیدا ہونیوالا عارضی گن ہے یا ذاتی خاصہ ہے
چونکہ بڑا پن صفت عارضی ہے جو کہ انیک دربیون کے ملاپ یعنی ترکیب سے پیدا ہوتی ہے
اسواسطے وہ پرمانو کے مفرد ہونے سے اوسمین نہین اسواسطے پرمانو کا پرتیکش بھی
نہین ہوسکتا۔

सत्यपि द्रव्यत्वे महत्वे रुप संस्काराभावाद्वायोरनुपलब्धिः

॥७॥

(ارتھ) اگرچہ ہوا دربیہ یعنے جوہر ہے اور انیک [illegible] دربیون کے سنیوگ سے پیدا
ہونیوالی صفت بڑائی بھی اوسمین موجود ہے تو بھی روپ کے سنسکار نہونے سے ہوا
مین روپ نہین معلوم ہوتا یا ہوا آنکھون سے دیکھی نہین جاتی آچاریہ نے جو روپ کا
سنسکار نہونا کہا ہے اوسکا مطلب یہ ہے کہ لطیف کے گن کثیف مین آتے ہین لیکن کثیف
کے گن لطیف مین نہین آتے چونکہ روپ تیج یعنے آگ کا گن ہے اور ہوا آگ
سے لطیف ہے اسواسطے آگ کا گن روپ ہوا مین نہین آسکتا کیا ہوا اس قابل نہین
کہ اوسمین روپ آسکے چونکہ اوس سے کثیف کا گن ہے۔

(سوال) اسکا کیا ثبوت ہے کہ ہوا آگ سے لطیف ہے بلکہ عقلاً تو یہ ثابت ہوتا ہے
کہ آگ ہوا سے لطیف ہے۔

(جواب) چونکہ اگنی مین دو گن یعنی روپ اور سپرش پائے جاتے ہین اور ہوا مین صرف
سپرش گن یعنی لمس پایا جاتا ہے اور روپ نہین پایا جاتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے
کہ آگ سے ہوا لطیف ہے کیونکہ ہوا کا گن سپرش یعنے لمس تو آگ مین پایا جاتا ہے لیکن
آگ کا گن روپ ہوا مین نہین پایا جاتا ہے اور شرتی نے بھی سلسلہ وار لطیف کے بعد
کثیف کی پیدائش تیاغنے سے ظاہر کر دیا ہے کہ سب سے لطیف آتما ہے اوس سے

کثیف آکاش اوس سے کثیف ہوا اوس سے کثیف اگن اوس سے کثیف پانی اور
اوس سے کثیف مٹی ہے۔

(سوال) شرتی مین تو انکا کارن کاریہ بھاو تبلایا ہے
(جواب) کارن یعنے کاریہ یعنے معلول سے لطیف ہوتی ہے اسواسطے کارن
کہنے سے بھی مطلب لطیف کہنے سے سمجھنا چاہیے کیونکہ اشیا کی پیدائش آہستہ ہے

अनेकद्रव्यसमवायात्रूपविशेषाच्चरूपोपलब्धिः ॥८॥

(ارتھ) روپ کا علم یعنے دیکھنا انیک دربیہ یعنے بہت پرمانوؤن کے ملنے سے اور
اوسمین روپ وشیشش یعنے اگنی کے پرمانوؤن کی موجودگی سے ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک پرمانو
مین جو روپ ہے اوسکو دیکھ سکتے ہین تو اور چیزون کے پرمانو خواہ نظر آتے یا نہ آتے لیکن اگنی
کے پرمانو جنکا گن خاصکر روپ ہے ضروری نظر آتے اگر صرف انیک پرمانوؤن کے سنیوگ
یعنے ملاپ ہی سے روپ کا دیکھنا ممکن ہوتا تو ہوا کو بھی دیکھ سکتے کیونکہ وہ پرمانوؤن کا مجموعہ
ہے اسواسطے آچاریہ نے تبلایا کہ دیکھنا چیز کا دو باتون سے ہوتا ہے یعنی ممکن ہے ایک
پرمانوؤن کا ملا ہوا ہونا دوسرے اوسمین روپ وشیشش یعنی اگنی کے پرمانوؤن کا
موجود ہونا اگر ان دونون مین سے کوئی ایک نہو تو دیکھنا ممکن ہی نہین اسواسطے پرمانوؤن
مین سنیوگ نہین ہوا مین اگن کے پرمانو نہین۔
(سوال) دونک بھی نظر نہین آتا اگرچہ یہہ بھی ایک سے زیادہ پرمانوؤن کے سنیوگ سے
بنا ہوا ہے اور اگنی کے دونک مین روپ وشیشش بھی ہے
(جواب) انیک شبد سے مراد ایک سے زیادہ نہین لینی چاہیے بلکہ آچاریہ کا مطلب
بہت سے پرمانوؤن کے ملاپ سے ہے۔

तेनरसगन्धस्पर्शेषुज्ञानंव्याख्यातं ॥९॥

(ارتھ) جسطرح انیک پرمانوؤن کے ملنے کی حالت مین اور اوسمین روپ وشیشش یعنے

جس دربیہ کا گن روپ ہے اوسکے پرمانو ہونے پر روپ کا پرتیکش ہوتا ہے اسطرح رس
یعنے ذائقہ گندھ یعنے بو اور سپرش یعنے لمس کا علم سمجھنا چاہیے جسطرح آنکھ سے روپ
کا پرتیکش ہوتا ہی ایسے ہی زبان سے ذائقہ کا پرتیکش ہوگا لیکن جب دربیہ مرکب ہو اور
اوسمین جل کی پرمانو ہون تب تک اوسکے رس کا گیان نہین ہوسکتا بو کو معلوم
کرنیوالی اندری گھران یعنے ناک ہی بو کو وہ تب ہی معلوم کرسکتی ہی جبکہ چیز انیک دربیون
سے ملکر مرکب ہوجاوے اور اوسمین پرتھوی یعنے مٹی کے پرمانو موجود ہون جہان
مٹی کے پرمانو نہونگے اور مفرد پرمانو ہونگے وہان بو کا علم نہین ہوگا ایسے ہی سپرش یعنے
لمس کو معلوم کرنیکے واسطے تو چاہیئے مثال جب چیز مرکب ہو اور اوسمین وایو کے پرمانو شامل
نہون تب تک اوسکا سپرش پرتیکش نہین ہوسکتا۔

(سوال) پتھر بہت پرمانوؤن سے مرکب ہے اور اوسمین مٹی کے پرمانو بھی موجود ہین
لیکن پتھر مین بو کا پرتیکش نہین ہوتا اسواسطے یہ نیم صحیح نہین کہ مرکب اور گن وشش
والی شے کا ہی پرتیکش گیان ہوتا ہے۔

(جواب) پتھر مین بو ہے اور اوسکا گیان اس سبب سے نہین ہوتا کہ پتھر مین اجزا
اسطرح ٹھوس ہین کہ اوسمین پرتھوی کی زیادتی سے اکرشن شکتی یعنے سکڑنے کی طاقت
زیادہ ہے کہ جسکے سبب مٹی کا ذرہ بجائے باہر کی طرف اوڑنے کے اندر کی طرف کھنچا
ہوا ہے اور جبتک مٹی کے ذرون کو ناک تک نہ لے جاوے تب تک اوسکی بو کا گیان
نہین ہوتا اسواسطے جب پتھر کو جلاوینگے تو اوس ٹھوس پن کے دور ہونے سے بو کا گن
ضرور ہی ظاہر ہوگا۔

(سوال) اگر گنون کا پرتیکش ہونا انیک دربیون کے ملنے اور اونمین خاصکر
اوس گن والے پرمانو کے ہونے کی حالت مین ہی تسلیم کیا جاوے تو وزن جو
گن ہی اور جس چیز مین روپ رہتا ہے اوسمین وزن بھی رہتا ہے وزن کا پرتیکش نہونے

سے اس نیم مین بیوبھچار معلوم ہوتا ہے یعنے کس گن کا پرتیکش ہوتا ہے اور کسکا نہین

तस्याभावादव्यभिचार

(بھاشیہ)

(ارتھ) جس دلیل سے بیوبھچار دوش دیا گیا یعنے یہ تبلایا گیا ہے کہ جس ایک درب مین کئے ملے ہوئے پدارتھ مین روپ رہتا ہے اوسمین وزن بھی رہتا ہی اسواسطے وزن کا بھی پرتیکش ہونا چاہئے لیکن ادھکرن یعنی ایک ہی دربیہ مین دو گنون کے رہنے سے یہ لازم نہین ہوتا کہ دونون کا پرتیکش ہو اگر یہ قاعدہ کلیہ ہوتا کہ ایک ہی اندری سے ایک ادھیکرن یعنی مخزن مین رہنے والے گنون کا پرتیکش ہو جاوے تو اوس حالت مین بیوبھچار ہو سکتا تھا لیکن یہ قاعدہ ہی نہین اسواسطے بیوبھچار نہین ہی اور وزن اور روپ کو ایک دربیہ یعنے جوہر مین رہتا ہوا معلوم کر کے اونکے پرتیکش ہونیکا خیال کرنا ہی اور یہ ہے کیونکہ اول تو دونون کا ادھیکرن یعنے مخزن ہمارا ابھی ایک نہین کیونکہ روپ تو اگنی کا گن ہے اور وزن پرتھوی کے آکرشن سے معلوم ہوتا ہی جب دونون کا ادھیکرن ہی ایک نہین تو ایک ادھیکرن کا عقل مین دھوکھا ہونیکے سبب ہے دوسرے ایک ادھیکرن مین رہنے والے دو گنون کا ایک اندری سے پرتیکش نہین ہوتا جیسے اگنی مین روپ اور گرمی ہے لیکن آنکھ سے روپ کا گیان تو ہوتا ہے لیکن گرمی کا گیان نہین ہوتا کیونکہ آنکھ صرف روپ کو گرہن کرتی ہی اگر وزن مین روپ ہوتا تو آنکھ اوسے پرتیکش کر لیتی لیکن نیم یہ ہے کہ گن مین گن رہ نہین سکتا پھر وزن گن مین روپ کیسے ہو سکتا ہو جب وزن مین روپ نہین تو اوسے کسطرح دیکھیں اسواسطے ان باتون کی نسبت بیوبھچار نہین ہے مطلب یہ ہے کہ روپ، رس، گندھ، سپرش شبد انکین کا گیان مقررہ اندریون کے ذریعہ ہوتا ہے

संख्याः परिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ
परत्वापरत्वे कर्म च रूपिद्रव्यसमवायात् चाक्षुषाणि

सूत्र ॥१२॥

(ارتھ) سنکھیا یعنے تعداد پرمان یعنے چھوٹا بڑا وغیرہ اندازہ علیحدگی ملنا الگ ہونا پرسے ہونا ورے ہونا یہ مجسم اشیار مین ہو نیسے چاکشو یعنے آنکھ سے دیکھنے قابل ہین مطلب یہ ہے کہ ان گنون کا آنکھ سے پرتیکش ہونا ممکن ہو مثلاً پانچ آدمی کھڑے ہین تو اونکی تعداد کا علم ہمین آنکھ سے ہوجاتا ہو کسی چیز سے کوئی چھوٹی ہے کوئی بڑی ہے اس چھوٹائی بڑائی کا علم بھی آنکھ سے ہوجاتا اگر بہت سی اشیا سے کوئی شے علیحدہ رکھی ہو تو اوسکی علیحدگی کو بھی ہم آنکھ سے محسوس کرسکتے ہین کوئی شے جب کسی شے سے ملتی یا الگ ہوتی ہے تو اونکے ملنے اور الگ ہونے کو ہم آنکھون سے دیکھ سکتے ہین یہ اس سے اور ہے یعنے اسطرف ہی اور وہ پرسے یعنی اوسطرف ہے اس بات کا علم بھی آنکھ سے ہوتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ جو اورے یعنی اسطرف اور پرے یعنی اوسطرف دِشی کے لحاظ سے ہوگا اوسکا علم آنکھ سے ہوگا لیکن جہان زمانہ کی لحاظ سے ہوگا اوسکا علم آنکھ سے نہین ہوگا ان سب گنون کا اور کرم یعنی حرکت کا علم بھی متحرک اشیار کو حرکت کرتا ہوا دیکھکر آنکھ سے ہوجاتا ہے علاوہ آنکھ کے ان باتون کا علم توچا یعنے کھال سے بھی ہوتا ہے اگرچہ سوترمین توچا کا لفظ نہین لیکن سلسلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے پانچ گن تو ایک اندری سے محسوس ہونیوالے تھے اور یہ گن دو اندری یعنے آنکھ اور کھال سے معلوم ہوتے ہین -

(سوال) کیا ہر ایک چیز کی تعداد وغیرہ کا علم آنکھ سے ہوجاتا ہے یا صرف روپ والی اشیار کا -

(جواب)

अरूपिष्व चाक्षुषाणि ॥९२॥

(ارتھ) سنکھیا وغیرہ روپ والے دریون مین رہنے کی حالت مین ہی آنکھ سے معلوم ہوتی ہے جب آتما وغیرہ روپ سے مبرا اشیا کی سنکھیا وغیرہ معلوم کرنا چاہین تو وہ آنکھ سے معلوم نہین ہوگی مطلب یہ کہ جس چیز مین روپ ہو اوسکی تعداد علیحدگی وغیرہ

آنکھ سے معلوم ہوتی جنہیں روپ نہین ہو اونکی تعداد آنکھ یا کھال سے نہین معلوم ہوتی

(سوال) کیا روپ رہت اشیا کی تعداد وغیرہ کا علم کسی طرح پرتیکش سے نہین ہوسکتا۔

(جواب) سوترکار نے یہ نہین کہا کہ پرتیکش نہین بلکہ یہ کہا ہو کہ آنکھ اور کھال سے معلوم نہین ہوتا

एतेनगुणत्वेभावेचसर्वेन्द्रियं
ज्ञानं व्याख्यातम् ॥१३॥

(ارتھ) روپ وغیرہ پانچ گنون کا آنکھ وغیرہ ایک ایک اندری سے گیان ہوتا ہی اور تعداد وغیرہ کا دو دو اندریون سے اور سکھ دکھ کا من سے لیکن بھاو یعنی ہستی کا علم ہر ایک اندری سے ہو جاتا ہے کیونکہ ہستی اور گن کا دھرم عام ہے اور یہ قاعدہ کہ جس دربیہ کو دیکھتے یعنے فرد کا علم اندری سے ہوسکتا ہے اوسکی جاتی یعنی نوع کا علم بھی ہوسکتا ہے اسواسطے جن اندریون سے گنون کا علم ہوتا ہے اونھین اندریون سے گنون مین رہنے والی نوعیت یعنے گن پن کا بھی علم ہوتا ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

وشیشک درشن اردو ترجمے کے
چوتھی ادھیاے کا پہلا آہنگ ختم ہوا

ادم

دوسرا آہنگ ادھیاے چوتھا

وسیشہ اور گُن کی پریکشا کرکے پرتھوی وغیرہ کاریون کی جانچ کرتے ہین۔

तत् पुनः पृथिव्यादिकार्य्यं द्रव्यं त्रिविधं शरीरेन्द्रिय

विषयसंज्ञकम् ॥१॥

(ارتھ) پرتھوی یعنی زمین وغیرہ کے کاریہ تین قسم کے ہوتے ہین ایک شریر یعنے جسم دوسرے اندری یعنے حواس تیسرے وشئے جو بھوگ جاتی ہین یا حواسون سے محسوس کئے جاتے ہین۔

(سوال) شریر یعنے جسم کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو بھوگ کرنیکے واسطے جیو آتما کو بطور مکان کے ملتا ہے وہ شریر کہلاتا ہے یا جسمین رہکر اندریون کے وشیون کے ساتھ جیو آتما کا تعلق ہوتا ہے وہ شریر تین قسم کا ہے ایک کرتو یہ یونی جسمین رہکر جیو آتما کسی پوربپ کرم کا پھل نہین بھوگتا بلکہ آگے کی واسطے کرم کرتا ہے دوسرے دکرتو یہ اور بھگتو یہ یونی) جسمین رہکر جیو آتما پہلے کرمون کی سزا وجزا بھوگتا ہے اور آگے کے واسطے کرم کرتا ہے تیسرے دبھگتو یہ یونی) یعنے جسمین رہکر صرف پچھلے کرمون کی خراب عادتون کو بھلانیکے واسطے اوسکی آزادی نہین صرف پھل ہی بھوگتا آگے کے واسطے آزادی سے کوئی کام نہین کرتا۔ اندری جو جیو آتما کی کرم کرنے اور پھل بھوگنے کی واسطے آلات جن سے حرکت یعنے کرم کرتا اور پھل بھوگتا ہی۔ اور وشئے وہ جو ان اندریون سے حاصل کئے جاتے ہین جسکو جیو آتما اپنے انکول یا پرتی کول مانکر سُکھ دُکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پرتھوی یعنے زمین جل یعنی پانی اور آگ ہوا وغیرہ عناصر کے کاریہ یعنے معلول تین قسم کے ہوتے ہین۔

(سوال) ایک عنصر یعنے پرتھوی وغیرہ سے شریر کی پیدایش ماننا صحیح نہین بلکہ

پنچ بھوتون سے بنا ہوا ہے۔

प्रत्यक्षाप्रत्यक्षाणां संयोगस्याप्रत्यक्षत्वात्पञ्चात्मकं नविद्यते ॥२॥

(ارتھ) شریر وغیرہ کو پانچون بھوتون کا کاریہ یعنے معلول کہنا ٹھیک نہین کیونکہ پرتکش ہونے قابل زمین پانی اور آگ کا نہ پرتیکش ہونے قابل ہوا اور آکاش سے ملجانا پرتکش سے نہین ثابت ہوتا اگر پانچ بھوتون سے جسم کا بننا ثابت ہوتا تو ہوا اور آکاش سے بنا ہوا شریر جو پرتیکش ہونے لایق مٹی پانی اور آگ سے ملکر بنتا ہی یا تو بالکل پرتیکش ہوتا یا کچھ پرتیکش ہوتا کچھ نہوتا اسواسطے پانچ بھوتون سے بنا ہوا جسم نہین۔

(سوال) تو کیا تین بھوتون سے جو پرتیکش ہونے لایق ہین یہ شریر بنا ہو یعنے مٹی پانی اور آگ سے پیدا ہوا ہے۔

(جواب) गुणान्तराप्रादुर्भावाच्च नत्र्यात्मकम् ॥३॥

(ارتھ) اگر مٹی پانی اور آگ آگے کے ملنے سے یہ شریر پیدا ہوتا تو پانی کے گن سردی اور بہنا اور آگ کا گن گرمی اور پرکاش اسمین پایا جاتا لیکن ایسا نہین پایا جاتا بلکہ آتما سے شونیہ جسم مین بو کا زیادہ تر اظہار ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شریر خاکی ہی۔

(سوال) جسم مین گرمی اور روپ کے اظہار سے آگ کا ہونا اور سردی اور سنیہگ کے اظہار سے جل کا ہونا پایا جاتا ہے۔

جواب) جسم مین گرمی نیمتک ہے اور پران وایو یعنے اگنی سے ملی ہوئی ہوا کے اوس مین رہنے سے ظاہر ہوتی ہے اور مُردہ جسم مین گرمی نہین پائی جاتی ایسے ہی سردی بھی نیمتک اور پانی کے سبب جو پایا جاتا ہے معلوم ہوتی ہی دراصل جسم خاکی ہی بو اوسکی ہی صفت ہے اور باقی صفات عارضی ہین بیان کا مطلب کنادجی کا یہ ہی کہ سمبا

سمبدھ سے جسم یعنے شریر کا کارن مٹی ہے ۔

(سوال) اگر یہہ جسم پانچ بھوت یا تین بھوتون یعنے مٹی پانی آگ وغیرہ سے نہین بنا تو اسمین کھانا پکانے کی طاقت جو آگ ہے اور روپ وغیرہ اسمین کیون پائے جاتے ہین ان گنون کے ہونے سے جسم کا پنج بھوتک ہونا پایا جاتا ہے ۔

(جواب)

अणुसंयोगस्त्वप्रतिषिद्धः ॥४॥

(ارتھ) پچھلے سوترمین جو اگنی پانی وغیرہ پنج بھوتون سے جسم نہ بننے کی تردید کیگئی ہے وہ اونکے اسمباے کارن ہونیکی تردید کیگئی ہے یعنے یہ تبلایا ہے کہ دوسری نوع کے پرمانو کسی چیز کے اسمباے کارن نہین ہوتے لیکن پرماتما کے نیم سے پنج بھوتون کی پرمانوون کے میل کی تردید نہین کیگئی ۔ اسواسطے انکے ملاپ سے کھانا وغیرہ ہضم ہوتا اور روپ وغیرہ کا ہونا تبلایا گیا ہے لیکن اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جسم کا سب سے اول اوپادان کارن یعنے علت مادی کونسی ہے تو اسکا جواب یہ ہوگا کہ زیادہ تر جسم مٹی سے بنا ہے کیونکہ جسم مین اسکے گن بکثرت پائے جاتے ہین بو مٹی کی خاص صفت ہے وہ جسم کے ناش ہونے تک مردہ جسم مین بھی پائی جاتی ہے ۔ اور کھانیکا ہضم ہونا وغیرہ مردہ جسم مین نہین پائے جاتے اسواسطے اور صفات عارضی ہین اور بو صفت ذاتی ہے بو ذاتی صفت ہونے سے جسم کا خاکی ہونا ثابت ہوتا ہی

اب جسم کی اقسام بیان کرتے ہین ۔

तत्र शरीरं द्विविधं योनिजमयोनिजं च ॥५॥

(ارتھ) یہ جسم دو قسم کا ہوتا ہے ایک یونی یعنے ماباپ کے تعلق سے پیدا ہونیوالا دوسرا ایونج یعنے بغیر ماباپ کے پیدا ہونیوالا ہے ۔ ایونج یعنے بغیر ماباپ سے پیدا ہونیوالا جسم آغاز دنیا کے رشی لوگون کا ہوتا ہے جو مکتی سے واپس آنیکے سبب کسی کرم کا پھل بھوگ نہونے سے صرف نیک کرم کرنیکے واسطے حالت جوانی مین ہوتا

سے اسکو کرتو یہ یونی یعنے صرف آگی کے واسطے کرم کرنیکے لائق جسم کہتی ہین یونی یعنی ماباپکے سبب سے پیدا ہونیوالے جسم دو قسم کے ہوتے ہین ایک جیرج یعنے انسان چوپائے وغیرہ جو جیر سے پیدا ہوتے ہین دوسرے انڈج یعنے انڈون سے پیدا ہونیوالے پرندے سانپ وغیرہ کے جسم۔

(سوال) ایونج جسمون کا ہونا ممکن نہین معلوم ہوتا کیونکہ یہہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔

(جواب) ایونج شریر عقل کے خلاف نہین کیونکہ پسینے سے پیدا ہونیوالے ایسے بھی بغیر ماباپکے پیدا ہوتے ہین چونکہ ہر ایک یگ کی ابتدا سنت کو ثابت کرنیکے واسطے پرماتمانے اپنی سرشٹی مین مثال دی ہوئی ہے اسیواسطے دیو رشیون کی پیدائش کو بغیر ماباپ کے ثابت کرنیکے واسطے مثال کے طور پر سویدج یعنی میل سے پیدا ہونیوالے جانور موجود ہین۔

(سوال) بلاجسم کے پیدا ہونیکا سبب کیا ہے کیونکہ بلاسبب کوئی کام نہین ہوسکتا۔

(جواب) अनियतदिग्देशपूर्वकत्वात् ॥ ६ ॥

(ارتھ) چونکہ پرمانو دیش یعنے جگہ اور سمت سے بندہے ہوے نہین بلکہ ہر ایک دیش اور سمت مین پرمانو موجود ہین جو ایشر کے نیم سے حرکت پاکر مل جاتے ہین پہلے پرمانو پرمانو سے ملکر دونک بنتے ہین اور سلسلہ وار بڑھتے ہوے جسم پیدا ہو جاتے ہین انہین اُن روحون کی مکتی سے واپس شدہ ہونیکی خاص صفت کے سبب انکے جسم بننے کیواسطے یہ خاص نیم ہے کیونکہ ہر قسم کے جسم اور ادرشٹ مین جانیکا تا جیو یعنے روحون کی حالتون کے موافق ہی الگ الگ ہے ایسے ہی موکش جیوون کو دوبارہ سرشٹی مین آنیکے واسطے یہ خاص قاعدہ ہے۔

(سوال) پرمانو بغیر حرکت کے مل ہی نہین سکتے کیونکہ سنیوگ یعنے میل کی پیدایش
کرم سے ہے اور بغیر سنیوگ کے چیزین پیدا نہین ہوسکتین۔

جواب) धर्मविशेषाच्च ॥७॥

(ارتھ) چونکہ دنیا کے آغاز مین پرماتما کی دی ہوئی حرکت سے ہی پرمانوون کا سنیوگ
ہوکر زمین درخت وغیرہ کل اشیا بنتے ہین اسواسطے پرماتما کی دی ہوئی حرکت سے
ہی نیم کے موافق پرمانو ملکر ویدرشیون کی شریر کو پیدا کرتے ہین ایسی زیادہ خرابی کے
سبب مچھر وغیرہ چھوٹے جانورون کے جسم بھی بلا ماں باپ کے اوس حرکت اور نیم سے پیدا ہوتے
ہین چونکہ سویدج سرشٹی یعنے میل سے پیدا ہونیوالے جانور اب بھی بغیر ماں باپ کے
پیدا ہوتے ہین اسواسطے جائے اعتراض نہین۔

समाख्याभावाच्च ॥८॥

(ارتھ) چونکہ براہمن وغیرہ کی شرتیون اور شاسترون دسمرتیون سے بلا ماں باپ سے
پیدا شدہ رشیون کے نام پائے جاتے ہین اور نیم کے قاعدہ کے موافق کہ جیل کو بنانے
کے واسطے آزاد لوگ ہی جاتے ہین اور وہان رہنے کو واسطے قیدی جاتے ہین ایسے
ہی سرشٹی کے سلسلہ کو آغاز کرنیکے واسطے جنہین پورب سرشٹی کے کرم پھل بھوگنے
والے جو آکر جنم لین دسنکہ اجسام کے سانچے بنانیکے واسطے بغیر کرم کے پھل بھوگنے والونکی
سرشٹی کے ہونیکا انومان ہوتا ہے یہ دو پرمان الوکہ شریرون کے واسطے ملتے
ہین اسپر اور دلیل دیتے ہین۔

संज्ञाया ऽनादित्वात् ॥९॥

(ارتھ) چونکہ وصفی نام جو صفات کے سبب سے رکھے جاتے ہین اور ہر ایک سرشٹی
مین ایک سے ہوتے ہین جیسے اگنی وغیرہ جسکو سنسکرت مین یوگک کہا گیا ہے اسواسطے
یہ نام انادی ہین کیونکہ اگر ستہ نئے نام پیدا ہوتے ہر سرشٹی مین مختلف ہوتے

لیکن وید سے معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح سورج چاند وغیرہ پرماتما نے اس دنیا سے پہلی
سرگ مین رکھے تھے وہی اس سرگ یعنے دنیا مین رکھے ایسے ہی اوسر استے پہلے
توان نامون کے انادی ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایونج یعنے بغیر ماباپ کے
انسان پیدا ہوتے ہین جنکے ماباپ کے نہونے سے اونکے اصطلاحی نام تو ہوتے نہین
انھین وصفی نامون سے یعنی اگنی - وایو - آدیتہ - برہما - منو - انگرا وغیرہ سے انھین
پکارتے ہین اسواسطے ویدون مین جن وصفی نامون کا ذکر ہے وہ ہر سرشٹی مین
ایک سے ہوتے اور ایونج لوگون کے وہی نام جو پہلے سرگ کے ایونج لوگو کے تھے
رکھے جاتے ہین -

सत्ययोनिजा ॥९०॥

(ارتھ) متذکرہ بالا دلایل اور پرمانون سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر یونی یعنے ماباپ
کے پیدا ہونے والے دیو رشیون کے جسم ہوتے ہین جنکے نام وید کے موافق ہر ایک
سرشٹی کے آغاز مین صفاتی یعنے اگنی - وایو - آدیتہ - انگرا - منو - برہما وغیرہ
ایک سے رکھے جاتے ہین -

वेदलिङ्गाच्च ॥९१॥

(ارتھ) وید کے پرمان سے بھی برہما دیو رشی وغیرہ کی پیدایش لکھی ہے جسکا ذکر
کرنیوالا اشر ہے جیسے یجروید ادھیاے ۳۱ یعنے پرش سوکت دکھایا ہے کہ اوس
سے دیو رشی وغیرہ پیدا ہوے جسطرح یونج اور ایونج دو قسم کے جسام یعنے ایک ماباپ
کے سبب پیدا ہونیوالے دوسرے بغیر ماباپ کے پیدا ہونیوالی خاکی ہوتے ہین ایسے
باقی ہوا وغیرہ سے بنے ہوے اجسام نہین ہوتے ہین بلکہ وہ سب بغیر ماباپ سے پیدا
شدہ یعنے ایونج ہی ہوتے ہین کیونکہ پتا کے بیرج اور ماتا کے رج سے ملکر جو جسم
بنتا ہے وہ جسم یونج یعنے ماتا پتا سے پیدا شدہ کہلاتا ہے لیکن رج اور بیرج دونون خاکی ہوتے

ہوتے ہین اسواسطے ان سے بنا ہوا شریر خاکی ہی ہوگا یہ کارن یعنے علت اور
کاریہ یعنے معلول کے نیم سے مقررہ بات ہے اور اندری پرتھوی کی بوکو معلوم کرنیوالی
ناک ہے ایسے ہی جل کی اندری رسنا۔ آگ کی آنکھ اور ہوا کی توچا یعنے کھال اور
آکاش کی کان ہے جو اپنے اپنے بھوت یعنے عنصر کے گن بو رس روپ سپرش اور شبد کو
معلوم کرتی ہین اور مٹی سے پیدا شدہ وستے کھڑے وغیرہ اور پہاڑ اور ستھاور یعنے
درخت پھل اور گھاس وغیرہ ہین۔

وشیشک درشن ادھیائے چوتھا
آہنگ دوسرا ختم ہوا

وشیشک درشن معہ اُردو ترجمہ

ادھیائے پانچ آہنک پہلا

دربیہ اور گن کی پرکشا یعنے تحقیقات کر کے اس پانچوین ادھیائے مین کرم کی تحقیقات شروع کرتے ہین اور اوسمین پرتین یعنے آتما کی حرکت سے پیدا ہونیوالی اوتکھیشپن اور بغیر پرتین یعنے آتما کی حرکت اوتکھیشپن کے پن کے سبب جو کرم ہین اور جو کرم پاپ کا سبب ہین اور جو پاپ پن دونون سے علیحدہ اودسمین کرم ہین وہ سب پہلے آہنک مین بیان ہونگے۔

आत्म संयोग प्रयत्नाभ्यां हस्ते कर्म ॥१॥

(ارتھ) آتما کے سنیوگ اور پرتین یعنے حرکت دنیے سے ہاتھ مین کرم ہوتا ہی مطلب یہ ہے کہ ہاتھ جو کچھ کرم یعنے حرکت کرتا ہے اوسکا سبب آتما کا سنیوگ اور پرتین ہے کیونکہ اگر آتما کا سنیوگ ہی کرم کا سبب مانا جاتا ہے تو آتما کے شریر مین ویاپک ہونے سے اوسکا ہر وقت ہاتھ سے تعلق بنا رہتا ہے اور جس انگ یعنے عضو کے ساتھ آتما کا تعلق نہو اوسکا زندہ رہنا ہی ممکن نہین اسواسطے ہر ایک زندہ عضو سے آتما کے تعلق ہونے سے اوسمین حرکت ہونی چاہیے اس خرابی کو دور کرنیکے واسطے رسی نے بتلایا کہ جب پرتین یعنے آتما کی حرکت ارادی کا بھی ہاتھ کے ساتھ تعلق ہو یعنی آتما ہاتھ کو حرکت دینے کا ارادہ کرتا ہی تب ہاتھ مین کرم ہوتا ہے اس کرم کا سمباے کارن [illegible] ہے اور اسمباے کارن حرکت ارادی والی آتما کا سنیوگ یعنے تعلق ہے اور حرکت ارادی

نمت کارن یعنی کرتا ہے اور اسی مجموعہ کا نام چیشٹا یعنے فعل کرنا ہے۔

(سوال) سمباے کارن کسے کہتے ہین۔

(جواب) اویون کا جو ملاپ ہے جس سے کاریہ بنا ہے جسکے بغیر کاریہ رہ ہی نہین سکتا یعنے اجزا کی ترکیب سمباے کارن ہے۔

(سوال) اسمباے کارن کسے کہتے ہین۔

(جواب) جن اجزا کے ملاپ سے چیز بنتی ہے وہ اجزا اوس چیز کے اسمباے کارن کہلاتے ہین۔

(سوال) نمت کارن کسے کہتے ہین۔

(جواب) ترکیب کا فاعل اور ترکیب کے واسطے جن اوزارون کی ضرورت پڑتی ہے وہ سب نمت کارن کہلاتے ہین۔

तथा हस्त संयोगाच्च मुषले कर्म ॥२॥

(ارتھ) جسطرح آتما کے سنیوگ اور حرکت ارادی سے ہاتھ مین حرکت ہوتی ہی اوسیطرح ہاتھ کے سنیوگ سے اوکھل مین دھان کوٹتے وقت موسل مین کرم ہوتا ہی چونکہ سوترمہرشی کنادجی نے لفظ چہ کے لکھنے سے تبلا دیا ہے کہ گرنے مین وزندار ہونا بھی سبب ہے یعنی جب موسل نیچے سے اوپر کی طرف آتا ہے تو اوسمین آتما کے ارادے سے ہاتھ مین حرکت اور ہاتھ کے سنیوگ یعنے تعلق سے موسل مین حرکت ہوتی ہی لیکن نیچے جاتے وقت وزندار ہونیکے سبب سے وہ گرجاتا ہے وہان بھاری ہونا بھی گرنے کا سبب ہے مطلب یہ ہی کہ اوپر چلنے مین حرکت ارادی کے تعلق سے کرم ہوتا ہے اور نیچے زمین کی کشش سے وزن کی سبب گرسکتا ہے اسمین حرکت ارادی کی چندان ضرورت نہین مثلا ایک گیند کو آسمان کی طرف پھینکا جاوے تو اوسمین دو حرکتین ہونگی ایک تو گیند کا اوپر کی طرف چلنا دوسرے نیچے کی طرف گرنا ان دو کرمون مین اوپر کی طرف جانا تو آتما کی حرکت ارادی اور ہاتھ کی تعلق سے

ہوا ہے اور نیچے کی طرف جانا وزندار ہونیکے سبب ہوا ہے۔ اس موقع پر موسل یا
لیند سمبائے کارن ہے اور حرکت ارادی سے حرکت کرکے ہاتھ کا موسل سے ملنا ہے
وہ اسمبائے کارن ہے آتما کی حرکت ارادی اور وزندار ہونا نمت کارن ہے۔

अभिघातजे मुसलादौ कर्मणि व्यतिरेकाद कारणं हस्त संयोगः
॥३॥

(ارتھ) جب موسل نیچے گرتا ہے اگرچہ اوسوقت ہاتھ کا بھی سنیوگ ہوتا ہے لیکن گرنے
مین سوائے وزندار ہونیکے جس سے کشش ارضی نیچے گراتی ہے ہاتھ کا سنیوگ یا دھکا
سبب نہین ہوتا ہے کیونکہ گرتے وقت آتما کا پرتین ضروری نہین۔ اسکی دلیل یہ ہے
کہ خواہ ہاتھ کا سنیوگ ہو یا نہو وہ ضرور گریگا جب ہاتھ کے سنیوگ کے بغیر اوسکا گرنا لازمی ہے
کیونکہ اگر گرتے وقت پرتین ہوتا تو وہ نیچے گرنے سے روکتا نہ کہ گراتا کیونکہ حرکت ارادی زمین کی
کشش کے خلاف ہی استعمال کیجاتی ہے یا مادی کشش کے کامون کو اپنے اختیار سے
چلانے مین اوسکا استعمال ہوتا ہے اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو ترقی کے کامون مین
کوشش کرنیکی ضرورت ہے اگر ترقی کے کامون مین کوشش نہ کیجاوے تو تنزل
خودبخود ہوجاتا ہے کیونکہ جسطرح وزن دار چیز کو کشش سے زمین اپنی طرف ہر وقت
کھینچتی ہے اوسے گرانے کی کوئی ضرورت نہین اسیطرح وشیون کشش اندریون کو اپنی طرف
برابر کھینچتی ہے اگر آتما اندریون کو وشیون روکنے کا کام نکرے تو وہ خواہ مخواہ آتما
کو وشیون کیطرف لیجاوینگی جسطرح وزندار اشیا مین وزن زمین کی کشش کے سبب ہوا اسی طرح
وہ ہر چیز کو اپنے کارن زمین کی طرف لیجاتا ہے ایسے ہی اندریان اور من جو بھوتون سے
پیدا ہوئے ہین اور وہ ہر چیز کو بھوتک وشیون کی طرف ہی ہر وقت لیجاتی ہین اسواسطے
جو لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ اگر ہم برا کام نکرین تو ہمین سند ملا اگنی ہوتر وغیرہ اچھے
اور نیتیہ کرمون کے کرنیکی ضرورت نہین سخت غلطی پر ہین کیونکہ برائی ضرور انھین اپنی طرف

کھینچ لیجاویگی

तथात्म संयोगोहस्त कर्मणि ॥४॥

(ارتھ) جب موسل کے نیچے گرتے وقت ہاتھ بھی نیچے کی طرف جاتا ہے اوسمین بھی آتما کے سنیوگ کی کوئی ضرورت نہین یعنے ہاتھ کی اوس حرکت کا آتما کی حرکت ارادی سبب نہین بلکہ نیچے گرنے والے موسل کا سنیوگ ہی اوس حرکت کا سبب ہی مطلب یہ ہو کہ گرنیکے حرکات مین آتما کی حرکت ارادی کی کو ضرورت نہین۔ یا سمجھو کہ اگر آتما اپنی حرکت ارادی سے کام کرتا ہے تو ترقی ہوتی ہے اگر من وغیرہ کے پیچھے لگ جاتا ہے تو تنزل ہوتا ہے۔

अभिघातान्मुसल संयोगाद्हस्ते कर्म ॥५॥

(ارتھ) جیسے موسل کے گرنے سے اوسکے منھ پر لگا ہوا لوہا گرتا ہے ایسے ہی موسل سے لگا ہوا ہاتھ بھی اوسکے ساتھ ہی نیچے کو چلا جاتا ہے اس سوتر مین ابھی گھات شبد سے وہ سنسکار مراد ہے جو گرنے سے پیدا ہوتا ہے اور وچار سے ابھی شبد کہا گیا ہے۔ مطلب یہ ہو کہ موسل کی بہت تیز حرکت سے جو گرنے مین پیدا ہوتی ہے موسل مین ایک قسم کا سنسکار پیدا ہوتا ہے اور اوس سنسکار کے سبب ہاتھ اور موسل کے سنیوگ سے جو سماے کارن ہے ہاتھ بھی نیچے گرتا ہے وہ گرنا آتما کی حرکت ارادی سے نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ اوس گرنے کا سبب ہاتھ اور موسل کا ملنا ہے آتما کی حرکت ارادی اوسکا سماے کارن نہین کیونکہ موسل کے گرنے کے ساتھ ہاتھ کا نیچے جانا آتما کے ارادے سے علیحدہ ہے۔

(سوال) جبکہ تمام جسم یا اوسکے کسی عضو مین حرکت ہوتی ہے وہ سب آتما کی حرکت ارادی سے ہوتی ہے تو اس موقع پر ایسا کیون نہین کہ ہاتھ کا بغیر آتما کی حرکت ارادی کے ہی موسل کے ساتھ نیچے چلا جانا تسلیم کرتے ہو اور ہاتھ کے ساتھ تمام جسم مین بھی حرکت ہوتی

(جواب)

आत्मकर्म हस्त संयोगाच्च ॥६॥

(ارتھ) یہان آتم شبد سے مراد تمام جسم ہے اور وچار سے جسم کو آتما لکھا ہے کہ تمام جسم

مین جو حرکت ہوتی ہے اس موقعہ پر وہ ہاتھ کے سینوگ سے ہوتا ہے مطلب یہ ہے کر
موسل تو وزندار ہونے سے زمین کی آکرشن شکتی یعنے کشش سے نیچے کو گرتا ہے اور [illegible]
موسل کے ساتھ لگا ہوا ہونے سے ہاتھ مین بھی وہ حرکت اجاتی ہے جیسے انجن کے ساتھ
لگی ہوئی ہونے سے تمام گاڑیان حرکت کرتی ہین اور ہاتھ کے سینوگ یعنے ملا ہوا ہونے
سے تمام جسم مین حرکت ہوتی ہے جسطرح ایک انجن کے سینوگ سے دوسری گاڑی چلتی ہی
اور دوسری گاڑی کے سینوگ سے تیسری ایسے ہی تمام چلتی ہین اگرچہ چلانے والی شکتی
جو بھاپ ہے اوسکا تعلق صرف انجن سے ہوتا ہے لیکن حرکت سینوگ سے تمام گاڑیون
مین ہوتی ہے اسیطرح پر زمین کی کشش صرف موسل پر ہوتی ہے لیکن سینوگ سے ہاتھ
اور تمام جسم حرکت کرتا ہے۔ اور یہی مطلب ہی کہ آتما مین جو حرکت ہوتی ہے وہ جسم کو تعلق سے
ہوتی ہے کیونکہ متحرک باآلات ہے بغیر اوزار و نکے یعنے جسم وغیرہ کے حرکت کبھی نہین سکتا۔
اب ان حرکات کا ذکر کرتے ہین کہ جسمین کسی قسم کی حرکت ارادی کی احتیاج نہین اگرچہ
موسل وغیرہ کے گرنے کی حرکت بھی محتاج حرکت ارادی کی نہین لیکن جبتک حرکت ارادی
سے موسل اوپر نہ جاوے تب تک گر نہین سکتا۔

संयोगाभावे गुरुत्वात् पतनम् ॥७॥

(ارتھ) سینوگ اس لفظ سے کل رکاوٹین مراد ہین یعنے روکاوٹ کی نہونے سے وزن
کے سبب چیز اوپر سے نیچے گرتی ہے جبتک روکاوٹ ہو تب تک نہین گرتی یہان
گرنے مین ایک روکاوٹ تو سینوگ ہی ہی وزن دار چیز بھی کسی درخت وغیرہ مین
بندھی ہونے سے نہین گرتی اوسکے نہ گرنی مین وہی سینوگ ہی سبب ہی
(سوال) جو پرندے آسمان مین اوڑتے ہین اونمین نہ تو کسی سے سینوگ ہوتا ہی اور وہ
وزن دار بھی ہوتے ہین وہ کیون نہین گرتے۔
(جواب) وہان پر حرکت ارادی جو نیچے گرنے سے الگ رہنے کی واسطے پرند کرتے ہین

وہ گرنے مین رُکاوٹ ہوتی ہے تیسرے وہ اپنے پرون کو پھیلا کر اپنے جسم کو اس حالت
مین لے آتے ہین کہ اونکا وزن اونکے نیچے کی ہوا سے کم ہوجاتا ہے اسواسطے ہوا پر
تیرتے ہین۔ اسی طرح مختلف قسم کی رکاوٹین گرنے سے روکنے والی ہین جنکو مہرشی کناد جی
نے سنیوگ لفظ سے دکھلایا ہے جب یہ رکاوٹین نہون تب وزن دار چیز نیچے گرتی ہے
جن چیزون مین وزن نہین یعنے زمین کی کشش جن پر اثر نہین کرسکتی وہ نہین گرتے
جیسے اگنی کی لاٹ ہمیشہ اوپر ہی چلتی ہے۔
(سوال) اگر وزن کے سبب ہی گرنا تسلیم کیا جاوے تو گیند اوپر کیون جاتی ہے
اور گھومتی ہوئی کیون نیچے آتی ہے۔

جواب) नोदनविशेषाभावान्नोर्द्ध्वं नतिर्य्यग्गमनम् ॥ ८॥

(ارتھ) خاص طور پر حرکت ارادی کے نہونے سے اوپر نیچے نہین جاتا یعنے جب تک
حرکت دینے والے کی دی ہوئی حرکت رہتی ہے تب تک گیند اوپر چلی جاتی ہے اور
جہان وہ حرکت ختم ہوگئی وہان سے لڑھکتی ہوئی نیچے گرتی ہے۔ لیکن درخت سے جو پھل
گرتا ہوا دیکھتی جو اوپر سے تھک کر گرتا ہے۔ اور تیر جو کمان سے چلکر دوسرے مقام پر گرتا
ہے انہین خاص قسم کی حرکت ارادی کا تعلق نہونے سے اوپر چلنا اور نیچے گرنا نہین ہوتا
جہان جہان خاص قسم کی حرکت ارادی سے تعلق ہوگا وہان چیز لڑھکتی ہوئی چلیگی
جہان کشش زمین سے بھاری ہونیکے سبب گریگی وہان سیدھی گریگی یہ مطلب ہے
(سوال) وہ خاص قسم کی حرکت جس سے اس قسم کا کرم ہوتا ہے کسطرح پیدا ہوتی ہے

جواب प्रयत्नविशेषान्नोदनविशेषः ॥ ९॥

(ارتھ) وہ خاص قسم کی حرکت آتما کے ارادے سے پیدا ہوتی ہے یعنی جیو آتما من کو
حرکت دیتا ہے اور من اندریون کو اوس سے وہ حرکت جاری ہوکر اوس کرم کا
سبب ہوتی ہے جو اوپر کو جاتی ہوئی گیند گرتی ہے

(سوال) بہت چیزین تھوڑی دیرتک اونچی جاکر رہ جاتی ہین اور بہت چیزین زیادہ اونچی جاتی ہین۔

नोदनविशेषादुदसनविशेषः ॥१०॥

(جواب)

(ارتھ) جو آتما کی حرکت ارادی سے خاص قسم کی حرکت پیدا ہوتی جس سے پریری یعنی حرکت پائی ہوئی گیند اوپر جاتی ہے اگر وہ زیادہ تیز اور زور سے ہوتو اوس چیز سے دورتک اونچی چلی جاتی ہے اور وہ حرکت کمزور ہے تو چیز کم اونچی جاتی ہے زور اور کمزوری کا لحاظ چیز کے وزندار اور ہلکا ہونے پر اور حرکت کی کمی زیادتی سے تعلق رکھتی ہے ہلکی چیز زیادہ حرکت سے بہت اونچی جائیگی اوسی حرکت سے بھاری چیز کم اونچی جائیگی جو چیز بہت ہی ہلکی ہو وہ اونچی مشکل سے جائیگی اب اس حالت کو دکھلاتے ہین کہ جب حرکت ارادی ہوتی ہے اور اس سے پاپ پُن نہین ہوتا کیونکہ پاپ پن آتما کی حرکت ارادی سے ہی سرزد ہوتے ہین لیکن اگر آتما سنسکار کے وش مین حرکت دے اور اوسمین ارادہ نہو تو وہ حرکت اگرچہ آتما کی دی ہوئی ہو لیکن پن پاپ کا سبب نہین ہوتی۔ اوسکی مثال دیتے ہین

हस्तकर्मणा दारककर्म व्याख्यातम् ॥११॥

(ارتھ) اوکھل مین موسل گرنے سے جو ہاتھ مین حرکت ہوتی ہے چونکہ وہ سنسکار سے سبب ہوتی ہے اسواسطے وہ پاپ پن کا سبب نہین ہوتی اوسکی مثال یہ ہے کہ اگرچہ لڑکے کے ہاتھ پانو آتما کی طاقت سے حرکت کرتے ہین لیکن اوسکی نیت مین کوئی غرض اس قسم کی شامل نہین جس سے کسیکو فایدہ یا نقصان پہونچانیکا خیال رکھتا ہو اسواسطے اوسکے افعال وحرکات پاپ پن کا سبب نہین ہوتے ایسے ہی وہ حرکات جو ہاتھ وغیرہ سے ہوتی ہین وہ پاپ پُن کا سبب نہین ہوتین۔ مطلب یہ ہو کہ حرکت ارادی بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک جس سے دوسرون کو فائدہ یا نقصان پہونچانے کی نیت ہو وہ پاپ پُن کا سبب ہوتی ہے دوسرے جسمین دوسرے کو نقصان یا فایدہ پہونچانیکی نیت نہو

طاقت کے سبب حرکت صادر ہوتی ہے جیسے کہ ہاتھ [illegible] تو وہ اپنے [illegible] سبب
[illegible] -

तथा दग्धस्य विस्फोटने ॥१४॥

ترجمہ - [illegible]

[illegible]

سوال - [illegible]

جواب - [illegible]

[illegible]

سوال - [illegible]

यत्नाभावे प्रसुप्तस्य चलनम् ॥१५॥ جواب

ترجمہ - [illegible]

یہ ہی کہ اس قسم کی حرکت پران وایو کے سبب سے سمجھنی اسمین حرکت ارادی کا خیال کرنا
صحیح نہین اسکے متعلق اور مثال دیتے ہین۔

तृणेकर्म वायु संयोगात ॥१७॥

(ارتھ) گھاس۔ بیل۔ سبزی وغیرہ کے درخت اور تمام نباتات یا جھنڈے وغیرہ جو
حرکت کرتے ہین وہ حرکت بھی ہوا کے سبب سے ہوتی ہے اوسمین بھی حرکت ارادی کا کوئی
تعلق نہین ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ جس چیز مین کرنا۔ نکرنا۔ اورالٹا کرنا پایا جاوے وہان
تو خیال کرنا چاہیے کہ یہان جیوآتما کے سبب سے حرکت ارادی کام کرتی ہے جہان اسکے
خلاف ہو وہان ہوا اور آگ پانی وغیرہ کے سبب جو پرماتما کی نیم سے حرکت ہوتی ہے
اوسی کے سبب سمجھنا چاہیے۔
(سوال) کیا مادے مین حرکت ذاتی ہے یا عارضی اگر عارضی ہے تو اسکا سبب کیا ہی
(جواب) مادے مین حرکت ذاتی نہین بلکہ عارضی ہے جو کہ پرماتما کے نیم کے سبب ہوتی ہی
جسطرح گھڑی کی تمام سوئیان اور چکر گھڑی ساز کے نیم اور چابی دینے سے حرکت کرتے ہین
اور ٹھیک اوسی جگہہ پر آجاتے ہین جب وہ دی ہوئی حرکت بند ہوجاتی ہے تب گھڑی بند
ہوجاتی ہے۔

मणि गमनं सूच्यभिसर्पणमदृष्ट कारणकम ॥१८॥

(ارتھ) جہان پر منی مین حرکت ہوتی ہے یا چمک پتھر کی کشش سے سوئی وغیرہ حرکت
کرتی ہین اون سب کا سبب ادرشٹ یعنے وہ طاقت جو نظر نہین آتی ہے مثلاً لوہا جو چمک
پتھر کے سبب حرکت کرتا ہے اوس چمک مین جو آکرشن شکتی ہے وہ نظر نہین آتی دوسرے
ادرشٹ کا مطلب پوربجنم کے کرمون کا بھوگ بھی ہو سکتا ہے۔ تو جیوون کے کرمون
کے مطابق بھی چیزین حرکت کرکے اونکے پاس پہونچ سکتی ہین اگرچہ اونکی حرکت مین کوئی
اور سبب بلا ارادہ کا بھی ہوتا ہے لیکن زیادہ غور سے سوچنے سے بھوگ ہی کا پتہ لگتا ہے

(سوال) تیر یکشی یعنے پرندالات چکر دینی لکڑی جلا کر چلاتے ہیں جو ایک دایرہ بنیا ہاے وغیرہ کے نیچے سے اوپر جانے مین ایک ہی حرکت ہوتی ہی یا زیادہ۔

इषावयुगपत्संयोगविशेषाःकर्मान्यत्वेहेतुः ॥१६॥

(ارتھ) تیر مین ایک کال مین ہونے والے سنیوگ وشیش یعنی خاص قسم کی ملاپ سے کرم یعنے حرکت کا کئی قسم کا ہونا ثابت ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ تیزی سے چلتے ہوی تیر مین اگرچہ حرکت موجود ہوتی ہے لیکن وہ دیوار کے ساتھ ہی چلنا بند کر دیتا ہے یہان اس حرکت کا ناش کرنیوالا آشرے کا ناش تو ہو نہین سکتا کیونکہ اشرے موجود ہی یعنے جس تیر کے اندر حرکت کام کر رہی تھی وہ تیر موجود ہے وہان مخالف گن بھی نہین معلوم ہوتا کہ جس سے کرم کا ناش ہوا ہو یہی معلوم ہوتا ہی کہ کرم سی پیدا شدہ سنیوگ ہی اوس کرم کا ناش کرنیوا ہے یعنے تیر کے چلنے سے جو دیوار کے ساتھ ملاپ پیدا ہوا وہ ملاپ ہی تیر کے چلنے کو روک دیتا ہے وہ سنیوگ چوتھے کشن مین پیدا ہو کر پانچوین چھن مین کرم کو ناش کر دیتا ہے۔

(سوال) پانچوان اور چوتھے چھن کہنے سے کیا مطلب ہی یہان چھن سے وہ لمحہ مراد ہے جسوقت کام شروع ہوتا ہے ختم ہوتا ہے۔

(جواب) پہلے چھن مین کرم پیدا ہوتا ہے یعنی حرکت پیدا ہوتی ہے دوسرے چھن مین جو تیر اور کمان کا سنیوگ تھا وہ ناش ہوتا ہے تیسرے چھن تیر کمان سے الگ ہو کر وبھاگ پیدا کرتا ہے چوتھے چھن دیوار سے سنیوگ پیدا ہوتا ہی اور پانچوین چھن مین وہ حرکت ناش ہو جاتی ہے اسواسطے یہ ایک ساتھ ہونے والے سنیوگ وشیش سے کرم کا نانا ہونا معلوم ہوتا ہے یعنے حرکت بہت سی ہین ایک نہین یہ پتہ لگتا ہے

(سوال) یہان سنیوگ وشیش کہنے سے کیا مطلب ہی۔

(جواب) خاص قسم کا سنیوگ ہی کرم کو ناش کرتا ہے اگر ہر ایک سنیوگ کرم کو ناش کرتا تو کرم کہین رہ ہی نہین سکتا اسواسطے خاص سنیوگ سے ہی کرم کا ناش ہوتا ہی ہر ایک سنیوگ سے نہین یہ مطلب ہے۔

(سوال) پریرنا یعنے تحریک سے پیدا شدہ کرم تو معلوم ہوا سنسکار سے پیدا شدہ کرم کونسا ہوتا ہے۔

جواب नोदनादाद्यमिषोः कर्म तत्कर्मकारिताच्च
संस्कारादुत्तरं तथोत्तरमुत्तरञ्च ॥ १७ ॥

(ارتھ) تیر مین جو شروع مین حرکت ہوتی ہے وہ تحریک سے ہوتی ہے یعنے حرکت دینے والے کی طاقت سے ہوتی ہے اوس پہلے کرم سے تیزی سے چلنے والا سنسکار پیدا ہوتا ہے وہ تیز چلتی ہوئی چیز کو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہی اوس سنسکار سے اوس تیر مین کرم پیدا ہوتا ہے اور اس کرم سے دوسرا کرم اسطرح سلسلہ وار حرکت کرتا ہوا تیر چلا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہی کہ جب تک چلا ہوا تیر گرتا نہین تب تک سنسکار سلسلہ وار اوسکو حرکت دیتا ہے یعنے کرم کی اولاد پیدا ہوتی چلی جاتی ہی اور اپنے پیدا کردہ سنیوگ سے کرم کا ناش ہونے پر سنسکار سے دوسرا کرم پیدا ہونے کے سبب سنسکار ایک ہی کرم کی اولاد پیدا کرنے کا سبب ہی سنسکار کی اولاد نہین ہوتی اسیواسطے سنسکار کو صیغہ واحد مین ظاہر کیا ہے۔

(سوال) اگر ایک ہی سنسکار کرم کی پیدایش کا سبب ہو تو کبھی تیر زمین پر نہ گرے کیونکہ کام کا پیدا کرنے والا سنسکار موجود ہے۔

جواب संस्काराभावे गुरुत्वात् पतनम् ॥ १८ ॥

(ارتھ) سنسکار کے نہونے پر وزن دار ہونے کے سبب چیز گر جاتی ہے مطلب یہ ہے وزن دار چیز زمین کی کشش سے نیچے گرتی ہے جبتک اس کشش کا مقابلہ

کرنے والا سنسکار کرم کو پیدا کرتا ہے تب تک یہ کشش کھینچنے مین مجبور ہوتی ہے
اور جب سنسکار ناش ہوگیا تو کشش کو روکنے والا کرم پیدا نہین ہوتا اس لئے وہ
کشش اوس بان کو گرا دیتی ہے فقط۔

وشیشک درشن اردو ترجمہ کی پانچوین

ادھیاے کا پہلا آہنگ ختم ہوا

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیاے ۵ آہنک دوسرا

اس آہنگ مین تحریک سے پیدا ہونے والی حرکت یعنے کرم کی پریکشا یعنے تحقیقات کرتے ہین۔

(سوال) تیر وغیرہ کو تو حرکت دیتا ہوا دیکھتے ہین لیکن زمین مین جو حرکت ہوتی ہے اوسکا کیا سبب ہے۔

(جواب) नोदनाभिघातात् संयुक्त संयोगाच्च पृथिव्यां कर्म ॥ १॥

(ارتھ) پرتھوی مین جو حرکت ہوتی ہے اوسکا ایک سبب تو پریرنا یعنے تحریک دوسرے کسی چیز کا زور سے بڑھنا یہ تو زمین کی غیر مقررہ حرکت کے سبب ہین اور جو مقررہ حرکت ہے اوسکا سبب جو پرماتما اوسمین ویاپک ہے اوسکا سنیوگ ہے مطلب یہ کہ پرماتما کی موجودگی سے جڑہ پرتھوی ستارے وغیرہ حرکت کرتے ہین اور غیر معمولی حرکات کسی خاص پریرنا اور کسی وزنی چیز کے گرنے سے ہوتی ہین

(سوال) مختے گذشتہ سنیوگ کا ارتھ اور ٹیکا کارون کے خلاف پرماتما کا زمین مین ویاپک ہونا اور اوسکے سنیوگ سے حرکت ہونا کسطرح لیا۔

(جواب) جڑ چیزون کے اندر حرکت سوبھاوک تو ہے نہین اگر سوبھاوک یعنی ذاتی خاصہ ہوتی تو ہر ایک چیز متحرک نظر آتی لیکن یہ پریکش کے خلاف ہے کسی جڑ چیز کو جب کوئی حرکت دیتا ہے تب ہی حرکت کرتی ہے۔ سوا اسکے سوتیا شتو اونشٹر [illegible]

جو لکھا تھا   संयुक्तमेतत्तद्रसमत्रं चेत्यादि   معلوم ہوتا ہے کہ رشی
کا مطلب سینکت کہنے سے ابھی پرتھوی اور پرماتما کے سنیوگ سے ہے اگر کوئی کہے کہ
ویشیشک شاستر سے اور اوپنشد سے کیا تعلق تو رشی نے پہلے ہی ادھیاے مین تتو
گیان کے واسطے وید کو پرمان مانا ہے اور اسیکے موافق لکھا ہے

(سوال) روزانہ معمولی حرکت کی علاوہ بھونچال وغیرہ آتے جس سے زمین مین حرکت
معلوم ہوتی ہی لیکن وہان پر پرنا یعنے تحریک کرنیوالا اور کسی چیز کا گرنا ثابت نہین ہوتا

(جواب)   तद्विशेषेणादृष्टकारितम् ॥२॥

(ارتھ) بھونچال وغیرہ جو پرتھوی مین غیر معمولی حرکات ہوتی ہین اونکا سبب جیوون کے
ادرشٹ کی مطابق ایشری حرکت ہی کیونکہ جیوون کو تکلیف اوس بھونچال سے پہونچتی ہی
اور جس کسیکو اوس سے فایدہ پہونچتا ہے اونکے پہلے جنم کے کئے ہوے کرم سے پیدا شدہ
ادرشٹ پھل ہی اوسکا سبب ہوتا ہے اور وہ ادرشٹ پھل ایشر کے نیم کے موافق ہی
ہوتا ہے مطلب یہ ہی کہ جس کرم کی تحریک اور کسی چیز کے گرنے سے پیدایش ہوا اور اوس سے
جیوون کو کسی قسم کا نفع نقصان ضرور ہی پہونچتا ہے اسواسطے اوسکا سبب ادرسٹ ہی
خیال کرنا چاہیے سواے ادرشٹ کے جیوون کو آرام یا تکلیف نہین ہو سکتی

(سوال) بارش مین جو پانی اوپر سے گرتا ہے اوسمین جو حرکت یعنی کرم ہی اوسکا کیا سبب
مانوگے

(جواب)   अपां संयोगाभावे गुरुत्वात् पतनम् ॥३॥

(ارتھ) بارش مین جو پانی اوپر سے نیچے گرتا ہے وہ سنیوگ کی نرہنے سے وزندار ہونیکے
سبب سے ہوتے ہیں ہر ایک وزندار چیز زمین کی کشش سے نیچے گرتی ہے جبتک کوئی مخالف
طاقت اوسکو گرنے سے روکتی ہے تب تک وہ نہین گرتی جب سنیوگ جو روکنے والا
تھا ناش ہو گیا تب زمین کی کشش سے پانی گرنے لگتا ہے اس کرم کا سمباے کارن

وزن بادل مین ملاپ کا اجادنت کارن ہے۔

(سوال) جو پانی برس کر نیچے کی طرف بہ جاتا ہے اس کرم کا کیا کارن ہے

جواب

द्रवत्वात्स्यन्दनम् ॥४॥

(ارتھ) زمین پر گرے ہوے پانی کی بوندون مین ایک دوسرے سے ملاپ ہو کر جو ایک پانی کے اجزا کا مجموعہ کی شکل دھار پیدا ہو جاتی ہے اوسکا جو نیچے کی طرف بہنا ہے یعنی اوس جگہ سے جہان پہ پانی گرا تھا دور چلا جاتا ہے وہ کرم درو تو اسمبائی کارن سے پیدا ہوتا ہے اور وزن دار ہونا نمت کارن ہے اور جل سمبائی کارن ہے۔

(سوال) درو تو کسے کہتے ہین۔

(جواب) جو بہنے والی شکتی ہے اوسے درو تو کہتے جس سے بہنے والی چیز ون مین نیچے کی طرف بہنا پایا جاتا ہے اگرچہ درو تو کا ترجمہ بعض لوگ سیال سے کہتے ہین لیکن یہ اصل ترجمہ نہین۔

(سوال) اگر زمین پر رہنے والے پانی کا اوپر جانا ہوتا تو وزندار ہونے سے اوسکا نیچے گرنا یا برسنا ممکن ہوتا اسواسطے جب جل نیچے کی طرف ہی جاتا ہی اوپر جاتا ہی نہین تو یہ کیسے ممکن ہے۔

(جواب) नाड्यौवायु संयोगादारोहणम् ॥५॥

(ارتھ) پانی اگرچہ سوبھاوک طور پر نیچے کی طرف بہنے والا ہی اور اوسمین سورج کی کرنون سے جو کہ ہوا کے ساتھ ملکر کام کرتی ہین اوپر جانا ہوتا ہے۔ گرمی کی موسم مین ہوا کے ساتھ ملی ہوئی سورج کی کرنین ہی پانی کو اوپر کی طرف لیجاتی ہین جب وہ رج اوتر این سے دکشاین ہو جاتا ہے تو دور ہو جانیکے سبب کرنین ترچھی ہو کر کمزور پڑنے لگتی ہین جس سے پانی برسنے لگتا ہی مطلب یہ ہو کہ سورج کی کرنون اور ہوا کے ملاپ سے پانی اوپر جاتا ہے سنیوگ کی نہ رہنے سے اور وزندار رہنے سے نیچے گرجاتا ہے اگر سنیوگ کا ناش

بجلی کے سبب سے ہوتا ہے ۔

(سوال) سورج کی کرنون مین یہ طاقت کہان سے آئی کہ وہ زمین کے پانی کو اوپر لیجاوے

جواب   नोदना पीडनात् संयुक्त संयोगाच्च ॥६॥

(ارتھ) زبردست ہوا کی تحریک سے پانی کے اجزا متفرق ہوکر کرنون اور ہوا کے میل سے اوڑنے لگتے ہین یا کرنون مین جو وایو پرماتما ہے اوسکے سنیوگ سے کرنون کے اندر یہ طاقت آتی ہے کہ وہ اپنے مخزن کی طرف چلین اسطرح سورج کی کرنین پرماتما کے نیم روپ شکتی سے تحریک پاکر پانی کو علیحدہ کرکے تیز ہوا کے ساتھ ملکر اوپر لے جاتی ہین جیسے گرم پانی کو ہوا اور آگ ملکر اوڑا لیجاتی ہے اور وہ دھوان ہوکر اوڑتا ہوا پرتکش نظر آتا ہے ایسے ہی سورج کی کرنین پانی کو اوپر لیجاتی ہین ۔

(سوال) جو پانی درخت کی جڑ مین ڈالا جاتا ہے وہ درخت کے اندر سے اوپر کیسے چلا جاتا ہے ؛ ہان نہ تو تحریک ہی اور نہ اوگھات ہے ۔

(جواب)   वृक्षाभिसर्पणमित्यदृष्टकारितम् ॥७॥

(ارتھ) درخت کی جڑ مین جو پانی ڈالا گیا ہے وہ اون لوگون کے ادرشٹ یعنی قسمت جنہون اوس درخت کے سایہ - لکڑی - پتّے - پھل - پھول وغیرہ سے سکھ یا دکھ حاصل کرنا ہے کیونکہ وہ ایشور کرم پھل دینے والی کے نیم سے تحریک یافتہ کرنون کے ساتھ ملکر درخت کے اندر جاکر اوسے بڑھاتا ہے ۔ جو لوگ درختون کے بڑھنے مین جیو کو سبب مانکر برکشون مین برکش کا ابھی مانی جیو تسلیم کرتے ہین اونھین وشیشک کے اس سوتر کو غور سے پڑھنا چاہیے ۔

(سوال) جل مین اگر بہنے کی شکتی تسلیم کیجاوے اور اس قسم کے پانی کا اوپر جانا نیچے گرنا اور برابر چلنا بھی پایا جاوے برف اور اولون مین سردی ہونے سے اونکا پانی ہونا

تو مسئلہ ہے پھر کیون وہ سخت ہو جاتے ہین اور کیون بہنے لایق بنجاتے ہین پانی کو اگر سیال خیال کیا جاوے تو برف اور اولے کیون ٹھوس ہو جاتے ہین اور پھر کیون سیال ہوتے ہین۔

अपां संघातो विलयनञ्च तेजःसंयोगात् ॥८॥

جواب)

(اردھ) پانی اس طور پر جمکر برف یا اولا بنجاتا ہے کہ جب وہ تیج یعنے بجلی سورد کے جاکر پانی کے پرما نواپس مین ملتے تو اوس دونک مین وردتو یعنے سیال پن پاینے والی شکتی کو نہین پیدا کرتے اوس سیال پن سے مبراو ونکون سے برف اور اولے بنجاتے ہین جس سے اون مین ٹھوس پن بجائے سیال پن کے پیدا ہو جاتا ہی۔

(سوال) اسطرحپر اولے اور برف کو پانی ہونے مین یا پانی سے پیدا شدہ ہونے مین کیا پرمان ہے

(جواب) چونکہ اولے اور برف ناش ہو کر پانی مین ہی شامل ہوتے ہین اسواسطے صاف ظاہر ہے کہ وہ پانی سے بنتے ہین اور اوسی مین شامل ہو جاتے ہین۔

(سوال) اگر تیج کے سبب سے پانی کا برف اور اولے بننا تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ پھر پانی کسطرح بنینگے۔

(جواب) یہ بھی تیج کے سبب سے ہوتا ہی کہ برف اور اولے بنانے والا تیج جب برف اور اولے بننے والے پرمانون مین زور دار اثر کرتا ہے تو اوس سے حرکت پیدا ہوتی اور اُس حرکت سے وبھاگ یعنے تقسیم پیدا ہو جاتی ہی اور اوس سے بنانیوالے سنیوگ کا ناش ہو جاتا ہے اسطرحپر برف اور اولون کے تمام ٹکڑے ناش ہو جاتے ہین جس سے دروتو کی مخالف شکتی کے ناش سے پھر دروتو پیدا ہو کر پانی ہو جاتا ہی اس طرحپر پانی مین برف اور اولون کے شامل ہو جانے سے زبردست تیج کا کام ہی کارن ہے۔

(سوال) اوس مین زبردست تیج شامل ہوگیا اسمین کیا پرمان ہے۔

(جواب) **तत्र विस्फूर्जथुर्लिङ्गम् ॥९॥**

(ارتھ) اوس آکاش مین رہنے والے پانی تیج ہونے کی واسطے جو پرمان مانگا گیا ہے اوسکا ثبوت بجلی ہے۔ بجلی کی چمک سے [illegible] کا پتہ لگتا ہے کیونکہ جب اولے برستے ہین یا برف پڑتی ہے اسوقت بجلی اور بادلون کی گرج بھی تہیکش طور پر دکھلائی دیتی ہے جس سے انومان ہوتا ہے کہ جس بادل سے اولے پیدا ہوتے ہین اوسمین سوکشم تیج یعنے بجلی موجود رہتی ہے جو پانی کے درو توگن کو روک کر سینوک کا سبب ہوتی ہے اوس سے اولے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین۔

(سوال) اسمین اور کوئی پرمان بھی ہے یا یہ نیا خیال ہی ہی۔

(جواب) **वैदिकञ्च ॥१०॥**

(ارتھ) پانی کے درمیان جو آکاش ہوتا ہے تیج یعنے اگ کا ہونا ویدون کے پرمان سے بھی ثابت ہوتا ہے جبکہ ویدون سے پتہ لگتا ہی آجکل بنا کر بھی لوگ دیکھ سکتے ہین ویدون مین اوسکا ہونا ثابت ہی توپھر کسطرح کہا جاوے کہ آکاش کی رہنے والے پانیون مین اگنی نہین ہے۔

سوال۔ بجلی کی پیدائش کسطرح ہوتی ہے جس سے پانی برف اور اولے بنجاتی ہین

(جواب) **अपां संयोगाद्विभागाच्च स्तनयित्नोः ॥११॥**

(ارتھ) پانی کے بھرے ہوئے دو بادلون کے ملنے اور علیحدہ ہونے سے جو رگڑ پیدا ہوتی ہے اوس سے بجلی پیدا ہوتی ہے اور یہ بادلون کا ملنا و علیحدہ ہونا اکثر ہوا کے سبب سے ہوتا ہے اور اسی رگڑ سے بادلونمین آواز پیدا ہوتی ہے جسے لوگ کہتے ہین بادل گرج رہا ہے مطلب یہ ہی کہ گرج اور بجلی کی پیدائش کا سبب بادلون کی رگڑ یعنی اونکا ملنا اور علیحدہ ہونا ہی ثابت ہوتا ہے جب ایک بادل ادھر سے آتا [illegible]

دوسرا دوسرے تو اکثر رگڑ پیدا ہو جاتی ہے جس سے آواز اور بجلی پیدا ہوتی ہے۔
سوال بھونچال وغیرہ زمین کی غیر معمولی حرکتوں کا سبب تو جیووں کا ادرشٹ
کہا لیکن اگنی کے لگنے سے ہزاروں گھر جل جاتے ہیں تیز ہوا اور آندھی سے سینکڑوں
درخت اوکھڑ جاتے ہیں اسکا کیا سبب ہے۔

جواب पृथिवीकर्मणा तेजःकर्म वायुकर्म च व्याख्याते
॥१२॥

(ارتھ) جسطرح بھونچال وغیرہ زمین کی غیر معمولی حرکتیں ادرشٹ یعنی جیووں کے
کرم کے سبب سے ہوتی ہیں اسیطرح آگ کا لگنا اور اس سے ہزاروں گھروں کا جل جانا
اور ان درختوں کا اکھڑ جانا وغیرہ بھی جیووں کے ادرشٹ سے ہوتی ہیں مطلب یہ ہے
کہ جن جیووں کو اس سے فائدہ یا نقصان پہونچتا ہے انھیں کے کرم کے پھل دینے
کے واسطے پرماتما کی تحریک سے یہ حرکات ہوتی ہیں۔

(سوال) اگنی ہمیشہ اوپر ہی جلتی ہے ہوا برابر چلتی ہے یعنے ترچھی چلتی ہے ایسے
من کرم کرتا ہے اور انووں میں حرکت ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے۔

(جواب) अग्नेरूर्ध्वज्वलनं वायोस्तिर्यक्पवनमणू
नां मनसश्चाद्यं कर्मादृष्टकारितम् ॥१३॥

(ارتھ) یہ کرم جیووں کے ادرشٹ پھل دینے کے واسطے آغاز دنیا سے کرم پھل
دینے والے کیطرف سے ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ پرماتما چاروں تمام عنصروں کو
حرکت دیکر انکی حرکتوں کو قاعدہ سے جاری کرتے ہیں اور غیر معمولی حرکتیں بھی
ہوتی ہیں انکا کارن جیووں کا ادرشٹ ہی ہے اور پرماتما کی دی ہوئی پہلی حرکت سے
جو بیگ یعنے تیزی کا سنسکار پیدا ہوتا ہے اوسی سے اب حرکتیں ہو رہی ہیں کیونکہ
جہاں پرتیکش سے کارن کا پتہ لگ جاوے وہاں انومان وغیرہ سے دوسرا کارن

تلاش کرنا صحیح نہین۔ ان سوترون سے صاف پتہ لگتا ہے کہ جو زمین وغیرہ کی غیر معمولی
حرکتون سے جیوون کو نقصان یا فائدہ پہونچتا ہے وہ جیوون کے کرمون کے پھل
سے مقرر ہے اور اوسیکے سبب سے پرتھوی وغیرہ مین یہ حرکات ہوئی ہین جو
لوگ آگ سے جلکر مرنے والون کی اکال مرتیو خیال کر لیا کرتے ہین اونہین مہرشی
کناد کے ان سوترون وچار کرنا چاہیئے۔

(سوال) جو من مین کرم تبلایا جاتا ہے اوسمین کوئی پرمان نہین۔

جواب **हस्तकर्मणामनसः कर्म व्याख्यातं ॥१४॥**

(ارتھ) چونکہ یہ پہلے ثابت کر چکے ہین کہ من یعنی سارے شریر مین دیا پک
نہین بلکہ انو ہے اور من کے ہونیکا ثبوت ایک کال مین دو اندریون کے وشئے کا
گیان نہونا سدھ کر چکے ہین اسواسطے من مین کرم کے بغیر سکھ اور دکھ کا گیان ہو ہی
نہین سکتا کیونکہ جس اندری سے سکھ دکھ ہوتا ہے جبتک اوس اندری تک من
نہ پہونچے یعنی من کا اور اوسکا تعلق نہو تب تک اوس اندری کو گیان کا ہونا ممکن
ہی نہین اگر من مین کرم نہو تو میرے سر مین درد ہے اور میرے پانون مین تکلیف ہے
یہ علم ہو ہی کسطرح سکتا ہے اگرچہ آتما کے ساری نیمتیک گن یعنی عارضی صفات من سے
تعلق پر منحصر ہین لیکن سکھ دکھ کا ہونا سب سے زیادہ صاف ہے اسواسطے کہا ہاتھ
یا پانو وغیرہ کی کریا کی طرح من کا کرم بھی لینا چاہیئے۔

(سوال) اگر من کو چنچل مانوگے تو من کے ٹلنے کے بغیر یوگ نہین ہوگا اور یوگ کے
نہونے سے آتما کا صاف طور پر گیان نہین ہوگا اور اسواسطے موکش بھی نہوگی اسواسطے
من کا چنچل ہونا ٹھیک نہین۔

(جواب) **आत्मेन्द्रियमनोऽर्थसन्निकर्षात् सुखदुःखे**

॥१५॥

(ارتھ) جب وشیون کو خراب خیال کرکے من اداس ہوکر باہر کی اندریون کی طرف
سے ہٹکر آتما مین ٹھہرتا ہے یعنے صرف آتما سے ہی تعلق رکھتا اندریون سے نہین اسوقت
من کے کرم مین لگانے والے گنون کے نہونے سے من مین کرم پیدا نہین ہوتا
من بالکل ٹھہر جاتا ہے وہی حالت جب من کام کرنا بالکل بند کردے دھیان کہلاتی
اور وہی یوگ ہے جب یوگ ہوگیا تو من مین کرم شروع ہی نہین ہوتا جب یوگ ہوگیا
تب دکھ کا ابھاو یعنے نفی ہوتی ہے اور کرم دکھ دور کرنیکے واسطے کیا جاتا ہی جب دکھ
دور ہوگیا تب کسکے حاصل کرنیکے واسطے اور کسکے دور کرنیکے واسطے من کرم کریگا دکھ
باہر کی اندریون سے گرہن ہونے لایق وشیون سے ہوتا ہے اندریون کا تعلق ہی دکھ ہی۔

(سوال) سکھ کے حاصل کرنیکے واسطے من کرم کریگا کیونکہ سکھ کو حاصل کرنے اور دکھ
کو دور کرنے کے واسطے کرم کیا جاتا ہے۔

(جواب) دکھ دور ہی تب ہوتا ہے جب سکھ حاصل ہوتا ہی کیونکہ دکھ کا متضاد سکھ
ہے اور متضاد ہی دور کرنیوالا ہوتا ہے اسواسطے آتما کی ساتھ تعلق ہونے پر من کو کوئی
ضرورت نہین رہتی اسلئے کام بند ہوجاتا ہے۔

(سوال) اگر پران اور من کا کرم آتما کے پریتن سے ہی تو جب جیو آتما کی موت سے
پران من جسم سے باہر نکلکر دوسرے جسم مین داخل ہوتے ہین وہان آتما کی حرکت یعنے
پریتن کے نہونے سے اونکا نکلنا اور داخل ہونا دونون ناممکن ہین اور جو گر پریتن رہکر کام
کرتے ہین اونکا سبب کیا ہے۔

(جواب) अपसर्पणमुपसर्पणमशितपीतसंयोगाः कार्यान्तरसंयोगाश्चेत्यदृष्टकारितानि ॥१७॥

(ارتھ) جب جسم کے پیدا کرنیوالے پراربدھ کرم کا ناش ہوجاتا ہے تو جسم سے
پران اور من نکلکر دوسرے جسم مین جاکر پیدا ہوتے ہین وہان پران من کا داخل ہونا

کھانے پینے کا سبب ہوتا ہے وہ دوسرے حمل اور شریر کا سبب ہوتا ہے اس میں کا سبب ہی یہ سب کام ادرشٹ یعنی کئے ہوئے کرمون کے پھل سے پیدا ہوتے ہین۔

(سوال) اپ سرپن کسے کہتے ہین۔

(جواب) من اور پران کا ایک جسم مین سے نکلنا اُپ سرپن کہلاتا ہے۔

(سوال) اوپ سرپن کسے کہتے ہین۔

(جواب) پران اور من کا جیو کے ساتھ کسی دوسرے شریر مین داخل ہونیکا نام اوپ سرپن ہے مطلب یہ ہے کہ جسم کے اندر روح بیرح کا ملنا اونکا گولا بنا جیو کا پران من کے ساتھ ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر مین جانا سبب ورشٹ یعنی پہلے کرمون کے پھل سے ہوتا ہے۔

(سوال) کیا پران اور من جیو کے ساتھ ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے بغیر نہین رہ سکتے۔

(جواب) من اور پران سے تعلق رکھنے والا شریر کے بغیر نہین رہ سکتا۔

(سوال) اگر دوسرے جسم کا پانا لازمی ہو تو موکش کسطرح ہو سکتی ہے۔

(جواب) तद भावे संयोगाभावोऽप्रादुर्भावश्च:॥१९॥

(ارتھ) جبتک متھیا گیان رہتا ہے تب تک سوکشم شریر کے ساتھ تعلق لازمی ہے جس سے دوسرے شریر مین جانا بھی لازمی ہے جب متھیا گیان کا ناش ہو کر نشچاتمک گیان ہو جاتا ہے تو اس سے راگ یعنے خواہش دویش یعنے نفرت بالکل ناش ہو جاتی ہے اور راگ دویش کے دور ہونے سے پروِرتی یعنی کسی کام مین لگنا بند ہو جاتا ہے جس سے جنم مرن کا ادرشٹ یعنی کرمون کا پھل ہی دور ہو جاتا ہے جب کرمون کا پھل ادرشٹ جو پران اور من کو اس جسم سے نکالکر دوسرے مین لیجانے کا سبب تھا ناش ہو گیا تو پھر شریر کا پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے پس یہی موکش ہے۔

سوال) سوتر مین جو ابهاو اور سنیوگ کا ابهاو لکها ہے اسکا کیا مطلب ہی۔

جواب) موجودہ شریر کا نہ رہنا تو ابهاو کا مطلب اور رہنیوالے جسم کا نہ پیدا ہونا یہ سنیوگ کی ابهاو کا مطلب ہی یعنے موجودہ جسم ناش ہوکر دوسرے جسم کا نہ ملنا ہی موکش ہے۔

سوال) یہ حالت تو عام طور پر پرلے کے وقت بهی ہوتی ہی تو کیا پرلے سے کل جیو موکش ہو جاتے ہین۔

جواب) پرلے سے جن جیوون کا پیدا ہونا بند ہوا تها وہ سرشٹی کی شروع ہوتے ہی جنم لے لیتے ہین اسواسطے تبلایا کہ جنکا سرشٹی کے وقت بهی پیدائش نہو۔ آگے اندهکار کی تحقیقات کرتے ہین کہ وہ دربیہ ہے یا گن ہے۔

سوال) اندهیرا ایک دربیہ یعنے جوہر ہے اوسمین کرم پایا جاتا ہی سایہ کی چلنے کا گیان ہونے سے نہ وہان آتما کا پرتین ہے اور نہ ہی وزن ہے نہ سیال ہی ہے نہ ترکیب ہو نہ اوگهات ہے یعنے کسی زوردار چیز سے مارا گیا ہو اور نہ ہی سنسکار ہی تو اُس کرم کا کیا سبب ہی۔

جواب)

द्रव्यगुणकर्मनिष्पत्तिवैधर्म्याद्भावस्तमः ॥१९॥

(ارتهہ) دربیہ یعنی جوہر گن یعنی عرض کرم یعنی حرکت ان تینون کی صفات سے مُبرا ہونے سے اندهیرا صرف روشنی کی نفی ہی ہے کیونکہ جس دربیہ مین روپ ہوتا ہے اوسمین سپرش بهی ہوتا ہے سپرش یعنے لمس سے مبرا روپ والا کوئی دربیہ ہے نہین اندهیرے کا روپ تو نظر آتا ہے لیکن سپرش پایا نہین جاتا ہے اسواسطے دربیہ نہین ہی۔

سوال) ہم یہ تسلیم کرتے ہین کہ اندهیرا دسوان دربیہ ہے۔

جواب) چونکہ نو سے زیادہ دربیہ نہین اور نیل روپ دهرم سے کی ادهار پر جو اندهیرے مین پایا جاتا ہے اسواسطے دربیہ نہین اور گن بهی نہین کیونکہ اوسمین کالاپن پایا جاتا ہے

اور گن مین گن ہو نہین سکتا۔

(سوال) پھر سایہ کے چلنے کا کیا سبب ہی۔

(جواب)

तेजसो द्रव्यान्तरेणावरणाच्च ॥२०॥

ارتھ، روشنی پر دوسرے دربیہ کا پردہ پڑجانے سے دوسرے دربیہ کے چلنے پر اُس تیج کا اورن یعنے پردہ آگے آگے چلا جاتا ہے جس سے سایہ مین چلنے کا بھرم ہوتا ہی اسواسطے وہ روشنی کا صرف ابھاؤ ہی ہی دراصل کوئی دربیہ نہین اور اوسمین چلنا بھی کیونکہ دوسرا آدمی چلے تو سایہ چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اگر نہ چلے تو نہین چلتا معلوم ہوتا ہے اسواسطے چلنا انسان یا کسی چیز مین ہے سایہ مین صرف بھرم ہوتا ہے اسواسطے جہان روشنی نہو یعنے تیج کے پرمانو کثیف حالت مین پرکاش کے لایق نہون وہی اندھیرا کہلاتا ہے۔ ان دو سوترون مین اندھیرے کا مضمون ختم ہوگیا۔

(سوال)، دشا کال اور اکاش مین حرکت ہے یا نہین یعنے سمت۔ زمانہ اور خلا چلتے ہین یا نہین۔

جواب

दिक्कालावाकाशञ्चक्रियावद्वैधर्म्यान्निष्
क्रियाणि ॥२१॥

ارتھ، حرکت محدود یعنے ایک دیش مین رہنے والی اشیا مین ہوتی ہی لیکن وقت سمت اور خلا لامحدود ہین اسواسطے انمین حرکت صفت نہین یعنے چل پھر نہین سکتے نفقط چہ پرماتما بھی لامحدود ہونے سے حرکت نہین کرتے ایسا معلوم ہوتا ہے۔

سوال، جیو آتما حرکت کرتا ہے یا نہین۔

جواب، جیو آتما محدود ہے اسواسطے اوسمین حرکت ہونا ممکن ہے جہان آتما کو حرکت سے مبرا تبلایا ہے وہان پرماتما خیال کرنا جہان حرکت والا وہان جیو آتما۔

(سوال)، گُن اور کرم مین بھی حرکت ہی یا نہین۔

(جواب) एतेन कर्माणि गुणाश्च व्याख्याता ॥२२॥

(ارتھ) جسطرح غیر محدود اور غیر مجسم ہونے سے آکاش۔ کال۔ دشا۔ پرماتما حرکت سے خالی ہین اسی سبب سے گن اور کرم بھی حرکت سے مبرا ہین کیونکہ گن اور کرم یعنی حرکت کا بھی کوئی جسم نہین اور جسکا محدود جسم نہو اوسمین حرکت کسطرح ہو سکتی ہے۔

(سوال) اگر گن کرم غیر متحرک ہین تو اونکا دربیہ یعنے جوہر سے کیا تعلق ہی سنیوگ سمبندھ ہے یا سمباے سمبندھ ہے تو وہ کرم پر منحصر ہے۔

جواب निष्क्रियाणां समवायः कर्मभ्यो निषिद्धः ॥२३॥

(ارتھ) جو حرکت سے مبرا گن کرم ہین اونکا دربیہ کے ساتھ صرف سمباے سمبندھ یعنے ہمیشہ رہنے والا تعلق ہوتا ہے اور وہ کرم سے پیدا نہین ہوتا کیونکہ اوسکی پیدائش ہی نہین سنیوگ وغیرہ سمبندھ یعنے ملاپ وغیرہ سے پیدا ہونیوالے تعلق کرم یعنے حرکت پر منحصر ہین۔

(سوال) اگر امورت یعنے غیر مجسم ہونے سے گن کرم سمباے کارن نہین ہوتی تو گنون سے گن اور کرم سے گن کسطرح پیدا ہو سکتے ہین کیونکہ سمبای کارن کے بغیر کاریہ پیدا ہی نہین ہو سکتا۔

جواب कारणं त्वसमवायिनो गुणाः ॥२४॥

(ارتھ) اسمباے کارن ہوتے ہین نہ سمباے کارن جس سے حرکت یعنی کرم کا سلسلہ جاری ہو۔ اور اسمباے کارن ہونیکا گن کبھی تو کاریہ کے ساتھ ہی ملا رہتا ہی جیسے آتما اور من کے سنیوگ کو آتما کی خاص صفات مین پاتے ہین اور کبھی سنیوگ وبھاگ شبد وغیرہ مین کارن مین ارتھ کو ملا ہوا پاتے ہین جیسے کپال کا جوڑ دوپٹے وہی گھڑے کی روپ مین اسمباے کارن سے رہتا ہے۔

(سوال) سمبا ‌ئے کارن کسے کہتے ہین -

(جواب) جو کاریہ کے ساتھ ہر وقت رہتا ہے کبھی کاریہ سے الگ نہین ہوتا جیسے دو کپالون کا ملاپ گھڑے کا سمبا ‌ئے کارن ہی -

(سوال) اسمبا ‌ئے کارن کسے کہتے ہین -

(جواب) جسکا کاریہ کے ساتھ رہنا ضروری نہین اوسکے علاوہ بھی رہ سکتے ہین جیسے کپال گھڑے بننے کی بغیر بھی رہ سکتے ہین -

سوال) یہان کرم یعنی حرکت پیدا ہوتی ہی اور اب حرکت پیدا ہوتی ہے اس قسم کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دشا یعنے سمت اور کال یعنے وقت بھی کرم کا سمبا ‌ئے کارن ہے اوسکو آدھار کیون تبلاتے ہین -

جواب) दिग्व्याख्याता ॥२५॥

ارتھ) جسطرح وزن وغیرہ گن حرکت کا سمبا ‌ئے کارن نہین کیونکہ یہ اشیاء ذات یعنی غیر مجسم ہین ایسے ہی دشا یعنی سمت بھی کرم کا سمبا ‌ئے کارن نہین کیونکہ سمت غیر مجسم ہے اور ادھار تو وہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو سمبا ‌ئے کارن نہو یہ نیم یعنے مقررہ قاعدہ نہین کہ جو سمبا ‌ئے کارن ہو وہی آدھار ہو - جیسے کہتے ہین کنڈ مین بیر ہین یہان کونڈا بیرون کا سمبا ‌ئے کارن نہین بلکہ آدھار ہے بن مین شیر کی گرج ہے یہان بھی بن صرف آدھار ہے سمبا ‌ئے کارن نہین کونڈی مین دہی ہی گھر مین آدمی ہی اس قسم کی بہت سی مثالین ملتی ہین جہان صرف ادھار ہی ہوتا ہی سمبا ‌ئے کارن نہین ہوتا ایسے ہی سمت آدھار ہی ہے -

سوال) کال تو سمبا ‌ئے کارن ہے -

جواب) कारणे न कालः ॥२६॥

ارتھ) کال بھی آدھار ہی ہے اوسکی حرکت نہین یا وہ حرکت کا سمبا ‌ئے کارن نہین

بلکہ نمت کارن ہونے سے کرموں کا ادھار ہی سمبا ئے کارن نہین -

(سوال) جبکہ کال سے سب کام ہوتے ہین تو کل حرکتون کا کارن کال ہی اسواسطے اوسے سمباسے کارن ماننا چاہئے -

(جواب) کال صرف آدھار ہے کیونکہ وہ کرموں مین نمت ہی سمبا ئے کارن نہین ہوسکتا کیونکہ غیر مجسم ہے

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ آدھیایا پانچویں کا
دوسرا اہنگ ختم ہوا

اوم

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیائے چھٹا آہنک اول)

اس چھٹے ادھیائے مین رشی سنسار کے اصل منزل مقصود کی تحقیقات کی واسطے
جو پرمان ویدا ورسا دھن جو دھرم ہے اوسکو شروع کرتے ہین کیونکہ تیسرے سوتر مین کہا تھا
کہ تتوگیان یعنے کل دنیا کی ماہیت جاننے کے واسطے صرف ویدہی پرمان ہوسکتا ہی
کیونکہ وہ ایشر کا واکیہ یا تتوگیان کے موافق مکتی کے سبب دھرم کو بتلانے والا ہے
(سوال) وید کے بنانے کی ایشر کو کیا ضرورت تھی۔

جواب) बुद्धिपूर्वा वाक्यकृतिर्वेदे ॥१॥

ارتھ) پرماتمانے جسقدر رنش کے جاننے کو اوزار بنائے ہین اون سبکو محتاج
بالغیر پاتے ہین اگر اونکو مدد دینے والی طاقت موجود نہو تو وہ سب نکمے ہونگی مثلاً آنکھ
ہے وہ بغیر روشنی کی امداد کے کچھ بھی نہین کر سکتی ایسے ہی کان بغیر اکاش کی امداد کے
کچھ بھی نہین سن سکتے ایسے قوت لامسہ یعنی کھال کو ہوا کی احتیاج ہی ہوا کی بغیر وہ نکمی ہی
غرضیکہ انسان کی پانچون اندریان ایک ایک عنصر کی امداد کے بغیر کام نہین کرسکتین
اب سوال یہ ہے کہ جیوآتما کا ذاتی خاصہ جو بدھی یعنے عقل ہی وہ اپنے کام کی واسطی
دوسرے کی امداد کی محتاج ہی یا نہین تو جہانتک تحقیقات کیجاتی ہی اوس سے یہی
پتہ لگتا ہے کہ عقل بھی محتاج ہے یا نہین تو جہانتک تحقیقات کیجاتی ہے اوس سے یہی
پتہ لگتا ہے کہ عقل بھی محتاج ہے جسطرح روشنی کی کمی بیشی سے آنکھ کی طاقت گھٹتی بڑھتی
ہے چراغ کی روشنی مین آنکھ کی دیکھنے کی طاقت جسقدر رہوتی ہی چاند کی روشنی

مین اوس سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور سورج کی روشنی مین اور بھی بڑھ جاتی ہی یہی حالت عقل کی کہ جس آدمی نے تعلیم حاصل نہین کی اوسکی عقل موٹی سے موٹی بات کو سمجھنے مین قاصر ہوتی ہی اور جسقدر تعلیم بڑھتی جائیگی اسیقدر عقل کے جاننے کی طاقت بھی بڑھتی جائیگی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اور اندریان تو بھوتک یعنے مادی ہونے سے مادی اشیار کی امداد کی محتاج ہین لیکن غیر مادی عقل اپنی امداد کے واسطے غیر مادی شے یعنی غیر مادی یعنی تعلیم کی محتاج ہے جسطرح ان مادی اندریون کی امداد کے واسطے آغاز دنیا مین پرماتما نے اونکے مددگار پیدا کئے یعنی آنکھ کیواسطے سورج۔ ایسے ہی اندرونی اندری کیواسطے معاون نہ پیدا کیا ہوگا اگرچہ آجکل آنکھ کی امداد چراغ وغیرہ سے بھی ہوتی ہے لیکن اگر پرماتما سورج کو پیدا نکرتا تو یہ چراغ وغیرہ ہوہی نہین سکتے تھے اسیطرح آغاز دنیا مین پرماتما جیوون کو تعلیم کا سورج نہ دیتا تو انسان کسی حالت مین تعلیم حاصل نہین کرسکتا تھا اسواسطے پرماتما نے بدھی یعنے عقل کے موافق مطلب یہ کہ عقل کو امداد دینے والے کلام کو وید مین ظاہر کیا ہے جس سے انسانون کی عقلی کمزوری دور ہوکر وہ اپنے کام کو کرسکین۔

(سوال) پرماتما کو تعلیم کے دینے کی کیا ضرورت تھی تعلیم تو انسان خود بخود بڑھاتا جاتا ہے

(جواب) یا تو نفی سے مثبت کی پیدائش ماننی پڑیگی یا تعلیم کا کوئی مخزن ماننا پڑیگا کیونکہ تعلیم حاصل ہوتی ہے یا تو اوسے انسان کا ذاتی خاصہ مان لیا جاوے یا عارضی اگر ذاتی خاصہ خیال کیا جاوے تو ہر انسان مین یکسان ہونی چاہیئے اگر عارضی مانی جاوے تو اوسکا مخزن تلاش کرنا چاہیئے کہ وہ کہان سے حاصل ہوتی ہے نفی سے مثبت کی پیدائش ہونا ممکن ہی نہین اسواسطے عالم کل پرماتما سے ہی جسطرح آنکھ کے واسطے سورج ملا ہے اسیطرح بدھی کی امداد کے واسطے ویدون کا پرکاش ہوا ہی کیونکہ گیان کا مخزن سوائے چیتن پرماتما کی دوسرا ہوہی نہین سکتا اسلئے ابتدا سے اوسی مخزن تعلیم کا چشمہ جاری ہوا

سوال) یہ کیون نہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان نے اپنی عقل سے ویدون کو بنایا ہے
اسواسطے ویدون کی بناوٹ بدھی سے ہوئی ہے۔
جواب) یہ خیال صحیح نہین ہوسکتا کیونکہ بغیر تعلیم کے بدھی مین طاقت ہی نہین دوسرے
ویدون مین اون روحانی علوم ذکر ہے جنکو کوئی لاکھ برس تک تجربہ کرنے سے بغیر تعلیم کے
معلوم ہی نہین کرسکتا اسیوجہ سے اہل یوروپ روحانی علم مین کمزور ہین۔
(سوال) اگر ویدون کو بدھی کا سہایک مانا جاوے تو منش کی بنا سے براہمنون مین
بھی یہ باتین پائی جاتی ہین اسواسطے ویدکو منش کی بدھی کی موافق بنا ہی تسلیم کرنا
چاہئیے۔

ब्राह्मणे संज्ञाकर्मसिद्धि लिङ्गम ॥२॥

جواب)
(ارتھ) براہمن گرنتھون مین کرم کو ٹھیک ٹھیک طور کرنے کی واسطے اوسمین کرم کی
بدھی اور سنگیا یعنی نامون کا بیوہار ہے جو اتہاس کی وجہ سے انسانی عقل کی موافق
ہونیکا ثبوت دیتا ہے اگر وید ایشور کی طرف سے پرکاش ہوتے تو منش کی اندر یہ طاقت
نہی ہوتی کہ وہ براہمنون جیسے کرم کانڈ کے گرنتھ اور اونکے نیمون مین کرم کی پورا کرنے
کی سارا سلسلہ قایم کرسکتا اسواسطے براہمن مین جو کرم اور نام کے نیم ہین وہ ویدون کے
پرکاش کا لنگ ہین کیونکہ براہمن مین سب باتین پرتیکش ہی نہین ہین جس سے یہ انومان
کیاجاوے کہ منشون نے تجربہ سے معلوم کرکے لکھے ہونگے بلکہ اونمین پروکش باتون کا
بھی ذکر ہے جو بتلاتا ہے کہ براہمن گرنتھون کے بنانے والون نے یہ باتین پرتیکش جگت
سے نہین لین بلکہ کسی دوسری جگہ سے لی ہین اسواسطے اونسے بھی ویدون کے ایشری
اوپدیش ہونیکا پتہ لگتا ہے۔ براہمن گرنتھون کا بہت سا حصہ ویدون کا ویاکھیان ہے
اور بہت جگہ پر کرم کانڈ مین منترون کا وینوگ کرنیوالا ہے۔
سوال) براہمن گرنتھون مین تو دان دینے اور یگیہ کرنیکا بہت سا ذکر ہے وہ فرضی

معلوم ہوتا ہے عقل کے موافق نہین۔

बुद्धिपूर्वोददातिः ॥३॥

جواب)

ارتھ) ویدون مین جو دان کی تعلیم ہے وہ بھی عقل کی موافق ہی مطلب یہ ہے کہ جو شخص دان کرتا ہے وہ عقل کی موافق ہی کرتا ہے کیونکہ جسطرح دان دوسرے کو دیا جاتا ہے اسیطرح زمین مین بیج بویا جاتا ہے اوس بیج کو پھل لگتا ہوا دیکھکر انومان ہوتا ہی کہ دان کا کوئی پھل ہی جسوقت بیج بویا جاتا ہی اوسوقت کوئی پھل نہین لگتا نہی انکر نکلتا ہی آگے جاکر پیدا ہوتا ہی ایسے ہی دان کا پھل بھی آگے ہوتا ہی اسلیے براہمن گرنتھون نے لکھا تھا : पौरुषप्रयाहिदेवाप्रत्यसहिषः مطلب یہ ہی کہ دیودان لوگ پروکش پھل والی کرم کو پیار کرتے ہین اور پرتیکش پھل سے دویش کرتے ہین کیونکہ پرتیکش پھل بھوگ کی متعلق کرم ہین جن سے دشمنے کا بھوگ ہوکر دکھ ہی ملتا ہے اسواسطے جن کرمون سے آئیوالا دکھ دور ہو وہی دیووان کے کرنے لائق ہین۔

سوال) کیا جن کرمون کو پاپ لکھا ہے یا جس دان کا لینا اچھا مانا اور کسیکو برا بتلایا ہے یہ تو عقل کے خلاف ہے۔

तथा प्रतिग्रहः ॥४॥

جواب)

ارتھ) جسطرح دان دینے والی شرتیان عقل کی موافق ہین ایسے ہی دان لینے کی جایز نا جایز بتلانے والے براہمن گرنتھون کی تحریر بھی عقل کی موافق ہی کیونکہ بہت سے ایسے دان ہین کہ جن کے لینے والے کی عقل کو نقصان پہونچتا ہے اور بہت سے ایسے دان ہین کہ جنکے لینے والے کو جھگڑے وغیرہ مین پڑنا ہوتا ہے بعض جگہ دان لینے مین کسی شخص کا خون کرنا ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ جسطرح دان کی دینے مین خراب اور اچھا ہونا ممکن ہی اسواسطے جس سے اچھا پھل ہو وہ دان دینا جس سے خراب پھل ہو وہ نہ دینا ایسے ہی دان لینے مین بھی دونون قسم کے پھل ہو سکتے ہین اسواسطے عقل سے وچار کرلینے کی ضرورت ہوتی ہے اور بغیر

کے عقل کے ناکمل ہونے سے براہمن گرنتھون مین دان اور پرتی گرہ یعنے دان دینے اور
لینے کا جو وچار لکھا ہے وہ سب عقل کے موافق ہے۔

(سوال) اگر ہم مُردون کے واسطے دان کرین تو کیا اونکو نہین پہونچیگا۔

(جواب) کسی کے کئے کا پھل دوسرے کو نہین پہونچ سکتا صرف اپنے کئے کرمون
کا پھل ملتا ہے۔

سوال) کیون نہین ملتا ہم تو ایسا اکثر سنتے ہین۔

جواب)

आत्मान्तरगुणानामात्मान्तरेऽकारणत्वात् ॥५॥

ارتھ) دوسری آتما کے گُن پاپ پُن وغیرہ دوسری آتما کی واسطے سُکھ دُکھ کا سبب
نہین ہوسکتے کیونکہ ایک آدمی نے پاپ کیا ہے اگر اوس سے دوسرا مکت جیو بندھ جاوے
اور دوسرے مکت جیو کی گیان سے دوسرا انبدھا ہوا جیو چھوٹ جاوے تو سلسلہ درہم برہم
ہوجاوے اور جسنے پاپ نہین کیا اوسے سزا ملے اور جسنے کیا ہی اوسے سزا نہ ملنے سے
کل نیم بگڑ جاوین اسواسطے ہر شخص اپنے ہی کرمون کا پھل پاتا ہے اگر یہ وچار کیا جاوے
کہ کرمون کا پھل کسطرح ملتا ہے تو کبھی اس قسم کا جھگڑا ہی پیدا نہو۔ انسان جو کرم
کرتا ہی اوس سے دو انکر پیدا ہوتے ہین۔ ایک سنسکار دوسرا بھوگ۔ اوس کرم کا جو
سنسکار من مین ہوتا ہی اوسکے بھوگ کی وقت ویسی ہی عقل ہوکر دُکھ سکھ انوبھو کرتا ہی
اوسکا سنسکار دوسرے جیو کی انتہ کرن مین ہو نہین سکتا اسواسطے وہ اوسکو بھوگ
ہی نہین سکتا۔ کیونکہ بھوگ بُدھی سے ہے جس چیز کو جیوآتما اپنے موافق سمجھتا ہی اوس سے
سُکھ مانتا ہے جسکو خلاف سمجھتا ہے اوسمین دُکھ جانتا ہے۔ اب یہ موافق یا مخالف سمجھنا
سنسکار کے اختیار ہے کوئی چیز جیوآتما کو سُکھ دُکھ دینے والی نہین کہ جس سے دوسرے
کو بھوگ مل سکے۔

(سوال) بھوکھ وغیرہ تو پرتیکش مین دُکھ معلوم ہوتی ہے اسیواسطے ایک شاعر نے کہا ہی
ہے کہ بھوکھ بہت بڑا دُکھ ہے۔

(جواب) اگرچہ کسی شاعر نے کہا ہو لیکن بھوکھ دُکھ نہین کیونکہ اگر بھوکھ دُکھ ہوتی تو جب
آدمی کی بھوکھ کم ہوجاتی ہے وہ اوسکو بڑھانے کے واسطے علاج کرتا ہوا نظر نہ آتا لیکن
اکثر دیکھا جاتا ہے اسواسطے نہ بھوکھ دُکھ ہے نہ سُکھ جسکے پاس کھانیکو ہو وسے سُکھ معلوم
ہوتی ہی جسکے پاس کھانیکو نہین اوسے دُکھ معلوم دیتی ہے اسواسطے بھوکھ کی ضرورت کا
ہونا نہونا ہی دکھ سکھ کا سبب ہی۔

(سوال) اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ ایک کے کئے کا پھل دوسرے کو نہین ملتا تو پتریشٹی
یگیہ کرنے سے پتر کا گُن والا ہونا اور پتری یگیہ کرنے سے پترون کا ترپت ہونا جو ویدک
نیم ہے جھوٹ ہوجاوے۔

(جواب) پتریشٹی کرم سے پتر پیدا ہوتا ہے باقی اوسکا گُن والا و نرگن ہونا اوسکے پورو
کرمون کے موافق ہوتا ہے اور پتری یگیہ مین جو پتر پتا کو ترپت کرتا ہے وہ پتا سکے پہلے
کرمون کے بدلے مین کرتا ہے جسکا نام پتری رن یعنے والدین کا قرضہ ہے جو لڑکپن
مین پرورش کرنیکے سبب ہوتا ہے۔ اسواسطے اوسکا اپنا ہی کرم ہے دوسرے کا نہین

(سوال) اگر ہم دان کرین تو اوسکا پھل ضرور ہوگا خواہ کسیکو دیدین۔

جواب — तद्दुष्टभोजने नविद्यते ॥ ६॥

(ارتھ) اچھے ادمیون کو دان دینے سے پھل ملتا ہے لیکن دُشٹون کو کھلانے سے
دان کا پھل نہین ملتا جسطرح اچھی زمین مین برکش بونے سے پیدا ہوتا ہے لیکن بنجر زمین
مین بونے سے بیج فضول جاتا ہے اسیواسطے کہا ہے کہ عقل کے موافق دان کرنا چاہئے
جہان سے پھل ملنے کی امید ہو وہان بونا ٹھیک نہین اسواسطے اتتھی اور رشی شرادہ
کے موقعہ پر بجائے دھرماتما دیوتاؤن کے پاپی اور مورکھون کو کھلاوے سو وہ نہین ترپت

کا پھل نہین مل سکتا کیونکہ جس درخت کا بیج جس زمین مین بویا جاتا ہی اگر وہ زمین اوس
قابل نہو تو پھل نہین آسکتا اسواسطے جو لوگ پُن کرنیوالے نہین اونکو پن دینیے سے پن کا پھل
ملنا نا ممکن ہے۔

(سوال) دشٹ کسے کہتے ہین جسکے کھلانے سے پن نہین ہوتا۔

(جواب) दुष्टं हिंसायाम् ॥७॥

(ارتھ) دُشٹ اوسے کہتے ہین جو ہنسا کرنیوالا یعنی دوسرون کو نقصان پہونچانیوالا ہو یہان
ہنسا لفظ کل وید ورودھ کرمون کا اوپلکشن یعنی نمونہ کی طور پر بیان کیا گیا ہے
مطلب یہ ہی کہ جو لوگ وید کے خلاف کرم کرتے ہین اونکو دان دینے یا بھوجن کھلانے سے
دان کا پھل نہین ملتا جسطرح بنجر زمین مین بونے سی بیج بھی ضایع ہوجاتا ہی اسواسطے
بدھی کے موافق دان کرنا چاہئے ورنہ نشپھل کرم سے سواے ہانی کے لابھ کچھ نہین ہوسکتا
(سوال) اگر دُشٹ آدمی کھلانے مین پن نہین تو پاپ بھی نہین اسواسطے سبکو بغیر سوچے
کھلانا چاہئے۔

तस्यसमभिव्याहारतो दोषः ॥८॥

(ارتھ) ہنسا کرنیوالے یا پاپ کرنیوالے پُرش کو کھلانے سے تو پاپ ہی ہی بلکہ اوسکی بیوہار
کرنے سی بھی دوش ہی یعنی اوسکے ہاتھ کا کھانے اوسکے ساتھ ایک لاین مین بیٹھکر کھانے
یا ساتھ سونے وغیرہ سے اسکی تشریح منوسمرتی مین اچھی طرح کیگئی اسواسطے عقل کے موافق
وچار کر دان دینا چاہئے اور ہر کام مین جانچ کرکے بیوہار کرنا بغیر عقل سی تحقیقات نکرکی
تعلقات پیدا کرنے سی بہت نقص پیدا ہوتے ہین اسواسطے جبتک پرماتما کی دی ہوئی وید
ودیا سے گیان حاصل کرکے کرم نکیا جاویگا تب تک بہت قسم کا نقصان ہونا ممکن ہے
(سوال) یہ دوش تو سب کے ساتھ بیوہار کرنے سے ہوتا ہی اسواسطے کسیکے ساتھ
کھانا۔ سونا وغیرہ بیوہار کرنا نہین چاہئے۔

[illegible] ॥ ६॥

جواب:

ارتھ (معنی) شاستر کے احکام کے موافق کام [illegible] ہیں [illegible] کرنے

سے [illegible] خرکا [illegible] سے اونکے پاس [illegible] ساتھ [illegible] [illegible]

ہوتا مطلب یہ ہے کہ [illegible] پاپ ہوتا ہے [illegible] پاپ [illegible]

آدمی کے ساتھ [illegible] رکھتا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آتی ہے اور اوسکو کھلانے دان [illegible] کیا [illegible] [illegible]

سوال [illegible] کیسے دان دینا چاہیئے کیسے لوگوں سے [illegible] کرنا چاہیئے

[illegible] प्रवृत्ति: ॥१०॥

جواب:

ارتھ (معنی) [illegible] والے ہیں [illegible] دان دینا [illegible] کرنا اور [illegible]

کرنا چاہیئے [illegible] کیا گیا ہو [illegible] ہم میں [illegible] اسواسطے

سے [illegible] آیا [illegible] دان ہی اس [illegible]

کیا [illegible] اور [illegible] سے فائدہ حاصل کیا جا [illegible] اگر [illegible]

[illegible] اوسکو [illegible] کا بھی خیال کیا ہو اگر [illegible] ہو [illegible] لائق

[illegible] ہوں تو اوس سے زیادہ لائق شخص ملے تو اوس لائق شخص کو [illegible] دینا چاہیئے

جسکو دینے کا خیال کیا ہے اوسکو نہ دینا چاہیئے کیونکہ ہر ایک شخص کا [illegible]

[illegible] ترقی [illegible] سے اسواسطے دان کے واسطے جیسا اچھا لینے والا ملیگا ویسا ہی

[illegible] کوئی [illegible] ہوتا چاہتا ہو لیکن [illegible]

[illegible] آدمی [illegible] پڑیگا۔

समेहेष्वेवा प्रवृत्ति: ॥११॥

جواب:

ارتھ (معنی) [illegible] گنوں والا نہ مل سکے تو دان دینا [illegible] ہر گن والے

آدمی کو دان دے بشرطیکہ وہ پاپی نہو اگر اپنی برابر کا بھی نہ [illegible] کم گنوں

شدہ آچاریہ پُرش کو دان دے کیونکہ ویشے سی دینا اچھا ہے صرف پاپی کو دینا بُرا ہے
اگر پاپی آتی تو کلم و رپدیا والا بھی ہو تو بھی وہ دان نہ ملنے پر اوسے دان دینا چاہئے دان کا
سلسلہ بند نکرنا چاہئے صرف پاپی لوگوں کو دان دینا اور اُن سے لینا دونوں منع ہیں پاپی
کے ساتھ ہر قسم کے تعلق سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

एतेनहीनसमविशिष्टधार्मिकेभ्यः परस्वादानं व्याख्यातम्

स ॥१२॥

(ارتھ) جسطرح اپنے سے کم درجے کے گن والے اور برابر گن والے اور بڑے گن والے دھرماتماؤں
کو دان دینا بتلایا گیا ہے اسیطرح دان لینے کے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے
مطلب یہ ہے کہ دشٹوں سے دان نہیں لینا چاہئے کیونکہ وہ ادھرم سے کماتے ہیں
بعض لوگ دوسرے سے یعنی بجائے دان لینے کے چوری وغیرہ سے لینا بتلاتے ہیں جو
بالکل صحیح نہیں کیونکہ وشٹے صرف دیہ دکت بدھی یعنے جسکا کرنا دیدمے بتلایا ہے (دیہ جسکا
نکرنا بتلایا ہے) وہ بھی صرف دان دینے لینے اور دینے کے متعلق ہی ہے اسواسطے یہان
کسی لفظ سے چوری وغیرہ لینا ٹھیک نہیں۔ اسجگہ پر وہ ایک شروتی پیش کرتے ہیں
جسکا ارتھ یہ کرتے ہیں کہ اگر سات دن تک کھانے کو نہ ملے تو شودر کے گھر سے
چورا کر کھا لینے سے بھی پاپ نہیں اگر دس دن تک بھوجن نہ ملے تو ویش کے گھر سے چورا
جا سکتا ہے اگر بارہ دن تک کھانے کو نہ ملا تو کشتری کے گھر سے چوری کرے اگر جان کا
خطرہ ہو تو براہمن کے گھر سے چوری کرنے سے بھی پاپ نہیں۔ اگرچہ یہ شروتی ہماری
نظر سے نہیں گذری لیکن یہ مصیبت زدہ دن کے دھرم ہیں اسکو [illegible]

سوال کیا دھارمکوں کو ہی دینا چاہئے اور اون سے ہی لینا چاہئے دھرم کے
مخالفوں سے دان لینا دینا نہ چاہئے

جواب

तथा विरुद्धानां त्यागः ॥१३॥

ارتھ) جو لوگ دھرم کے خلاف ہین اون سے ہرگز دان لینے اور دینے کا بیوہار نہین کرنا
چاہئے کیونکہ اونسے بیوہار کرنے مین دوش پہلے تبلا چکے ہین۔ بعض لوگ اس سوتر کا یہ
ارتھ کرتے ہین کہ جب انسان بھوکھ سے مرتا ہو کہ جسکا ذکر پچھلے سوتر مین آچکا ہو اور وہ
کسیکے گھر مین چوری کرنے جاوے اوسوقت جو اوسکو چوری کرنے سے روکے تو اوس
روکنے والے کو مار دینے سے بھی پاپ نہین ہوتا لیکن یہ ارتھ صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ
ویدون مین کسیکا حق لینا پاپ تبلایا ہے اور جو اپنے حق کی حفاظت کرتا ہو اوسکو بغیر
کسی دوش کے اپنی غرض سے مار ڈالنا اودیک کرم ہے جو کسی حالت مین بھی پاپ سے علیحدہ
نہین ہوسکتا اسواسطے یہی ارتھ ٹھیک ہے کہ جو لوگ دھرم کے خلاف ہون اونسے دان
لینا اور دینا تیاگ دے۔

سوال) اگر ایک آدمی کے کھانے لایق بھوجن ہو اوسوقت دوسرا آجاوے تو کیا کرے

हीने परित्यागः ॥९४॥

جواب)

(ارتھ) جب ایسی حالت ہو کہ ایک ہی آدمی کی جان بھوجن سے بچ سکتی ہو اوسوقت
عقل سے وچار لینا چاہئے کہ دونو مین کون سنسار کے واسطے زیادہ اوپکار کرنیوالا
کون ایشر کی احکام کو ٹھیک پالنے والا ہے اگر یہ علم یقین ہوجاوے کہ جو
دوسرا آیا ہے وہ سنسار کا اوپکار کرنے اور دھرم کے کامون مین ہین یعنی کمزور ہے
تو اوسکو بدیکر خود کھالے کیونکہ زندگی دوسرون کی بھلائی کے واسطے ہی جسسے زیادہ دوسرون
کا بھلا ہو اوسیکا زندہ رہنا اچھا ہے۔ اگر اپنے سے دوسرون مین بھلائی زیادہ ہو اور دوسرے
سے کم اوس حالت مین دوسرے سے اپنی زندگی کو اچھا خیال کرنا چاہئے اگر اپنے کامون کے
واسطے اپنے کو اچھا خیال کرتا ہے تو غلطی کرتا ہے اگر دوسرون کی بھلائی یا ایشر کی آگیا
پالن کے واسطے خود اچھا ہو اور دوسرا اس کام مین کمزور ہے تو اپنی رکشا کرنا بنسبت
دوسرے کے مقتضائے عقل ہے۔ شنکر مصر نے اس سوتر کا یہ ارتھ کیا ہے کہ اگر بھوکھ

سے مرتا ہوا آدمی دوسرے کی گھر چوری کرنے جاوے اور گھر والا اوسے چوری کرنے سو روکے اور وہ گن کرم مین اپنے سے کمزور ہو تو اوسے مار ڈالنا چاہئے۔ یہ ارتھ بالکل ویدک نیمون کے خلاف ہے۔

(سوال) اگر آنیوالا اتھتی گنون مین برابر کا اوپکار کرنیوالا ہو اور بھوجن ایک کا ہی ہو۔

(جواب) समेऽऽत्मत्यागः परत्यागो वा ॥१५॥

(ارتھ) اگر دونون دھرم اور اوپکار مین برابر ہون تو خواہ اپنی کو چھوڑ دے یعنی خود نہ کھائے دوسرے کو دیدے خواہ خود کھالے دوسرے کو نہ دے ایسی حالت مین دونون سے سنسار کا اوپکار ایک ہی سا ہوگا لیکن پچھلے آتم سے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حالت مین اپنے کو چھوڑ دینا اوتم پکش ہے اور دوسرے کو چھوڑ دینا اوس سے کم ہے۔

(سوال) اگر دوسرا اپنے سے دھرماتما اور پرا اپکاری زیادہ ہو تو کیا کرے۔

(جواب) विशिष्टेऽऽत्मत्याग इति ॥१६॥

(ارتھ) اگر دوسرا اپنے سے زیادہ دھرماتما ہو تو اوسکی رکشا کرنا اور اپنے کو چھوڑ دینا ہی اچھا ہے اوس حالت مین اوس سے بڑھکر اپنی رکشا کرنا پاپ ہے کیونکہ اوس سے سنسار کا زیادہ اوپکار ہو سکتا ہے۔ ان سوترون کا مطلب ایسے موقع پر لگتا ہے کہ جب دونون آدمی پران سنکٹ یعنی موت کے پنجہ مین گرفتار ہون اور ان دونین سے ایک کا بچنا ممکن ہو تو کسکو بچانا چاہئے اسکا جواب یہی ہے کہ اگر گنون مین اپنے سے زیادہ ہے تو لازمی طور پر دوسرے کو بچانا چاہئے۔ اگر برابر ہین تو اوتم دوسرے کا بچانا اور اوس سے کچھ کم اپنا بچانا ہے اگر گنون مین کم ہے تو اپنا بچانا اوتم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ویدون کا بتلایا ہوا اسکا سب عقل کی مدد کے واسطے ہے اوسے عقل کے موافق ہی استعمال کرنا چاہئے یہ رشیون کا مطلب ہے

وشیشک درشن اردو ترجمہ کا چھٹی ادھیائے کا پہلا آہنک ختم ہوا

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ ادھیائے چھٹا

آہنک دوسرا

سوال، بہت سے ایسے کرم ہین کہ جنکا پھل سنسار مین نظر نہین آتا۔

جواب दृष्टादृष्ट प्रयोजनानां दृष्टाभावे प्रयोजनम्

अभ्युदयाय ॥१॥

ارتھ۔ درشٹ یعنی ظاہری پھل والا کرم جیسے کھیتی۔ بیوپار۔ نوکری وغیرہ اور ادرشٹ یعنی
جسکا پھل دنیا مین ظاہر ہو جس کرم کا پھل ظاہر نہین مل سکتا وہ کرم تتوگیان حاصل
کرنیکے واسطے ہی ہو چونکہ وید مین نشکام کرم کرنیکا حکم دیا ہے اور اُس کرم کا پھل اس سنسار
مین نظر نہین آتا جسپر اکثر کم عقلون کو شک ہوتا ہی کہ یہ کرم نشپھل گیا۔ رشی اس شک کو
دور کرتے ہین کہ نشکام کرم انتہ کرن کی شدھی کے ذریعہ سے تتوگیان کی واسطے کیا جاتا ہے
اوسکا درشٹ پھل نہونے سے وہ کرم نشپھل نہین جاتا۔ بلکہ اوس سے انتہ کرن کا یعنی
دل کا میل دور ہوتا ہے۔ درشٹ کرم سے مطلب اسی جنم مین بھوگنے لایق کرم سے ہی جسکو
بھگتو یہ کہتے ہین اور ادرشٹ سے مطلب اون کرمون سے ہی جو آیندہ کے دکھون سے
بچنے کی واسطے کئے جاتے ہین جنکا نام کرتویہ یا دھرم ہے

سوال، ان کرمون کا پھل اسوقت نہوا اونکے آگے پھل دینے کا کیا ثبوت ہی
جواب، جو کرم اس دنیا کے بھوگ کی واسطے کئے اونکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ جسکا
پھل فوراً ہوتا ہے جیسے کھانا پینا وغیرہ دوسرے وہ جسکا پھل آگے ہوتا ہے جیسے لکھنا پڑھنا
وغیرہ۔ جیسے آج بوکر مہینون بعد پھل اوٹھاتے برسون بعد پھل کھاتے ہین یہ مثال قدرت
نے کرمون کا پھل آگے ہونے کی ثبوت مین پیش کر دی ہی اگر کوئی شخص یہ خیال کرلے کہ

کرمون کا پھل آگے کو نہین ہوتا صرف زمانہ حال مین ہی ہوتا ہے تو کھیتی کبھی نہ بوئے باغ کبھی نہ لگائے۔

(سوال) باغ اور کھیتی کا پھل تو پرتیکش بونے سے کاٹتے ہوئے دیکھتے ہین لیکن ادرشٹ کرمون کا پھل تو کسیکو نظر نہین آتا۔

جواب۔ جسطرح کھیتی بونے والا پھل وہ کاٹتا ہوا نظر آتا ہے ویسے ہی پہلے جنمون کا پھل ملتا ہوا بھی دیکھتے ہین ایک جیو راجہ کے گھر مین پیدا ہو کر سب سامگری کا مالک بغیر پیدا کئے ہوتا ہے دوسرا قرضدار کے گھر مین قرض ادا کرنے مین زندگی گذارتا ہے جو صاف ہوتا ہے کہ جینے پہلے جنم مین کرم اچھے کئے ہین ویسے ہی پایا ہے اوسکو پھل پکا پکایا ملتا ہے جینے نہین کئے اوسکو نہین ملتا۔

سوال۔ آگے کے واسطے پھل پیدا کرنیوالے کونسے کرم ہین۔

جواب۔ **अभिषेचनोपवासब्रह्मचर्य्यगुरुकुलवासवानप्रस्थयज्ञदानप्रोक्षणादिङ्नक्षत्रमन्त्रकालनियमाश्च**

चादृष्टाय ॥२॥

ارتھ۔ متعلقہ ذیل کا ادرشٹ پھل یعنی موکش اور اگلی زندگی مین سکھ دینے والے ہین اول اشنان کی شدھی کا انتظام کرنا جسکو اشنان کہتے ہین بعض لوگ اشنان کا مطلب صرف جل سے شریر کو صاف کرنا ہی سمجھتے ہین لیکن نہین ہر قسم کی شدھی کے واسطے ایسے اشنان کی ضرورت ہے جیسا کہ مہاتما کرشن نے ارجن کو تبلایا تھا کہ آتما روپی ندی ہے جسمین باقاعدہ چلنے کا جل بھرا ہوا ہے جسکا راستی بہاؤ ہے یعنی جو راستی کی طرف بہ رہی ہے اور نیک چلنی جس ندی کا کنارہ ہے۔ ہے ارجن تو اس ندی مین اشنان کر صرف جل سے آتما شدھ نہین ہو سکتا۔ برت کرنا۔ یعنے کچھ چاندراین وغیرہ برت کرنا اور برہمچاری ہونا گرو دکل مین تعلیم پانے کے واسطے رہنا۔ بان پرستھ آشرم کو ٹھیک ٹھیک پالن کرنا یگیہ کرنا

دان کرنا- اور پردکشن یعنی یگیہ مین باقاعدہ سماگری کا ڈالنا سندھیا وغیرہ مین دھیان اور نکشتر اور وقت کی نیمون کو ٹھیک ٹھیک پالنا-

سوال) برہم چاری بننے سے تو شریر مضبوط ہوتا اور گیان حاصل ہوتا ہے تو اسواسطے وہ درشٹ کرم ہے-

جواب) اگرچہ برہم چاری ہونیکا کچھ پھل یہان بھی ملتا ہے لیکن وہ دیا پھل نہین ہے بلکہ کرمون کا سادھن ہے یا منزل مقصود کی طرف چلنے مین مددگار رہی- اسواسطے اس برت کا اصلی پھل آگے ہی ملیگا کرم کے دو پھل ہوتے ہین ایک سنسکار دوسرے بھوگ یہ صرف سنسکار رہی بھوگ اسوقت نہین ملتا ایسے ہی اور کرم کا خیال کر لینا چاہئے-

سوال) نکشتر کی نیم سے کیا مراد ہے اور وہ کسطرح سے پھل دینے والا ہے-

جواب) پراتہ کال کی سندھیا ستارون کی موجودگی مین کرے اور شام کی سندھیا سورج کی ہوتے پر اس قسم کے کرم کانڈ مین جو نیم ہین اون سبکو یا انکا نام نکشتر کا نیم ہے

سوال) کال کا کیا نیم ہے-

جواب) نیشٹک کرمون کی واسطے جو کال مقرر ہے اوسی کال پر اوسکو کرنا کال کا نیم کہلاتا ہے- اسیطرح پر سب نیم کرم کانڈ کی پستکون مین دکھلائے یہان کتاب کے زیادہ ہوجانے سے مفصل نہین تبلائے-

سوال) کیا نیک کرمون کا ہی ادرشٹ پھل ہوتا ہے یا برے کرمون کا بھی اگر برے کرمون کا ادرشٹ پھل ہوتا ہے تو وہ کونسے ہین-

جواب) चातुराश्रम्य मुपधाऽनुपधाश्च ॥२॥

(ارتھ) اچھے اور برے دونون قسم کرمون کا ادرشٹ یعنی آگے کو ہونیوالا پھل ہوتا ہے لیکن اسمین زیادہ تر نیت کا تعلق بھی خیال کر لینا چاہئے کیونکہ اگر نیت نیک سے ایک کام کیا جاوے اور اوس سے کوئی نتیجہ برا پیدا ہوا تو اوس سے [illegible]

کسی بیمار کے پھوڑے کو اوسکی صحت کی غرض سے چیرتا ہے کسی قسم کی کمی ہوجانے سے بیمار
مرجاتا ہے تو اس حالت مین ڈاکٹر مجرم نہین ہوگا اور نہ ہی اگلے جنم مین اوسکو اس
کا پھل ملیگا اگرچہ مرنیوالا ڈاکٹر کے کاٹنے سے مرا ہے لیکن نیت نہونے سے ڈاکٹر اوسکا مجرم
نہین مطلب یہ ہی کہ چار دن آشرمون کے کام شردھا سے کرنے سے عمدہ پھل ملتا ہی
اوسکے خلاف کرنے سے خراب پھل ملتا ہی لیکن یہ دونون قسم کے کرم شردھا کی کمی زیادتی
کے سبب مختلف قسم کا پھل پیدا کرتے ہین۔

(سوال) اس سوتر مین اوپدھا لفظ جسکے معنی شردھا لئے گئے اوسکا کیا مطلب ہے
(جواب) یہان اوپدھا لفظ سے کل ادھرم کے سادھنون کا لینا رشی کو منظور ہے
اور اسکی تشریح اگلے سوتر مین رشی خود کرینگے۔

भावदोष उपधादोषोऽनुपधा ॥४॥

(ارتھ) اس سوتر مین رشی اوپدھا کا لکشن کرتے ہین سبھاؤ مین جو دوش یعنی خرابی
ہے اوسکو اوپدھا کہتے ہین جیسے خواہش محبت غفلت۔ اشردھا۔ اہنکار۔ رعونت بغض
وغیرہ یہ نیت کی خرابیان ہین جو اوپدھا نام سے کہی جاتی ہین اور اسکے خلاف جو کرم
کرنے لایق ہین اور جو گن گرہن کرنیکے قابل ہین مثلاً گیان ویراگ ست سنگ۔
شردھا وقت کی پابندی۔ ملنساری بردباری یا منو کے بتلائے ہوی دھرم کے دس
لکشن استقلال۔ کشما یعنی متحمل مزاجی۔ من کا روکنا۔ چوری نکرنا یعنی کسی کا مال لینے
کی خواہش نکرنا شدھی۔ حواسون کو قبضہ مین رکھنا عقل کو بڑھانا۔ علم۔ راستی۔ غصہ
نکرنا یہ انوپدھا لفظ سے لئے جاتے ہین یہ دونون قسم کے گن اور کرم۔ دھرم اور ادھرم کا سبب
کہلاتے ہین یعنی ان سے آگے کے واسطے اچھا اور برا ادرشٹ بنا رہتا ہی جس سے اگلے
جنمون مین جیو دکھ سکھ کو محسوس کرتا ہے۔

(سوال) جو شدھی یعنی پاکیزگی بتلائی گئی ہے اوس سے کیا مراد ہے اوسکی تمیز کسطرح

یہان پہچانا کہ یہ پاک ہے اور یہ ناپاک ہے۔

جواب) यदृष्टरूपरसगन्धस्पर्शं प्रोक्षितमभ्युक्षित

च तच्छुचि ॥५॥

ارتھ) جو روپ۔ رس۔ سپرش اور گندہ شرتی وید اور سمرتی دھرم شاستر نے مفید تبلائے ہین وہ شدھ یعنے پاک ہین مثلاً جو دھن ایمانداری اور انصاف سے کمایا جاتا ہو وہ پاک ہے جہان وید کے منتروں مین تبلائے ہوئے نیم کے ساتھ صاف کیا جاتا ہی وہ شدھ ہے جسطرح تبلایا گیا ہے کہ براہمن یگیہ کرانے اور وِدیا پڑھا کر گورو دکشنا لینے سے دھن حاصل کرے یہ دھن پوتر ہی اسکے خلاف کرم کمایا ہوا پوتر نہین ہوگا ایسی ہی کشتری پرجا کی حفاظت کرکے جو دھن حاصل کرتا ہے وہ پوتر ہے اسطرح ہر ایک کام مین وید شاستر کے موافق اشیا شدھ کہلاتی ہین۔

سوال) اشدھ کسے کہتے ہین۔

جواب अशुचीति शुची प्रतिषेधः ॥६॥

ارتھ) جو شدھ دریہ ہے اوسکے خلاف اشدھ ہی یعنے وید شاستر نے جیسا لکھا ہو اوسکے خلاف کو اشدھ خیال کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر براہمن ویوپار کے ذریعہ سے دولت پیدا کرے تو وہ دھن اشوچی ہوگا۔ مطلب یہ ہی کہ وید کے خلاف ورشاستر کی رو سے جو کرم یا چیز ہے وہ اشوچی ہے۔

سوال) کیا اسکے علاوہ اور کسی طرح سے ناپاک نہین ہوتا۔

جواب) अर्थान्तरञ्च ॥७॥

ارتھ) اگر ایمانداری سے کمایا ہوا روپیہ ہی تو بھی دہھا وِشٹ) یعنی ارادی ہین ۔ ۔ ۔ ۔ انکے سبب جو دان ہے اسکا لینا اشوچی ہے ایسی ہی پانی کا دوش بھی اشدھ کہہ دیا ہے اسطرح چیز دان لینے دینے وغیرہ مین دوشون کا ہونا صاف ظاہر ہے

(سوال) کیا مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ دھرم اور ادھرم کا کوئی اور بھی معاون ہے

جواب अप्रयत स्य शुचि भोजनाद भ्युदयोन विद्यते निय
मा भावात् विद्यते वार्थान्तर त्वाद्यमस्य ॥ ८॥

(ارتھ) جو انسان یم سے مبرا ہے یعنی ہنسا کرتا جھوٹ بولتا دوسرے کے مال کو چراتا
یا بُری نگاہ سے دیکھتا ہی برہمچاری نہ رہکر بیوبھچار کرتا ہے ابھیمان کرتا یا اندریوں کے
وشیوں میں پھنسا ہوا ہے ایسے انسان کے کھلانے سے دھرم نہیں ہوتا یعنی ایسے
انسان کا کھلانا موکش مارگ کا سادھن یعنی دھرم نہیں بلکہ الٹا پاپ ہوتا ہی کیونکہ ایسے
لوگوں سے جسقدر پاپ ہوتے ہیں اونکی عزت کرنیوالے اونکو سہائک ہوتے
ہیں۔ لیکن جو یم کرتا ہو یعنی ہنسا نکرتا ہو چوری نکرتا ہو جھوٹ نہ بولتا ہو برہمچاری ہو لالچی
نا ہو اور اندریوں کی وشئے بھوگ میں پھنسا ہو لیکن نیم نرکھتا ہو وسکے بھوجن کھلانے سے دھرم کا
سادھن ہوتا ہے مطلب یہ ہی کہ خواہ اچھا نکرتا ہو لیکن بُرا نکرنیوالا دھرم انوسار بھوجن
کھلانیکا حقدار ہے اسواسطے دان کا سہ کاری دیش کال اور پاتر ہی کا کام چلتا ہی۔

(سوال) کیا صرف یم ہی پھل دینے والا ہی شُدّھ بھوجن کھلانا پھل دینے والا نہیں۔

جواب) असति चाभावात् ॥ ९ ॥

(ارتھ) اگر جسکو کھلایا جاوے یا کھلانے والا یم سے یکت ہو مطلب ہنسا۔ جھوٹ
چوری۔ بیوبھچار وغیرہ خرابیوں سے مبرا ہو لیکن جو دان دیا جاوے وہ ایمانداری سے
کمایا ہوا نہونے سے اشُدّھ ہو تب بھی وہ دھرم یعنی موکش کا سادھن نہیں اسواسطے
جو دان دیا جاوے اوسکا ایمانداری سے کمایا ہوا ہونا اور نیک چلن شخص کو دان دینا ہی
دھرم کے واسطے کہلا سکتا ہے۔ یہان بھوجن یا دان سب اچھے کرموں کا نمونہ بتلانے کے
واسطے بیان کیا ہے مطلب یہ ہی کہ ہر ایک اچھا کرم ایمانداری سے کمایا ہو سے دھن
شاستر کے موافق کرنے سے ہی پھل دینے والا ہوتا ہے اسکے خلاف نہیں۔

سوال) پرورتی کے معاون جو راگ دویش وغیرہ دوش ہین اونکا سبب کیا ہی۔

جواب) सुखा ज्ञाणः ॥२०॥

ارتھ) چندن وغیرہ کی خوشبو کے لگانے یا خوبصورت چیز کی دیکھنے اور اچھے رس کے کھانے عمدہ راگ وغیرہ کے سننے وغیرہ مین جو سکھ معلوم ہوتا ہی اوس سے وس قسم کی چیزون مین سکھ یا سکھ کا سبب سمجھنے سے راگ پیدا ہوتا ہے اسطرح جن خراب چیزون سے دکھ ملتا ہے جیسے سانپ اور کانٹے وغیرہ مین دویش پیدا ہوتا ہی۔ اور راگ دویش موہ پرورتی یعنی کسی مین لگانے کا سبب ہونے سے دوش کہاتے ہین مہاتما گوتم جی نے دوش کا یہی لکشن کیا ہے کہ جو کام مین لگا نیوالا ہو۔

سوال) اگر دکھ سکھ سے ہی راگ دویش پیدا ہوتے ہین تو اونکے ناش ہو جانے پر وہ کیسے رہتے ہین۔

جواب तन्म यत्वाच्च ॥२१॥

ارتھ) راگ دویش سے پیدا ہونیوالے دشیون کا درڑھ یعنی بہت مضبوط سنسکار یعنی من مین خیال پیدا ہو جاتا ہے جیسے جو کام مین پھنسا ہوا انسان ہی ساری دنیا با وجود اوس موقعہ پر عورت نہونیکے عورت ہی عورت نظر آتی ہین یا جس کسیکو سانپ کا سنسکار پیدا ہوگیا یا متھیا گیان سے بھوت کا سنسکار پیدا ہوگیا ہو تو اندھیرے مین ہر جگہ سانپ ہی سانپ یا بھوت ہی بھوت نظر آتے ہین۔ ایسی حالت کو تن مے کہتے ہین۔

سوال) اسکا کوئی اور بھی سبب ہی۔

جواب अवृत्याच्च ॥२२॥

ارتھ) ادرشٹ سے بھی دوش پیدا ہوتے ہین اگرچہ عام طور پر ادرشٹ ایک سادھارن کارن یعنے عام سبب ہے لیکن اکثر موقعون پر ادرشٹ خاص سبب ہو جاتا ہی

جیسے پہلے جنم مین جسنے عورت کی رشتون کو انوبھو کیا ہے اوسکو جوانی مین استریون سے محبت پیدا ہوجاتی ہے اور جسنے پہلے جنم مین سانپ سے تکلیف پائی ہی اوسکو اس جنم مین سانپ سے دویش پیدا ہوتا ہے۔

(سوال) اس جنم ہی مین ہونیوالے سنسکار سے راگ ہوتا ہی پہلے جنم کی کیا ضرورت ہے

جواب) اس جگہ ہونیوالا سنسکار سبب نہین ہوسکتا جو ہوا نہین اوسکو سبب ماننے مین پرمان کوئی نہین اسواسطے ادرشٹ سے ماننا ٹھیک ہی [illegible] دویش کا اور بھی سبب تبلاتے ہین۔

जातिविशेषाच्च ॥१३॥

ارتھ) خاص نوع کا بھی خاص نوع سے راگ اور دویش ہوتا ہے انسان اناج کی خواہش رکھتے ہین اور حیوان سبز گھاس کو ہی پسند کرتے ہین کرمہ جاتی کے جانور کانٹون کو کھانا ہی پسند کرتے ہین انمین صرف اس نوع کا پچھلے جنم کے کرم سے پیدا ہوا ادرشٹ ہی سبب ہے نوع تو صرف ایک دائرہ ہے اسیطرح بھیسون اونٹ اور گھوڑے سے دویش ہوتا ہے اور نیولے کو سانپ سے دشمنی ہوتی ہے اسیطرح اور بھی نوعون مین وچار سے محسوس کرسکتے ہین۔

سوال) دھرم اور ادھرم کا کارن کیا ہے۔

جواب) इच्छाद्वेषपूर्विका धर्माधर्मप्रवृत्तिः ॥१४॥

ارتھ) حاصل کرنے مین راگ یعنی خواہش سے پرورتی ہوتی ہے ہنسا وغیرہ ادھرم کے خراب کرمون دویش سے پرورتی ہوتی ہے راگ یعنی خواہش کی سبب یگیہ دان اور پراپکار کے کامون مین جو پرورتی ہوتی ہے وہ دھرم کو پیدا کرتی ہی اور دویش سے ہنسا وغیرہ خراب کرمون کی پرورتی ادھرم کو پیدا کرتی ہے راگ دویش ہی سنسار کے [illegible]

چاہئے ہین اسواسطے مہاتما گوتم جی نے نیائے درشن مین پرورتی کا یہ لکشن کیا ہے
جو بانی، من اور شریر سے کام کرتا ہے اوسیکا نام پرورتی ہی جو بانی سے کام کیا جاتا
وہ واچک پرورتی یعنی زبان سے کام کرنا کہلاتا ہے جیسے ست بولنا، میٹھا بولنا
اور دوسرونکے بھلے کے واسطے بولنا پن کا سبب ہی اور جھوٹ بولنا کڑوا بولنا اور دوسرون
کے نقصان کرنے والی بات بولنا پاپ کہلاتی ہے ایسے ہی من سے کسی پر دیا کرنا اور دوسرون
کی بھلائی کا سامان وچارنا دھرم کا سبب ہی غصہ اور دوسرون کو نقصان کا خیال کرنا
پاپ ہی ایسے ہی جسم سے دان وغیرہ کرنا دھرم کا سبب ہے اور اسکے خلاف دوسرون کا
مال چھین لینا وغیرہ پاپ کے سبب ہین۔

سوال) دھرم ادھرم سے کیا پیدا ہوتا ہے۔

جواب — तत् संयोगो विभागः ॥९५॥

ارتھ) دھرم اور ادھرم سے سنیوگ یعنی آتما کا شریر اندری اور انتہ کرن کے
ساتھ تعلق ہوتا ہے جسکو جنم کہتے ہین وبھاگ یعنی جسم سے بمعہ من اندری کے جیو آتما کا
علیحدہ ہونا جسکو موت کہتے ہین اسواسطے یہ جنم اور موت کا جو سلسلہ ہی اسیکا نام
سنسار ہے اسکو پریتیہ بھاو بھی کہتے ہین یعنے مرنا اور جنم لینا۔ اس پریتیہ بھاو کا سبب
یعنی کارن دھرم اور ادھرم ہی ہین اگر دھرم ادھرم نہون تو یہ سلسلہ چل ہی نہین سکتا
دھرم ادھرم کا سبب راگ دویش ہین اور انکا سبب متھیا گیان ہے۔

سوال) اس پریتیہ بھاو کا کبھی ناش ہوتا ہے یا نہین۔

جواب — आत्मकर्मसु मोक्षो व्याख्यातः ॥९६॥

ارتھ) جب آتما مین سروپ اور پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے تو اوسوقت شریر اور
من کا جو جیو آتما سے علیحدہ ہوتا ہے اوس سے موکش ہو جاتا ہے آتما کو جاننے کا سادھن
کیا ہے پہلے من کو شدھ کرنیکے واسطے کرم کانڈ اور اوپاسنا کانڈ نیم کے موافق کرنا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ ادھیاے ساتواں

آہنک پہلا

پچھلے ادھیاے مین سنسار ساگر سے ترنے اور بندھن مین پھنسنے کے اسباب دھرم اور ادھرم کی تحقیقات کو بتلا کر اب مہرشی کنا دجی گنون کی پریکشا یعنے تحقیقات کرتے ہین کیونکہ پچھلے ادھیایون مین گن کا ادیش ہو چکا ہی وبھاگ یعنی تقسیم بھی ہو چکی ہی لکشن بھی بتلا چکے ہین اس ادھیاے مین پریکشا یعنے تحقیقات کرتے ہین سوا لکھتے ہین۔

उक्ता गुणाः ॥१॥

(ارتھ) روپ وغیرہ چوبیس گنون کا ذکر پہلے کر چلے ہین جن مین سے سترہ تو رشی نے زبان سے ظاہر کئے ہین اور باقی سات کا چہ لفظ وغیرہ کے معنون مین ہی سے اظہار ہوتا ہے۔

سوال) تحقیقات اوس چیز کی کیجاتی ہے جسمین شک ہو گن یعنے عرض کے ہونے مین کوئی شک نہین اوسکی تحقیقات کیون کیجاوے۔

جواب) اگرچہ گنون کی ہستی مین شک نہین ہے لیکن اونکے نتیہ یعنے واجب الوجود اور انتیہ یعنے ممکن الوجود ہونیکی نسبت شک ہی اسواسطے تحقیقات کرنا ضروری ہے

سوال) کیا گن کے انتیہ یا نتیہ ہونیکی ہی تحقیقات ہوگی یا اور کسی قسم کی بھی

جواب) نتیہ گنون کی تحقیقات انتیہ گنون کی تحقیقات۔ پاکج یعنے حرارتی گنون کی پریکشا سنکھیا یعنی تعداد وغیرہ ایک سے زیادہ اشیاء مین رہنے والے گنون کی پریکشا۔ پرمان یعنے اندازے کی تحقیقات۔ یہ پانچ قسم کی تحقیقات اس ادھیاے

کے پہلے آہنگ مین ہوگی -

(سوال) روپ وغیرہ گن نتیہ ہین یا انتیہ

(جواب) पृथिव्यादि रूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥२॥

(ارتھ) زمین - پانی - آگ - ہوا - جو کہ پرمانون سے ملکر بنتے ہین اونکے گن یعنے عرض رس یعنی ذایقہ - روپ یعنی شکل یا رنگ - اور لمس یہ سب انتیہ ہین یعنی ممکن الوجود ہین کیونکہ یہ ممکن الوجود اشیا مین پائے جاتے ہین اگرچہ اور بھی مرکب اشیا مین رہنے والی گن انتیہ ہی ہین لیکن وہ گن متضاد گن کے پیدا ہونے سے ناش ہوتی ہین یہ چار گن صرف آشرے یعنی جس موصوف مین رہتے ہین اوسکے ناش ہونی ہی سے ناش ہوتی ہین انکے ناش کا کوئی دوسرا سبب نہین اونکے ناش کے بہت سے اسباب ہین مطلب یہ ہے کہ چونکہ یہ گن جن اشیا مین رہتے ہین وہ انتیہ ہین اسواسطے یہ گن بھی انتیہ ہی ہین

(سوال) کیا جب پانی ہوا - آگ اور زمین نتیہ ہون تو بھی یہ گن انتیہ ہونگے -

(جواب) एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ॥३॥

(ارتھ) جو روپ وغیرہ گنون کے انتیہ ہونے مین اونکے مخزن کا انتیہ ہونا دلیل دیگئی ہے اس دلیل سے ثابت ہوتا ہی کہ جب دربیہ یعنے جوہر جسمین یہ گن یعنی عرض رہتی ہین نتیہ ہو اوس حالت مین روپ وغیرہ چارون گنون کو نتیہ کہا گیا ہی مطلب یہ ہی کہ آشرے یعنے مخزن کے نتیہ ہونے سے نتیہ اور انتیہ ہونے سے انتیہ یعنے جو پیدا شدہ دربیہ یعنے جوہر ہے اوسکے ممکن الوجود ہونے سے اوسکی گن بھی ممکن الوجود ہونگی جو دربیہ پیدائش سے مبرا یعنے واجب الوجود ہین اوسکے گن یعنی صفات بھی واجب الوجود ہونگے

(سوال) کیا پرتھوی یعنی زمین کے پرمانو کن ہی [illegible] روپ وغیرہ گن نتیہ ہوتے ہین یا اور دربیون مین بھی -

अप्सुतेजसिवायौ च नित्याद्रव्यानित्यत्वात् ॥१॥ جواب

ارتھہ) جل یعنے پانی کے ذرون مین روپ رس اور سپرش یہ تین گن نتیہ ہوسکتے ہین
اور اگنی کے پرمانوؤن مین روپ اور سپرش اور ہوا مین صرف سپرش یعنی لمس کا گن
نتیہ ہوسکتا ہے کیونکہ جبکہ یہ دربیہ نتیہ ہونگے تو لے نگے گن بھی نتیہ ہونگے ۔

سوال) اگر نتیہ دربیون مین روپ وغیرہ گنون کو انتیہ مانا جاوے تو اوس مین کیا ہانی
ہوگی یعنے نقص عاید ہوگا ۔

جواب) چونکہ دربیہ گن کا سمبائے سمبندھ ہوتا ہے اسواسطے نتیہ دربیہ مین سوبھاوک
گن یا ذاتی خاصہ انتیہ نہین ہوسکتا ۔

سوال) جبکہ نتیہ آکاش کا گن شبد انتیہ ہے ایسے ہی نتیہ آتما مین بدھی انتیہ پیدا
ہوتی ہے اسطرح ان گنون کو بھی نتیہ دربیون مین انتیہ ماننے مین کوئی ہرج نہین ۔

جواب) رشی نے جو سوتر مین یہ لکھا ہے وہ بتلاتا ہے کہ شبد اور بدھی مین دوسرے
وکار پیدا ہوتے ہین جس سے وہ انتیہ ہوسکتے ہین لیکن روپ وغیرہ مین نہین مثلاً
شبد مین ہلکا اور تیز ہونا پایا جاتا ہے اور بدھی یعنے گیان مین گیان کے خلاف دویا کے
سنسکار وغیرہ پیدا ہوتے ہین لیکن روپ وغیرہ مین کسی قسم کا وکار ثابت نہین ہوتا
یعنے کسی دوسرے گن کا اظہار نہین ہوتا ۔

سوال) اگر روپ وغیرہ مین دوسرے گن کا اظہار تسلیم کرلیا جاوے تو کیا دوش ہوگا ۔

جواب) اگر اظہار ہو تو اوسکے کارن دونک وغیرہ سے شروع ہوکر جل وغیرہ مرکب
اشیاء مین خلاف روپ وغیرہ کا اظہار ہو لیکن آگ اور پانی مین سپرش روپ کا ویسا
ہی اظہار ہوتا ہے متضاد نہین ہوتا ۔

سوال) جل گرم ہے ہوا ٹھنڈی ہے یہ اظہار بتلاتا ہے کہ اونمین دوسرے گن اسکے
ہین ۔

جواب) اس قسم کا اظہار تو عارضی طور پر دوسری شے کا اسمین داخل ہونیسے ہوتا ہے

سوال) غیرہ انتیہ پدارتھون کے گن نیتیہ ہونگے یا انتیہ۔

جواب) पनित्येष्वनित्या द्रव्यानित्यत्वात् ॥४॥

ارتھ) جل وغیرہ کے انتیہ ہونے مین اونکے گن بھی انتیہ ہونگے کیونکہ آشری یعنی مخزن کے ناش ہوتے سو ناش ہوجائینگے۔ جبکہ مخزن انتیہ ہی تو اوسکا ناش ہونا لازمی ہی اور جب مخزن ناش ہوگیا تو اوسمین رہنے والے گن کہان رہینگے ضرور ہی ناش ہوجائینگے

سوال) کاریہ روپ زمین مین بھی روپ وغیرہ اگن کی ملنے سی پیدا ہوتی ہین اور ناش بھی ہوتے ہین پھر وہ کسطرح آشری یعنے مخزن کی ناش ہونے سے ہی ناش ہونیکی قابل ہین۔

جواب) कारण गुण पूर्वकाः पृथिव्यां पाकजाः ॥६॥

ارتھ) زمین مین جو روپ رس گندھ یعنے بو اور ذائقہ اور سپرش یعنی لمس ہین وہ کارن کے گنون کے موافق ہین یعنی جس قسم کے اجزا سے کوئی خاکی چیز بنتی ہی جیسے ان اجزا مین شکل ذائقہ لمس ہونگے ویسے ہی اوس کاریہ مین ظاہر ہونگے جس رنگ کی سوت سے کپڑا بنا جائیگا اوس رنگ کا کپڑا ہوگا ایسے ہی جس قسم کے پھولون سے ہار بنایا جاویگا جیسی بو ان پھولون مین ہوگی ویسی ہی ہار مین نظر آئیگی۔ اگر ریشم کے تارون سے کپڑا بنا جائیگا تو اوسکا سپرش ریشم جیسا ہوگا اگر سن کے تارون سے بنایا جائیگا تو اوسکا سپرش ویسا ہی ہوگا۔

سوال) کیا جسکو آنکھ سے معلوم کرین وہی روپ ہی ایسی ہی رسنا سے گرہن کیا جاوے وہ رس۔ ایسے ہی سپرش اور بو وغیرہ بھی ناک اور قوت لامسہ سے نامزد کرنیسے ہی نامزد ہوتے ہین۔

جواب) اگر ایسا مانا جاوے تو صرف گیان اندری کے ناش ہونے سے ہی یہ روپ ہے اس گیان کے پیدا ہونے کا ہونا ہی سلزم ہوگا اسواسطے چلشو ماتر ہیرونی حس سے گرہن کے قابل ہوتا ہے جسکی نوعیت ہی وہ روپ ہی اور روپ مین جو ہی وہ اندریون سے گرہن

یہ بات ظاہر بھی ہوتی ہے۔

جواب) یہ اظہار تو اوپچار سے ہوتا ہے دراصل یہان ضمیر غایب ہو گئی ہے کپڑا سفید کہنے سے مطلب یہی ہی کہ کپڑے مین سفیدی ہی۔ فرق کے ثابت ہونے پر یہ سب فرضی خیالات ہین جو معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہ چندن کی بو ہے اور یہ چندن کا رنگ ہے اس قسم کے کہنے سے بھی فرق ثابت ہوتا ہے اگر کپڑے اور رنگ کا فرق نہ مانا جاوے نہ انا جاوے تو جسطرح چھونے سے کپڑے کا گیان ہوتا ہے ویسے ہی کپڑے کی رنگ کا گیان ہوجانا چاہیئے جو نہین ہوتا دوسرے ایسا کہنے پر کہ کپڑا لاؤ کسی روپ یعنی رنگ کو لے آوے۔ رنگ لاؤ اس کہنے پر کسی دربیہ کو لے اوے۔

سوال) ایسا ہی مان لو کہ فرق بھی ہے اور فرق نہین بھی کیونکہ بالکل فرق ہونے اور ہونے مین کوئی پوری دلیل نہین۔

جواب) یہ ٹھیک نہین کیونکہ الگ کرنیوالے فرق کی بغیر و مخالف گنون یعنی بھید اور ابھید یعنی فرق اور اوسکی نفی کا ایک جگہ رہنا نا ممکن ہے جسطرح روشنی اور اندھیرا ایک جگہ نہین رہ سکتے کیونکہ ان دونون مین اینونیا بھاو یعنے ایک مین دوسرے کی نفی ہونے سے ایک کا دوسرے مین رہنا نفی مطلق کی طرح ثابت ہی جسکو ہر سمجھدار سمجھ سکتا ہی کہ بھید ابھید نہین رہ سکتا اور نہ اس قسم کا ثبوت کسی چیز سے مل سکتا ہی اور یہ روپ زمین مین بہت قسم کا ہے پانی اور آگ مین صرف سفید ہی رہتا ہے۔

سوال) جسقدر رنگ مانے گئے ہین بعض موقعون پر کپڑے مین رنگ برنگ کا روپ دیکھتے ہین وہ ان سے علیحدہ ہے۔

جواب) وہ روپ سے علیحدہ نہین ہے کیونکہ چاکشو اندری سے محسوس ہوتا ہے اگر روپ نہوتا تو آنکھ سے نظر نہ آتا اور اسکے کارن مین جو مختلف قسم کے روپ شامل ہین اس سے وہ رنگ برنگ کا روپ نظر آتا ہے کیونکہ جو گن اجزا مین ہونگے وہی کل مین پائے جاینگے

جہان مختلف اشیاء کے پرمانوؤن مختلف قسم کا روپ ہو وہی روپ سلسلہ وار دونک وغیرہ مین ہوتا ہوا کرے مین موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گن جب کارن مین ہوتے ہین تب ہی کاریہ مین آتے ہین اور جو ترکیب سے یا کرم سے پیدا ہوتے ہین وہ پاک کہلاتی ہین اگرچہ سوبھاوک گنون کا اظہار بھی مرکب ہونیکی حالت مین ہوتا ہو لیکن وہ اپنے اوپادان کارن مین بھی ہوتے ہین کاریہ مین صرف اظہار رہتا ہو اور پاک گن ترکیب سے پیدا ہوتے ہین وہ ترکیب سے پہلے ایک چیز مین موجود نہین ہوتے مثلاً سنیوگ کسی پرمانو مین نہین جب دو پرمانوؤن کو خاص قسم کی حرکت ملتی ہے تب اوس سے سنیوگ پیدا ہوتا ہے اسطرح اور گنون کے متعلق بھی وچار لینا چاہئے۔

سوال اپرتھوی وغیرہ مین جو روپ وغیرہ گن ہین اونکا کارن کیا ہو کیا وہ سب دربون کا گن ہے۔

جواب

एक द्रव्यत्वात ॥७१॥

ارتھ) حیقدر ذاتی صفات کے علاوہ عارضی صفات بھی ہین سوائے اونکے جو سنیوگ سے پیدا ہوتے ہین وہ سب کسی نہ کسی ایک دربیہ مین رہنے والے ہین جیسے زمین مین بو اپنا خاص گن ہے۔ روپ۔ رس۔ سپرش یعنے لمس آگ پانی اور ہوا سے لئے ہوئے ہین چونکہ سوکشم شے ستھول کے اندر رہتی ہوئی بھی دوسرے آکاش کو نہین گھیرتی ہوا سے ہر لطیف دربیہ یعنی جوہر کے گن یعنے عرض ہمیشہ کثیف اشیا مین رہ سکتے ہین اسواسطے کثیف اشیا مین اگرچہ اپنے اور لطیف اشیاء کے گن ہمیشہ پائے جاتے ہین لیکن تو بھی وہ پاک یعنے عارضی گن ہی کہلاینگے ورنہ ہر ایک گن خاص طور پر ایک ہی دربیہ کے اندر رہتا اب پری مان یعنے اندازے کی تحقیقات کرتے ہین اگرچہ گنون کے بیان مین سنکھیا یعنی تعداد کا پری مان سے پہلے ذکر ہے لیکن یہ خیال کر کے کہ تعداد مین بہت اعتراض ہین پری مان ہر جگہ ثابت ہے اسواسطے پری مان کی ہی پہلے تحقیقات کرتے ہین۔

سوال) پرم انو بھی تو ایک پری مان ہے جس پری مان والی شے کو پرمانو کہتے ہین
جواب) پرم انو یعنے سب سے چھوٹا چھوٹے کنے مین شامل ہی۔ اسواسطے کل چیزون کے
پری مان انھین چار کے اندر آجاتے ہین انین سے ایک پرمانو سے لیکر دونک ترسینو
چھوٹے اور اوس سے آگے بڑے کے اندر آجاتے ہین بعضون کے نزدیک بل
اور اونے کی برابر کے چھوٹے اور اوس سے آگے بڑے شمار
ہوتے ہین - سب سے چھوٹا ہونا اور سب سے بڑا ہونا ہیہ
نتیہ پدارتھون مین رہتا ہے لیکن جو سادیب اور دھم پری مان والے
وہ سب انتیہ ہین

سوال) جبکہ پرمانو مین انو پری مان یعنے چھوٹاپن تو ہی اور بڑاپن نہین تو پرانو سے
بنے ہوئے کاریہ مین بڑائی یعنے مہت پری مان والا کہان سے آجاتا ہی۔

جواب. कारणबहुत्वाच्च ॥ ८ ॥

ارتھ) کارن کے مہت ہونے سے اوسکے سنیوگ سے مہت گن یعنے بڑائی پیدا ہوتی ہی
اگرچہ ایک پرمانو مین انو مین رہنے والا چھوٹاپن ہی لیکن پرمانوون کے مجموعہ کو پرمانوون کی
تعداد کی زیادتی ہے اوسیکا سنیوگ ہونے سے بڑاپن یعنے مہت نام ہوجاتا ہی اگر کوئی
ایک پرمانو مین بڑاپن تسلیم کرتا تو یہ سوال پیدا ہونا ممکن تھا لیکن یہ گن تو پرمانوون کے
مجموعہ سے پیدا ہوا ہی۔ مثلا جب دو پرمانو ملتے ہین تو اونمین جہان ایک ایک مین انو
دھرم یعنی چھوٹا ہونے کی صفت ہی وہان ہر دو مین ایک دوسرے کی صفت ایک سے ایک ملکر دو ہونا
بھی شامل ہی جس سے وہ دونک یعنے پرمانو دوگنی جسامت والا ہوتا ہی ایسے ہی تین دوانکوں کے میل سے
ترونک پیدا ہوتا ہی وہ موٹائی جو ترونک مین موجود ہی گویا چھ پرمانوون کے ملنے سے
اونکی تعداد کا روپانتر ہے اسیطرح بڑی سی بڑی اشیاء بنجاتی ہین جیسے سوت کے ایک تار
مین لمبائی تو ہی چوڑائی کم ہے جب اس اوسکے ساتھ دوسرے تار ملے تو اوسکی چوڑائی کچھ

بڑھ جاتی ہے اسیطرح بڑھتے بڑھتے ایک جوڑا کپڑا بنجاتا ہی اب دس جوڑائی کا سبب ایک تاروں کا سنیوگ ہی دوسرے تاروں کی زیادتی ہے اگر تارین زیادہ ہوتین تو سنیوگ کسطرح ہوتا کیونکہ سنیوگ ایک سے زیادہ نہین ہوسکتا ہی اگر تارون مین سنیوگ ہوتا تو بہت سے تارون کے ہونے پر بھی اونکے سنیوگ کے بغیر کپڑے کا بنا ممکن نتھا اسواسطے رشی نے بتایا کہ دھرم بری مان والی چیزون مین جو مہت پیدا ہوتا ہے وہ بہت کارنون کے سنیوگ سے پیدا ہوتا ہے

سوال) انو پری مان کسطرح ہوتا ہے۔

جواب) अतो विपरीतमणु ॥१०॥

ارتھ) اس پرتیکش سے معلوم ہونے لائق مہت پری مان یعنی بڑاپن سے جو متضاد ہے وہ انو یعنی چھوٹا ہی مطلب یہہ ہی کہ جسطرح بڑائی نظر آتی ہی اسطرح چھوٹی چیزون کے نظر نہ آنے سے چھوٹائی نظر نہین آتی بڑائی چھوٹائی یہان عقل سے نسبتاً خیال کیجاتی ہے جسطرح مہت کارنون سے ملکر بنتا ہے ایسے ہی انو ایک اور کارن سنیوگ سے مبرا ہوتا ہی جتنے زیادہ پرمانوؤن کا سنیوگ ہوگا اوتنا ہی بڑا کہلائیگا اسکے برعکس جسقدر کم پرمانوؤن کا سنیوگ ہوگا اوسیقدر چھوٹا کہلائیگا سب سے بڑا ہوسکتا ہے جسمین کل پرمانو آجاوین سب سے چھوٹا وہ ہے جسمین بالکل پرمانوؤن کا سنیوگ ہی نہو یعنے سب سے چھوٹا مفرد ہی۔

سوال) جب سنیوگ سے مبرا انو سب سے چھوٹا ہی کیونکہ مہت یعنی بڑے کے برعکس بتلایا گیا تو انو لے وغیرہ چھوٹا کیون بتلایا۔

جواب) अणुमहदिति तस्मिन् विशेषा भावात विशेषा भावाच्च ॥११॥

ارتھ) پہلے کہہ چکے ہین کہ بیوہار مین بڑا اور چھوٹا نسبتی ہی۔ جیسے گھڑے کی نسبت لوٹا چھوٹا ہے لیکن املہ کی نسبت بڑا ہے۔ اسواسطے ہر مرکب شے مین بڑے کا ہونا تو ذاتی ہی لیکن جہان اوسکو چھوٹا کہا جاوے تو وہ نسبتی ہوگا جسمین ایک سے زیادہ پرمانو کا سنیوگ ہے

وہ پرمانو کی نسبت تو بڑا ہے لیکن جس سے کم پرمانوؤن کا سنیوگ ہے اوسکی نسبت چھوٹا بھی ہے اسواسطے پرمانو کو چھوڑکر اور مین جو چھوٹے کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ نسبتی ہے ایسے ہی جہان بڑی کا لفظ بولا جاتا ہے وہ سب سے بڑی کو چھوڑ اور سب مین نسبتی ہے مثلا دونک کو جو چھوٹا کہا گیا ہے وہ کارن اور نسبتی ہے اسواسطے وہ چھوٹاپن انیتیہ ہے لیکن پرمانو مین جو چھوٹاپن ہے وہ کارن اور نتیہ ہے گھڑے وغیرہ مین اوس کارن روپ چھوٹائی کا بھی ابھاؤ یعنی نفی ہے کیونکہ اوسمین کسیکی نسبت بہت پرمانوؤن کے سنیوگ کا ابھاؤ ہے اور کسیکی نسبت زیادہ پرمانوؤن کا سنیوگ موجود ہے اسواسطے انکو نسبتی ہی کہنا چاہئے۔

سوال) ان مین چھوٹا ہونیکا جو لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ نسبتی ہے اسمین کیا پرمان ہے

एककालत्वात ॥१२॥

جواب)

ارتھ) چونکہ چھوٹا اور بڑا ہونا دونون ایک کال مین معلوم ہوتے ہین مثلا ایک جگہ پر ایک آملہ ایک آم اور ایک گھڑا رکھا ہوا ہے تو فوراً دیکھتے ہی آم آملہ سے بڑا اور گھڑے سے چھوٹا نظر آتا ہے لیکن بڑائی اور چھوٹائی جو ایک دوسرے کی متضاد صفات ہین انکا ایک چیز مین رہنا ممکن ہی نہین اسواسطے بڑائی کے ساتھ ان کے موجود ہونے یعنی بہت پرمانوؤن کا سنیوگ ہونے سے اور چھوٹائی کے سبب پرمانوؤن مین سنیوگ کی نفی کرنے سے وہ بڑے ہین اور ان جو چھوٹے پن کا استعمال کیا جاتا ہے وہ نسبتی ہے۔

سوال) بڑاپن معلوم کرنے مین زبردست دلیل کونسی ہے جس سے سمجھ لین کہ ان مین بڑاپن ہی ہے۔

दृष्टान्ताच्च ॥१३॥

جواب)

ارتھ) یہ تو مثال کے دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل آملہ آم اور گھڑے مین بہت پرمانوؤن کے سنیوگ ہونے سے بڑا۔ بہت بڑا۔ بہت ہی بڑا کہنا چاہئے تھا جیسے سفید چیزون مین روپ کو دیکھکر سفید، بہت سفید، بہت ہی سفید اس قسم کے لفظون کا استعمال

ہونا چاہیئے جو چھوٹا پن وغیرہ تبلاسئے وہ دراصل نسبتی ہی ہین اصل مین ہر مرکب
مین بڑائی موجود ہے جو پرمانو کی زیادتی اور سنیوگ سے ملکر ظاہر ہوتی ہی -

سوال) چھوٹے اور بڑے پری مان یعنی اندازے مین بیوہار کرز ور سے جو چھوٹائی اور
بڑائی تبلائی جاتی ہے یہ کسطرح ممکن ہوسکتی ہی کیونکہ پری مان یعنی چھوٹا اور بڑا دونون
گن ہین اور گن مین گن ہو نہین سکتا -

جواب) **अणुत्वमहत्वयोरणुत्व महत्वाभावः कर्मगुणै व्याख्यातः ॥२४॥**

ارتھ) جیسے گن اور کرم مین چھوٹائی بڑائی نہین ہی ایسے ہی چھوٹے اور بڑے اندازے
مین چھوٹائی بڑائی نہین بلکہ چھوٹی بڑی اشیاء کی چھوٹائی اور بڑائی کا نسبتاً یا وچار سے
استعمال ہوتا ہی -

سوال) گنون مین گن ہے اگر نہوتا تو کسطرح کہتے بڑا شبد ہی ایک شبد ہی دو شبد
ہین چوبیس گن ہین اس قسم کے بیوہار سے پری مان - تعداد وغیرہ صفات گنون مین بھی
پائی جاتی ہین کرمون مین بھی گن معلوم ہوتے ہین اگر نہوتے تو کیسے کہا جاتا کہ سگھر یعنی جلدی
چلتا ہے اسواسطے انکو چھوٹے اور مست یعنی بڑی مین چھوٹائی بڑائی یہ گن تسلیم کرنا چاہئے

جواب) **कर्मभिः कर्माणि गुणैश्च गुणा व्याख्याताः ॥२५॥**

ارتھ) نہ تو کرم کرم والے ہین یعنی کرم مین کرم یعنی حرکت مین حرکت نہین ہوتی بلکہ
متحرک شے مین حرکت ہوتی ہی ایسے ہی گن یعنی عرض یا صفت مین صفت نہین ہوتی بلکہ
دربیہ یعنی جوہر مین صفات رہتی ہین جہان کہین استعمال کیا جاتا ہی وہ سب نسبتاً یا وچار
سے کہا جاتا ہے -

سوال) بڑی حرکت ہی چھوٹی حرکت ہی بڑا گن ہی چھوٹا گن ہی اس قسم سے

الفاظ کے استعمال سے کرم مین پری مان گن پایا جاتا ہی ایسے ہی گن مین بھی گن کرم دونون پائے جاتے ہین۔

جواب अणुत्वमहत्त्वाभ्यां कर्मगुणाश्च व्याख्याताः ॥२६॥

(ارتھ) جیسے چھوٹے بڑے مین دوسری چھوٹائی بڑائی نہین ہی ایسے ہی کرم اور گنون مین گن نہین جہان کوئی استعمال ایسے الفاظ کا کرتا ہی جس سے ایسا پایا جاتا ہی اوسکا استعمال یا تو نسبتی ہوتا ہی یا اوپچار سے ہوتا ہے۔

سوال) کیا جسطرح چھوٹے بڑے مین چھوٹائی بڑائی صفات نہین اسیطرح کثیف و لطیف مین بھی نہین۔

جواب) एतेन दीर्घत्वह्रस्वत्वे व्याख्याते ॥२७॥

(ارتھ) لطیف و کثیف مین بھی لطافت و کثافت کے سوائے انکے اندر کوئی گن نہین رہتا مطلب یہ ہی کہ لطیف یعنے سوکشم دربیہ یعنی جوہر مین سوکشمتا یعنی لطافت رہتی ہی لیکن اوس لطافت مین کوئی گن نہین ایسے ہی کثیف جوہر مین کثافت رہتی ہی اوس مین بھی کوئی دوسرا گن نہین جسمین مہت یعنی بڑائی ہی اوسمین مرکب ہونیکی حالت کثافت ضروری ہوگی اور چھوٹے اور مفرد مین لطافت رہیگی جہان چھوٹاپن انیتیہ ہی ایسے ہی لطافت بھی انیتیہ ہے

اب ان پری مانون کے انیتیہ یا نیتیہ ہونیکا وچار کرتے اور انکے ناش کا سبب بتاتے ہین —

अनित्येऽनित्यम् ॥२८॥

(ارتھ) یہ چار (۴) قسم کا پری مان یعنے انداز ناش ہونے والے دربیو نمین اپنا آشرے یعنے مخزن دربیہ کے ناش ہونے سے ناش ہو جاتے ہین کبھی دوسرے مخالف گن کے سبب سے انکا ناش نہین ہوتا —

سوال) آشرے موجود ہوتے ہوئے بھی پری مان کا ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے گھڑی
کے موجود ہوتے پر اوسکا گلا ٹوٹ جانیسے یہ گیان ہوتا ہی کہ یہ وہی گھڑا ہی۔
جواب) یہ ٹھیک نہین ہی کیونکہ جس گھڑی کا وہ پری مان موجود تھا اوسکی آشری
ناش کی واسطے گھڑی کا ناش ہونا لازمی تھا لیکن گھڑا بنا ہوا ہی اسواسطے کسی چیز کے
صرف ایکسا دیپ یعنی چیزین تھوڑی تبدیلی ہو جانے سے وہ چیز دوسری نہین ہو جاتی
کیونکہ پرانوون مین جو ترکیب ہی اوسکے ناش ہونے سے ترسرینو سی تک ہوئی کل چیزون
کا ناش نہین ہو سکتا جب ایسا عام طور پر دیکھا جاتا ہی تو اس گیان مین یہ وہی گھڑا ہی
کیا دوش آسکتا ہے جسطرح اگرچہ چراغ کی لو بدلتی جاتی ہی تو بھی کل اجزا کی ناش نہو
سے وہی چراغ ہی کہلاتا ہی لیکن چراغ اور گھڑا دونون کی ناش والا ہونے سے اونکی
اندر جو پری مان ہی وہ بھی ناش والا ہے جسکا ثبوت اوسکے اجزا کی کمی بیشی سی ہوتا ہے
لیکن پری مان کا ناش مخزن سکے ناش سے ہوتا ہی۔
سوال) کیا جسطرح زمین کی ذرون مین جو چھوٹا پن ہی جو آکاش وغیرہ مین قمت یعنی بڑائی
ہے انکا بھی ناش ہو جاتا ہی۔
جواب)

नित्यैनित्यम् ॥१९॥

ارتھ) نتیہ یعنی واجب الوجود جو آکاش اور پرانو وغیرہ ہین اونمین جو پری مان یعنی
چھوٹائی بڑائی ہی وہ نتیہ ہے کیونکہ اوسکا ناش آشرے کی ناش ہونے سے ہوتا ہی اور نتیہ
اشیا رکا ناش نہین ہوتا اسواسطے اونمین رہنے والی پری مان کا بھی ناش نہین ہوتا
کیونکہ مخزن کا ناش جو اوس پری مان کو ناش کرنیوالا ہی وہ موجود نہین مطلب
یہ ہی کہ نتیہ اشیا رکا پری مان بھی نتیہ ہی ہی۔ اسکو اگلے سوتر سے مضبوط کرتے ہین۔

नित्यपरिमण्डलम् ॥२०॥

ارتھ) پری منڈل یعنی گول پرانو جس سے یہ سارا جگت بنتا ہی یا جو چارون طرف

مگر سے ہین وہ نتیہ ہین اسکو صاف طور پر تبلا دیا کہ پرمانو گول ہوتے ہین اور جہان گول
چیزین ملتی ہین اوسمین آکاش ضرور رہتا ہی اسواسطے مرکب شے مین آکاش موجود ہوگا اور
جسمین آکاش موجود ہوگا اوسکی تقسیم ہوسکتی ہی جسکے اندر آکاش نہو اوسکی تقسیم نہین ہوسکتی
اسواسطے وہ نتیہ ہی۔

سوال، اگر آملہ بل - ایکھ کے گنا وغیرہ مین جو چھوٹے ہونیکا لفظ استعمال کیا جاتا ہی وہ
دراصل صحیح نہین ہی تو ان چیزون کے درحقیقت صحیح ہونے مین کیا پرمان ہی۔

جواب **अविद्याचविद्यालिङ्गम् ॥२१॥**

ارتھ) اودیا ودیا کا لنگ یعنی نشان ہوتا ہی کیونکہ اودیا سے معلوم ہوتا ہی کہ دراصل
ودیا کوئی شے ہے کہ جسکے مخالف ہونے سے یہ اودیا کہلاتی ہے اسیطرح پر اگرچہ آملہ وغیرہ
مین جو چھوٹے ہونیکا علم ہے وہ متھیا گیان ہی لیکن اوس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ چھوٹی
کوئی اور چیز ہے جسکے مخالف ہونے سے اس علم کو غلط علم کہہ سکتے ہین اسواسطے غلط
علم کتنے سے صحیح علم کی ہستی کا ثبوت مل جاتا ہے اسواسطے آملہ وغیرہ چھوٹے نہین اس سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی اور چیز چھوٹی ہے

اب آکاش اور آتما کا پرمان تبلاتے ہین

विभवान्महानाकाशस्तथा चात्मा ॥२२॥

ارتھ) ہر ایک مجسم شے کی ساتھ ملاپ ہونے سے آکاش وبھو ہوا اور اوسکا وبھو
ہونا سوائے سب سے بڑا ہونیکے نہین ہوسکتا اسواسطے آکاش کو بہت ہی بڑا تسلیم
کرنا چاہیے کیونکہ آکاش کا گن جو شبد ہے وہ بھی ہر جگہ نظر آتا ہی یعنی جیسے لندن مین شبد
یعنے آواز موجود ہے ایسے ہی کاشی مین بھی اس سے صاف ظاہر ہی کہ آکاش ہر دو مقامات
مین ہے اسیطرح اور مقامات پر بھی ہونے سے آکاش کا ہر جگہ ہونا پایا جاتا ہی اسواسطے
آکاش کا وبھو ہونا ثابت ہی اور بہت ہی بڑا ہے۔ اگر بہت سی آکاش فرض کیجاوین

تو اونمین خصوصیت اور تفریق کرنے والی کوئی صفت نہین اسواسطے یہ فرض کرنا
فضول ہوگا ایسے ہی آتما بھی ہر ایک جسم کے ساتھ تعلق رکھنے سے سب بڑا ثابت ہوتا ہی

سوال) اگر آکاش اور آتما دونون ایک سے ہین تو انمین ویاپیہ ویاپک کا تعلق کیسے
قایم کروگے کیونکہ ایک برابر کی دو چیزین ایک ہی جگہ مین نہین رہ سکتین اور آکاش
اور آتما مین فرق کیا ہے۔

جواب) آکاش تو وبھو ہے اور آتما ویاپک ہی مطلب یہ ہی کہ آکاش اور پرماتما
دونون کا ہر جگہ ہونا پایا جاتا ہے لیکن فرق اتنا ہی کہ آکاش مرکب اشیاء کے اندر اور
مفرد اشیاء کے باہر رہتا ہے اور آتما آکاش سے بھی سوکشم ہونے سے مرکب اور مفرد
دونون قسم کی اشیاء کے اندر اور باہر رہتا ہے۔

سوال) آتما کو تو نانا یعنے بہت بتلا چکے ہین وہ ویاپک کسطرح ہو سکتا ہی۔
جواب) آتما دو پرکار کا ہے ایک جیو آتما دوسرے پرماتما۔ جیو تو جاتی یعنی نوع
کے سبب سے وبھو ہے یعنی ہر ایک جسم شئے کے ساتھ کسی نہ کسی آتما کا تعلق ضرور ہی اور
پرماتما سرو ویاپک ہی اور سرو دیش ایک ہی۔ بہت سے جیو آتما ہین ہر ایک جسم کے اندر ویاپک
ہین پرماتما سارے سنسار کے اندر ویاپک ہی۔

سوال) کیا ثبوت ہی کہ پرماتما ہر جگہ موجود ہے۔
جواب) چونکہ پرمانوؤن مین باقاعدہ حرکت نہین اور ہر ایک ملک مین باقاعدہ
حرکت پائی جاتی ہی جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اونکو حرکت دینے والا آتما وہان موجود ہی
جسکی شکتی سے تمام کرہ حرکت کر رہے ہین۔

سوال) کیا من نتیہ نہین ہی کیونکہ ہمیشہ اوسکا لمس سے میل جو ہر ہونا ثابت ہے
آکاش کی طرح اوسے وبھو کہنا چاہیئے اور گیان وغیرہ کا اسمباے کارن سنیوگ کا آدھار
ہونے سے آتما کی طرح اسلئے آکاش اور آتما کی موافقت سے من وبھو کیون نہ کہا۔

جواب) **तदभावादणुमनः ॥२३॥**

اربتھ) اگر من وبہو یعنی ہر ایک مجسم شئے کی ساتھ تعلق رکھنے والا ہوتا تو اوسکا ایک ہی وقت مین کل اندریون کے ساتھ تعلق ہونے سے ایک ہی وقت مین دنا اندریون کے دشیون کا گیان ہونا ممکن تھا چونکہ ایسا گیان نہین ہوتا اسواسطے دیاپک نہین جبکہ من دبہو نہین تو انو ہی تسلیم کرنا چاہیئے۔

سوال) صرف وبہو نہونے سے اوسکا انو ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ گھڑا وغیرہ مرکب اشیاء تو وبہو ہین اور انو یعنے چھوٹی بھی نہین۔

جواب) جب من وبہو نہین تو ایک جسم مین بھی وبہو نہین کیونکہ ایک جسم مین وبہو ماننے سے بھی وہی اعتراض پیدا ہو جاتا ہی یعنے ایک ہی وقت مین دنا اندریون کے دشیون کا گیان لازم ہو جاتا ہے اگر جسم کے کسی حصہ مین تسلیم کیا جاوے تو اوسکے سیرش یعنے سے میرا ہونے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ انو یعنے سوکشم اور چھوٹا ہے۔

سوال) دشا یعنے سمت ہر جگہ موجود ہونیوالا بت ہی بڑا ثابت کرنے مین کیا دلیل ہے؟

جواب) **गुणैर्दिग्व्याख्याता ॥२४॥**

اربتھ) ہر ایک ملک مین انسان کو عام طور پر آگے پیچھے کا علم ہونے سی ہر ایک جسم شئے مین اس بات کو معلوم کرتے ہے کہ یہ اوس سے اورے یعنی نزدیک اور وہ پرے یعنی دور ہے اس سے دشا کا بھی دیاپک یعنی وبہو ہونا ثابت ہوتا ہے دیرتو اور اپرتو یعنے اورے وپرے یعنی مرکب چیزون کے تعلق سے عقلی طور پر تسلیم کیجاتی ہین یعنی نسبتی ہین جسطرح دہلی سے کاشی پرے اور علیگڑہ اوسکی نسبت نزدیک ہے لیکن کلکتہ کی نسبت سے کاشی اورے اور کلکتہ پرے ہے۔ دشا یعنی سمت ایک ہو اوسکی تقسیم اوپاد ھی ہوتی یہ پہلی ثابت کرہی چکے ہین کہ جو دس دشا کہلاتی ہین وہ صرف اوپادھیون کے سبب سے ہین۔ اب کال یعنی وقت کو بھی ہر جگہ موجود رہنے والا اور دیاپک ثابت کرتے ہین۔

कारणेकालः ॥२५॥

(ارتھ) پہلے پیچھے ایک ساتھ آگے پیچھے جلدی سستی سے وغیرہ گیان کا کارن اور گنون کے سبب سے دربیہ بھی ہی وہ کال ہی۔ چونکہ یہ گیان کسی خاص ملک یا جگہ پر نہین ہوتا بلکہ ہر ایک جگہ اور ملک مین ایکسا ہوتا اسواسطے ثابت ہوتا ہے کہ کال سروویاپک یعنی ہر جگہ پر موجود ہے اسواسطے اوسکو سب سے بڑا کہنا چاہیے اور اس خیال سے بھی جیسا کہ کہتے ہین کہ اسوقت یہ پیدا ہوا ایسا تعلق ہر ایک پیدا شدہ چیز کے ساتھ رہتا ہے جس سے ہر چیز کی پیدائش کا کال بھی ایک سبب ہے جسکا ہونا بغیر سروویاپک ہونیکے ممکن ہی نہین۔ یا گذر گیا گذر رہا ہے اور آویگا یہ کال کی متعلق الفاظ کا استعمال ہر ایک ملک مین ہوتا ہے کوئی ملک بھی اس سے خالی نہین جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کال ہر جگہ پر موجود ہے۔ علاوہ ازین سیکنڈ۔ منٹ۔ گھنٹہ رات دن۔ ہفتہ۔ مہینہ۔ سال وغیرہ بھی کال کے سبب سے ہر جگہ پر ہوتے ہی ہین اس سے بھی کال کا ہر جگہ پر ہونا ثابت ہے۔ یہ پہلے ثابت کر ہی چکے ہین کہ کال کو بہت سے بتلانا فضول ہی دراصل وہ ایک ہی اور اوپادھی کے سبب سے اسکے بہت سے بھید معلوم ہوتے ہین۔

وشیشک درشن اُردو ترجمہ کی ساتوین

ادھیاے کا پہلا آہنگ ختم ہوا

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ
ادھیاے ساتوان آہنگ دوسرا

اس دوسرے آہنگ مین یہ مضمون ہونگے (اول) یہ گُن ایک مین رہتی ہین یا انیک مین (دوسرے) صرف انیک یعنی مجموعہ مین رہنے والے گنون کی تحقیقات جیسے تعداد وغیرہ (تیسرے) ایسے ہی شبدا ور ارتھ کے تعلق کی تحقیقات (چوتھے) خاص گنون سے مبرا ہر جگہ موجود سنیوگ کے اسمباے کارن ایک مین رہنے والے گن کی تحقیقات (پانچوین) سمباے کی تحقیقات۔

اب سنکھیا یعنے تعداد اور پرتھکتو یعنے علیحدگی کی تحقیقات کرتے ہین۔

रूपरसगन्धस्पर्शव्यतिरेकादर्थान्तरसेकत्वम् ॥१॥

(ارتھ) روپ یعنے رنگ رس یعنے ذائقہ اور گندھ یعنی بو اور سپرش یعنی لمس ان سے علیحدہ تعداد یعنے سنکھیا ہی جسکا ثبوت وتریک سے ملتا ہی کیونکہ اگر وہ تعداد ایک ہی شے مین نہ رہکر دوسرون مین بھی پائی جاتی ہی جیسے کہتی ہین گھڑا ایک ہی یہ خاص اظہار خصوصیت سے پیدا ہوتا ہے اس تعداد کی پیدائش کا سبب گھڑے کی صفت نہین کیونکہ کپڑے مین بھی تعداد موجود ہے۔

(سوال) کیا ایک مین جو ایکتو یعنی صفت عددی یعنی وحدت ہی وہ ہستی کی طرح عام نہین۔

(جواب) وحدت ہستی کی طرح عام نہین کیونکہ کسی مین وحدت اور کسی مین کثرت دیکھی جاتی ہی جسطرح ہستی مین کمی زیادتی نہین اور نہ ہی کوئی شے ہستی سے خالی ہے لیکن وحدت سے بہت سی پیدا شدہ چیزین خالی ہین اسواسطے وحدت سے لیکر کثرت

تک تعداد ہستی سے علیحدہ چیز ہے۔

سوال) تو یعنے علیحدگی کے ہونیکا ثبوت ہی وہ روپ وغیرہ سے الگ ہے
یا انھیں مین شامل ہے۔

جواب تथापृथक्त्वम् ॥२॥

ارتھ) جسطرح روپ رس گندھ سپرش وغیرہ سے ایکتو یعنی وحدت یا تعداد علیحدہ
شئے ہی ویسے ہی علیحدگی بھی ان سے جدی صفت ہی جسطرح ایک گھڑا ہے ایسا کہنے
سے گھڑے سے علیحدہ وحدت کا گیان ہوجاتا ہے ایسی ہی گھڑا کپڑے سے علیحدہ شئے
ہے اس کہنے سے کپڑے اور گھڑے مین جو علیحدگی ہے یعنے ویدھرم جو ہر دو اشیاء مین
فرق تبلاتی ہی اوسکا بھی اظہار ہوتا ہی۔ عام طور پر ہر ایک آدمی جانتا ہی کہ گھوڑا اور گئو بھی
بھن یعنی دو مختلف اشیاء ہین گھوڑا گئو نہین اور نہ ہی گئو گھوڑا ہو سکتی ہی جن دو اشیاء مین
اینوانیا بھاو یعنی ایک مین دوسری کی نفی پائی جاتی ہی اونسے صاف پتہ لگ جاتا ہی کہ یہ دو
مختلف جوہر ہین اور اختلاف ونین اونکے روپ وغیرہ گنون سے علیحدہ شئے ہی جو اون دونکو
ایک ہونے سے یا ایک قسم کا ہونے سے روکتا ہے۔

سوال) کیا اینوانیا بھاو یعنے ایک مین دوسری کی نفی علیحدگی ہی۔

جواب) نہین جن دو اشیاء مین ایک دوسری کی نفی پائی جاتی ہی اونھین مین علیحدگی
کا ہونا بھی سدھ ہوتا ہے لیکن علیحدگی اس قسم کی نفی سے علیحدہ شئے ہی۔

سوال) کیا جسطرح روپ وغیرہ سے ایکتو یعنے وحدت اور پرتھکتو یعنے علیحدگی الگ
ہین کیا اونکی نوعیت اون سے بھی علیحدہ شئے ہی۔

جواب) एकत्वैकपृथक्त्वयोरेकत्वैकपृथक्त्वाभावोऽ
णुत्वमहत्त्वाभ्यां व्याख्यातः ॥३॥

ارتھ) جسطرح انوکی نوعیت مین اور مہت یعنی بڑائی مین اون سے علیحدہ کوئی دوسری شئے

وحدت نہین کیونکہ پیچھے ثابت کر چکے ہین کہ گن مین گن نہین رہتا ایسے ایکتو یعنی وحدت اور
پرتھکتو یعنی علیحدگی مین کوئی دوسری صفت نہین رہ سکتی کیونکہ اوسمین بیوہار یعنی لفظون سے
استعمال نظر آتا ہی وہ یا تو اوپچارک ہی یا نسبتی ہے کسیطرح جیسے بھی گن مین گن ہو سکنے
سے وحدت اور علیحدگی مین کوئی صفت نہین ہی۔

سوال) گن اور کرمون مین عام طور پر وحدت کا استعمال ہوتا ہی اسمین کیا دلیل ہی
کہ دربیون مین یعنے ہر ایک جوہر کے اندر وحدت رہ سکتی ہی اور گن کرم مین نہین رہ سکتے

नि:संख्यत्वात कर्म गुणानां सर्वैकत्वं न विद्यते ॥ ४॥ جواب)

ارتھ) کرم اور گنون مین ایکتو یعنی وحدت نہین رہتی یہ دعویٰ ہی اسکی دلیل یہ ہی
کہ تعداد سے مبرا ہونے سے کیونکہ سنکھیا یعنی تعداد گن ہی جو دربیہ یعنی جوہر مین رہ سکتی
ہے اور گن یعنی عرض مین کسیطرح گن رہ ہی نہین سکتا اور وحدت گن ہی اور نہ ہی
کرم یعنی حرکت مین گن یعنی صفت رہ سکتی ہی کیونکہ اس بات کو پہلے ثابت کر چکے ہین کہ
گن صرف دربیہ مین ہی رہ سکتے ہین۔ گن کرم مین نہین رہ سکتے پس سنکھیا یعنی تعداد کے گن ہونے
سے اوسکا گن اور کرمون مین رہنا ناممکن ہی اسواسطے وحدت کی تعداد مین شامل ہونے
سے اوسکا گن اور کرمون مین رہنا ممکن ہی نہین۔

سوال) اگر وحدت گن کرم مین نہین رہ سکتی تو ایسا کیون کہتے ہین کہ ایک روپ ہی
ایک رس ہی وغیرہ وغیرہ۔

جواب — भ्रान्तंतत् ॥५॥

ارتھ) گن اور کرم مین جو وحدت کا گیان ہی یعنے اونکو ایک سمجھا جاتا ہی یہ گیان
بھرم سے ہے صحیح نہین۔

سوال) سوتر مین تو گیان کا لفظ بھی نہین تم کہان سے یہ کہنے لگے کہ ایسا گیان بھرم
سے ہے۔

جواب) سوترکار کے مطلب سے جو سوال کے جواب مین کہا ہے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ تت لفظ سے گیان ہی مراد لیتے ہین ۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا استعمال بھاگت ہے

سوال) بھاگت کسے کہتے ہین ۔

جواب) جسمین بھگتی ہو وہ بھاگت ہے ۔

سوال) بھگتی کسے کہتے ہین ۔

جواب) جہان سروپ سے علیحدہ ہونے والی بھگتی کہلاتی ہے مطلب یہ کہ جو کسی چیز کی اصلیت سے باہر ہو ۔

سوال) ہم کہتے ہین کہ دربیون مین بھی وحدت نہین ہے اونمین بھی غلطی سے استعمال ہوتا ہے ۔

جواب ॥ ६ ॥ एकत्वभावाद्भक्तिस्तुनविद्यते

(ترجمہ) اگر دربیون مین وحدت نہ ہو تو کسی مین بھی نہونے سے اوسکا وجود نفی مطلق ہوگا اور جب اوسکا وجود نفی ثابت ہوا تو بھگتی سے بھی کہنا نہین بنیگا کیونکہ جب اصل مین کوئی شے ہوتی ہے تو دوسری شے مین اوسکا بھرم یعنی دھوکھا ہوتا ہے اگر حقیقت مین کوئی شے نہو تو اوسکا بھرم ہو ہی نہین سکتا مثلا رسی مین جو سانپ کا بھرم ہوتا ہے وہ دنیا مین اصل سانپ کو کسی جگہ پر دیکھتے ہوے ہونے سے ہوتا ہے اگر کہین سانپ دیکھا ہو نہو تو رسی مین سانپ کا بھرم نہین ہو سکتا اسواسطے جب دربیہ یعنی جوہر مین حقیقتا وحدت رہتی ہے تب ہی بھرم سے گن کرم مین استعمال ہوتا ہے اگر دربیہ مین بھرم سے استعمال مانا جاوے تو اوسکی اصلیت گم ہو جانے سے اوسکا استعمال ممکن ہی نہین اسواسطے دربیون مین وحدت حقیقتاً ہے اور گن دربیون مین رہتی ہی ہین اسلئے کوئی اعتراض بھی نہین ۔

سوال) کاریہ یعنی معلول اور کارن یعنی علت ایک ہی ہین کیونکہ اونمین علیحدگی

اور وحدت نہین پائی جاتی کوئی شے اُنمین سے آپ علیحدہ نہین ہو سکتی۔ کیونکہ اگر کپڑے کے تارون کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جاوے تو اوس سے الگ کوئی کپڑا نہین معلوم ہوتا بلکہ وہ تارین ہی کپڑا معلوم ہوتی ہین۔ اگر تارون سے علیحدہ کوئی کپڑا ہوتا تو اوس سے الگ ضرور نظر آتا ایسے ہی گھڑا جن دو کپالون سے بنا ہے اونکے الگ ہونے سے گھڑا بھی نظر نہین آتا اسواسطے اجزا سے علیحدہ کوئی کل شے نہین اسلئے کاریہ اور کارن کو ایک ہی خیال کرنا چاہئے۔

جواب कार्य्यकारणयोरेकत्वैकपृथक्त्वाभावादेकत्वैकपृथक्त्वं न विद्यते ॥७॥

ارتھ) کاریہ اور کارن یعنی علت و معلول دونون ایک نہین ہے کیونکہ اُنمین وحدت کا ابھاؤ یعنی نفی ہے اور بھید بھی پایا جاتا ہے کیونکہ جو کارن ہے وہی کاریہ ہے ایسا ماننے سے تسلیم کرنا پڑیگا جو تار ہے وہی کپڑا ہے اگرچہ بہت تارون کے مجموعہ سے کپڑا پیدا ہوتا ہے لیکن ایک تار کو کپڑا کوئی بھی نہین کہتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تار کپڑے سے علیحدہ شی ہے کیونکہ کپڑا بہت تارون کا مجموعہ ہے اور تار ایک ہے اور ایک اور بہت کو ایکسا بتلانا صریح غلطی ہے۔

سوال) جبکہ یہ بات مقررہ ہے کہ تارون سے کپڑا اور کپالون سے گھڑا بنتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تار اور کپڑے کا بننے سے پہلے بھی تعلق تھا کیونکہ اگر کاریہ کارن کا پیدائش سے پہلے تعلق نہوتا تو تارون سے گھڑا اور کپالون سے کپڑا بن جاتا لیکن ایسا نہین ہوتا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کارن مین کاریہ چھپا ہوا رہتا ہے۔

جواب) جو جسمین چھپا رہتا ہے وہ اوس سے الگ شئے ہوتی ہے اس سے بھی کاریہ کارن الگ ثابت ہوتا ہے اور یا وان کارن مین کاریہ کے بننے کی شکتی ہوتی ہے نہ کہ کاریہ ہوتا ہے اگر یہ وچار کیا جاوے کہ ایک تار کے اندر کپڑا چھپا ہوا ہے تو چھپا نہین کیونکہ اسوقت مین ایک ہی تار سے کپڑا نکل سکتا ہے لیکن ہوتا نہین اس سے صاف ثابت ہے کہ تارون [illegible]

سنیوگ سے کرتا یعنے فاعل کپڑے کو پیدا کرتا ہی نہ کہ کپڑا ایک ایک تار مین موجود تھا بلکہ سنیوگ سے
پیدا ہوا ہی اسواسطے کارن کاریہ کا بھید ماننا چاہئیے یہ ضرور ہی کہ اوپادان کارن اوس
کرتا مین اوس سنیوگ کو گرہن کرنیکی شکتی ہی کسی کام کے کرنیکی شکتی اور چیز ہی اور کاریہ اور چیز ہی
اسواسطے کاریہ کارن کا ایک ہونا صحیح نہین ہوسکتا بلکہ کارن سے کاریہ کسیوقت مین پیدا
ہوتا ہی جس سے پورب کاریہ پیدا کرنیوالی طاقتین تو تھین لیکن کاریہ نہ تھا۔

سوال) اسمین پرمان کیا ہے کہ کاریہ سے کارن علیحدہ ہی۔

جواب) گھڑے اور کپالون کا الگ الگ گیان ہونا ہی ونکی علیحدگی کا ثبوت ہی جسوقت
تک دونون کپال مل نہ جاوین تب تک اونھین کوئی بھی گھڑا نہین کہتا اور ملنے کی بعد
کپال نہین کہتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کپال اور چیز ہی اور گھڑا اور چیز ہی۔

एतदनित्ययोर्व्याख्यातम ॥ ८॥

ارتھ) انتیہ گن یعنے تعداد اور علیحدگی وغیرہ کو کارن یعنی علت کی گن کے موافق ہونا جو
بتلایا ہے اور صرف انتیہ گنون کے واسطے ہی خیال کرنا عام گنون کے واسطے نہین مطلب
یہ ہے کہ کارن کے گنون کے موافق ہونا صرف کاریہ یعنی معلول مین ہی پایا جاتا ہی
باقی تعداد اور علیحدگی کا نستبا علم ہونے سے۔ جیسے انتیہ تیج مین جو روپ اور سپرش
یعنی لمس ہی وہ کارن یعنی علت کی صفات کے موافق ہی معلول مین۔ ظاہر ہوتا ہی ایسی
تعداد اور علیحدگی کو خیال کر لینا چاہیے۔ یعنی ایک سے زیادہ جوہر یعنی دو سے لیکر سنکھ تک
جو تعداد ہی اوسکی پیدائش اور ناش کا مفصلہ ذیل سلسلہ معلوم ہوتا ہی اور علاوہ ازین
علیحدگی کا بھی۔ ہم جنس اور غیر جنس دربیون مین آنکھ کا تعلق ہونے سے اونمین رہنیوالی ایکتا
اور علیحدگی جو برابر ہی اور فرق بغیر کسی غرض کرنیکے معلوم ہوتا ہے اوس سے صفات کی حقیقت
کا علم پیدا ہوتا ہے اوسیکا نام علم نسبتی ہے اوس سے اون دربیون مین دویت بھاو پیدا
ہوتا ہے یعنی دو ہونیکا گن ظاہر ہوتا ہے پھر اوس پیدا شدہ عام دوئی سے دو کا اوتپن

یعنی پرتیکش گیان پیدا ہوتا ہی اوس پرتیکش گیان سے نسبتی گیان کا ناش ہوجاتا ہی اور دوئی کی صفت سے خصوصیت رکھنے والا ایک دفعہ پیدا ہوجاتا ہی اوس سی اگلے کشن یعنے لحہ مین دوئی کا اپیکشا بُدھی یعنی نسبتی گیان کی ناش سے ناش ہوجاتا ہی اور یہ دو چیزین ہین ایسا علم ہوجاتا ہے اوس سے سنسکار پیدا ہوتا ہی یہ مختصر طور پر دوئی کے سہارے قایم ہونیوالا اندریون کا تعلق ہی اوس سے ایکتو گن کا سامانیہ گیان یعنی وحدت کا عام طور پر علم ہوتا ہی اور اوس سے ایکتو یعنی وحدت مین رہنے والی نوعیت کا سامانیہ یعنے عام اور وشسٹ یعنی خاص حدت اور صفات کے مجموعہ کو محسوس کرنیوالی نسبتی بدھی یعنی ایسا گیان جو خاص و عام توحید کو ایک دوسری کی نسبت سے بتلاتا ہی اور اُس سے صفت دوئی کی پیدائش اور اوسمین رہنے والی صفت عام کا گیان اوس سے عام اور خاص صفت دوئی کا علم اور صفت دوئی سے فرین ربیہ یعنی جوہر کا گیان اور اوس سے سنسکار اسطرح اندری کی تعلق ہونے سے لیکر سنسکار تک آٹھ کشن یعنی لحہ ہوتے ہین وہ اونکی ناش کا سلسلہ یہ ہی کہ توحید کے عام علم کا نسبتی بدھی ہونے سے ناش ہوجاتا ہی اور دوئی مین رہنے والی نوعیت کی عام علم کے نسبتی علم کا ناش ہوجاتا ہی اور دوئی مین رہنے والی نوعیت کے عام گیان کا دوئی کی صفت کے گیان سی ناش ہوجاتا ہی اور صفت دوئی کی گیان کا صفت دوئی سی فرین ربیہ یعنے جوہر کے علم سے ناش ہوجاتا ہی اور صفت دوئی سے فرین ربیہ کے گیان سنسکار سے ناش ہوجاتا ہے یا کسی دوسری وشئے کے گیان سی ناش ہوتا

سوال) توحید کے علم سے واحد جوہر کا علم کیون نہین پیدا ہوتا اوسکی پیدائش کے سامان ہونے سے۔

جواب) گن یعنی صفت کے گیان کی بعد موصوف کے گیان مین دیر ہی نہین ہوتی جیسے بتلایا ہے اوس نسبتی علم کے ناش سے اوسکی ناش کے اگلے کشن یعنے لحہ مین ہی دوئی کا ناش ہوجاتا ہے۔ یہ دو چیزین ہین اس خاص گیان سے پہلے کشن مین ہی دوئی کی ناش ہونے

گنُ یعنی عرض کے ہونے سے گنُ کا ہستی سے ناش ہونا ہی ممکن ہے سوشسم گیان کی طرح
سوکشم گیان کا ناش کرنیوالا یا کاریہ گیان کا ناش کرنیوالا اورشٹ یعنی اپر تیکش
ہوتا ہی اور کبھی مخزن کی ناش سی بھی ناش ہوتا ہے جہان دوئی کا سہارا اجزون کی حرکت
اور اوس کال وحدت کا عام گیان جبکہ اجزا کی حرکت کے عام طورپر علم ہونی مین تقسیم کے
ساتھ نسبت رکھنے والی بڈھی یعنی میل کو ناش کرنیوالے گنُ کی پیدایش - اور دربیہ سے
ناش ہونیوالی عام دوئی کی گیان مین ہان دربیہ یعنی جوہر ہونی سی دوئی کا ناش ہوگا اور
عام گیان سے صرف نسبتی گیان کا ناش ہوگا کیونکہ نسبتی گیان کا ناش اور دوئی کا ناش
دونون ایک ہی وقت مین ہوتے ہین - اگر کاریہ کارن یعنی علت ومعلول کے ایکسا ہونی ہوتے
سے جسوقت دوئی کا سہارا اجزا اجزا کی حرکت کا نسبتی گیان ہی یہ دونون ایک ساتھ ہوتی ہین تو
دونون کا ناش آشرے یعنی مخزن کے ناش سی اور نسبتی گیان سی دوئی کا ناش ہوجائیگا
جیسے کہ اجزا کی حرکت کے نسبتی علم سے تفریق کی پیدایش ہوتی ہو وہی دوئی کی پیدایش
سے سنیوگ یعنی میل کا ناش اور دوئی کے عام گیان مین دربیہ یعنی جوہر کے ناش سے اپیکشا
بڈھی یعنے نسبتی علم کا ناش ہوتا ہی اون سے دوئی کا ناش ہوجاتا ہی ہر ایک مین سامرتھ
یعنے طاقت یا خاصہ کو معلوم کرنیکا یہی قاعدہ اور یہی طریق ہی اور گیانون مین روکنے
والا اور ناش کرنیوالا مسئلہ زیادہ پرمانک ہی یعنی جب دوسرا گیان پیدا ہوتا ہی وہ پہلے
گیان کو ناش کردیتا ہی اور جسوقت ایک گیان پیدا ہوتا ہی اوسوقت دوسرے گیان کو
پیدا نہین ہونے دیتا -

سوال) دوئی اور تین کی تعداد مین اسباب تو ایک سی ہین کاریہ یعنی معلول الگ
الگ قسم کے کسطرح پیدا ہوتے ہین کیونکہ دو واحد اشیا سے دو اور تین واحد اشیا
سے تین پیدا ہوتے ہین یعنی دوئی اور تثلیث کا سامان وحدت ہی ہی -
جواب) وحدت مین دوئی اور تثلیث نہین ہی اسواسطے دونون کے پیدا ہونیکا سبب

سمجھنا چاہیے کہ تثلیث سے لیکر سنکھ تک سنکھیا ہی بہت کی نام سے کیجاتی ہے اوس سے
علیحدہ کوئی دوسری چیز تعداد نہین ہے اسمین سے پہلا دعوی یعنی زیادتی ہو تعداد مین
ٹھیک نہین کیونکہ فوج کی سپاہیون کی سینکڑون اور ہزارون مین گنتی معلوم ہونے
سے ایسی ہی جنگل کے درختون کی تعداد کا شمار ہونے سے اور دوسرا دعوی کہ صرف
تعداد ہی ہوتی ہے زیادتی نہین ہوتی یہ بھی صحیح نہین کیونکہ تین وغیرہ کارن یعنی علت سے
علیحدہ زیادتی کے الزجو یعنی غور کرنے پر معلوم ہوتے ہی اسواسطے مقررہ طور پر حدت کا
گیان ہوکر نسبتی گیان سے پیدا ہونیوالی زیادتی ہی سو وغیرہ کی تعداد ہی اوسمین سو وغیرہ
کی علیحدہ کوئی شکل نہین ہوتی اس قسم علیحدہ کرنیوالی صفت کی ہونے سے ہمارا مطلب
صرف یہ ہو کہ جس مخزن مین تثلیث وغیرہ رہتی ہے اوسی مخزن مین رہنے والی دوسری
تعداد ہی زیادتی ہے یا تثلیث وغیرہ کے پیدا کرنیوالی نسبتی گیان سے پیدا شدہ برگ
ہا او یعنی پیدائش سے پہلے ہستی کے تفریق سے ہی تعداد ہوتی ہی اسکی خلاف نہین زیادتی
ثبت تک ہوتی ہی جبتک سو ہی یا ہزار ہے اس تعداد کو ہم خاص طور پر نہین جانتے
جیسی ایک ہی چیز مین بڑا ہونا اور کثیف ہونا رہ سکتا ہو ایسے ہی ایک ڈھیر مین یعنی مخزن
مین تثلیث وغیرہ اور زیادتی ہی۔

سوال) یقیناً یہ سو مین یا ہزار مین، با مین چار پھل لے آؤ ن یہان صرف تعداد ہے
زیادتی نہین۔

جواب) اسکا مطلب یہ ہو کہ دو سے زیادہ یعنی بہت ہی ہین اور بہت ہی پھل
لاتے ہین اوسمین کوئی خاص معلوم کرنیوالی بات نہین۔ اسیطرح دوئی کی ساتھ نسبتی
گیان ملنے سے چار ایسے ہی آگی زیادہ مین خیال کرو۔ زیادتی کی پیدا ہونے مین پہلے
تعداد اور نسبتی گیان کی ملنے کا نیم نہین اسواسطے فوج اور جنگل کی درختو مین صرف زیادتی
پیدا ہوتی ہی کوئی دوسری بالکل نرالی نہین ہوتی شک تو ہر حالت مین ہوسکتا ہی جسطرح

ایک ہی مخزن مین وحدت اور علیحدگی رہتی ہے اسیطرح ایک ہی مخزن مین دوئی اور دوئی
تعداد رہتی ہے جیسے دوئی ہے ویسے ہی اوسکی علیحدگی ہے

سوال) دوئی تثلیث وغیرہ ایک ہی مخزن مین - وحدت اور علیحدگی کی بیوہار کا
ہونا ممکن ہونے سے کیا دوئی اور علیحدگی وغیرہ نہین ہین -

جواب) جسطرح گھڑا - ڈھیلا اور کلا علیحدہ ہین اسیطرح دوئی اور علیحدگی مین ایکدوسرے
کو الگ کرنیوالی حد معلوم نہین ہوتی ہر ایک مختلف شے مین علیحدگی ایکسی نہین نظر آتی
بلکہ مختلف قسم کی اشیاء کا اظہار ہوتا ہے اسطرح پر دوئی اور پرتو یعنے دوری ورے
نہین معلوم ہوتی - دوئی کا ہم مخزن ہونیوالا جو پرتو یعنی دوری یا پرے کرنا اوس سے
اوسکا علم ہو جاتا ہے جسطرح علیحدگی مین ایکدوسرے سے محدود ہونیکے سبب اختلاف ہوتا ہے
اسطرح کا اختلاف پرتو مین نہین - جسطرح یہ دونون نیلے ہین اس بات کو جاننے سے
نیلے پن اور دوئی مین ضد نہین معلوم ہوتی دونون ہم مخزن ہین اسیطرح دوئی اور پرتو بھی
ہم مخزن اور ضد سے مبرا ہین ایک شے مین مقیم اور آپسمین میل و اتفاق ہونیکی
دشا اور جسم جو سمباے کارن ہین اونکے بھید مین اور قسم کاریہ کی پیدائش ممکن ہونے
سے جو وحدت اور دوئی ملے ہوئے ہین جیسے اسمباے کارن ہو ایسے ہی ملی ہوئی ایک
اور علیحدگی دوئی اور علیحدگی کی اسمباے کارن بھی ہونا ممکن ہے [illegible] الگ ایک
کاریہ کے واسطے ایک پدارتھون کے میل سے کاریہ کے ساتھ موافقت رکھنے والے
سمبا گیان کے ہونے پر بھی پیدا کرنیوالیکے درشن ہونیسے ممکن نہین کارنون کا یکسان
گیان ہونے سے بہت سی تارون اور اوزارون کا میل ایک کپڑا اور اوزار کی میل
کو پیدا کرتا ہے یہ صرف نمونہ ہے دوئی وغیرہ کے ناش کی طرح دوئی اور علیحدگی کا
ناش بھی وچار لینا چاہیئے -

اسکے آگے دوسرے مضمون کو شروع کرتے ہین -

अन्यतरकर्मज उभयकर्मजः संयोगजश्च संयोगः

॥ ९ ॥

ارتھ، ملاپ مین جو ملے ہوے کا معلوم ہوتا ہی وہ پرمانون سو نہین کٹتا اور تمام کاریہ
اجزا کے سنیوگ مین دربیہ ہوتے ہین یعنے دربیون مین اگنی کے ملنے سے روپ وغیرہ پانچ
گن یعنے عارضی صفات کی معلوم ہونے مین خاص اندازے سے بھیری وغیرہ باجہ اور
آکاش کے سنیوگ یعنی ملنے سو شبد وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ خود وچار کرنا چاہئے ایسے
ہی اور عارضی صفات کی نسبت سوچ لینا چاہئے۔ سنیوگ یعنی میل کے معنے بعض لوگ
خیال کرتے ہین کہ جسمین بالکل فرق نہین وہ سنیوگ ہی لیکن ایک لحہ مین ناش ہونیوالی
اشیاء مین یہ بات ناممکن ہی اسواسطے جسکی پہلے پراپتی یعنی تعلق نہوا اوسکا تعلق ہوجانا
ہی سنیوگ ہی وہ کرم سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسے حرکت کرنیوالا باز غیر متحرک درخت
پر جا بیٹھتا ہے اب پہلے اوس درخت کو وہ باز پراپت نہ تھا یعنے اوس سے علیحدہ تھا
اب اوس حرکت کی سبب جو باز کی آتما سے شروع ہو کر شریر مین پہونچی باز کا اور درخت
کا سنیوگ ہو گیا اسیطرح اور موقعون پر جہان پر حرکت سے ایک اپراپت یعنی علیحدہ شے
دوسری شے مین مل جاوے اسی ملنے کا نام سنیوگ ہی اکثر یرم پرا سنیوگ بھی کہلاتا ہے
جیسے ایک درخت کے ساتھ انگلی لگانے سے درخت اور ہاتھ کا سنیوگ کہلاتا ہے۔ ایسے
ہی تارون کے ساتھ کچھ کے ملنے سے کپڑے کی ساتھ کچھ کا میل ہوتا ہے کہین دو کے
ساتھ میل ہونے سے سنیوگ ہوتا ہی جیسے دو تارین آکاش سو ملی ہوئی ہین اس دو تارون
کا بنا ہوا کپڑا آکاش سے سنیوگ رکھتا۔ کہین بہت سے سنیوگون سو ایک سنیوگ پیدا
ہوتا ہے جیسے بیس تارون کے ساتھ جو آکاش کا میل ہوا اوس سے بین تارون سے
بنے ہوے ایک کپڑے سو آکاش کا سنیوگ پیدا ہوتا ہے لیکن پھر ایک ہمیاسے کارن
سنیوگ سو بھی دو سنیوگ پیدا ہو جاتے ہین جیسے مٹی اور پانی کے پرمانو کا دوہر پانی

پرمانوت دو دو نک پیدا کرنیوالے دو سنیوگ پیدا ہوتے ہیں اور اوتم عنبس سنیوگ ان
سے ایک ساتھ دو دو نک پیدا ہوتے ہیں اسجگہ جو مٹی اور پانی کے پرمانوؤں میں نہ پیدا
کرنیوالا سنیوگ پیدا ہوا اوس ایک ہی مٹی کے پرمانوت سے پانی کے دونک سے بھی ایک ہی سنیوگ
اور پانی کے پرمانو اور مٹی کے دونک سے دوسرا سنیوگ اس پرمانو اور دونکوں سے سنیوگ کی
پیدائش ایک ہی وقت میں ہوتی ہے کارن یعنی علت اور اکارن جو علت ہوا اون کے
سنیوگ کے ذریعہ سے کاریہ اور اکاریہ یعنے معلول اور جو معلول ہوا ونکے سنیوگوں کی اسطرح
طور پر پیدا کرنے سے مورتی والی شے اور وبھو یعنے ہر ایک جسم شے سے تعلق رکھنے والی شے
کا سنیوگ کرم سے ہونا لازمی نہیں کیونکہ کارن یعنے علت کے نہ رہنے سے تب تک وہان
حرکت ہی نہیں اور نہ ہی علت بھی ہے - اسواسطے کارن اور اکارن کے سنیوگ سے اکاریہ
اور کاریہ کا سنیوگ بھی نہیں ہے - وبھو اور مورتی والے دربیہ کا سنیوگ نتیہ ہی ہے - پہلے
نہ ملے ہوئے کا ملنا جو سنیوگ کا لکشن کیا تھا اوس سے سنیوگ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے اور
وبھو اور جسم شے کا سنیوگ نتیہ کہتے ہیں یہ اوسکا متضاد ہے اور دوسری تقسیم بھی نتیہ
ہو جاوےگی اگر کہو تقسیم کا نتیہ ہونا بھی ہمیں منظور ہے - لیکن یہ ٹھیک نہیں کیونکہ سنیوگ
یعنے میل وبھاگ یعنی تقسیم جو ایکدوسرے کے متضاد ہیں اگر دونوں ناشی ہوں تو ایک ہی
جگہ اونکا پایا جانا ناممکن ہے اسواسطے دونوں انتیہ ہیں اسواسطے سنیوگ کی واسطے ضروری شے
دو چیزوں کا ہونا ہے لیکن دو وبھو شے ہو نہیں سکتیں جو مورتی والی ہو جنمیں ملنا ممکن ہو - وبھو
شے تو دونوں ملنے سے دونوں علیحدہ اور اون سے بالکل الگ رہنے والا سنیوگ کا آشرے
جو دو دربیہ میں دکھا دیتا بھی آشرے ہے اور سنیوگ کا ناش اول تو ہم جن وبھاگ یعنی
تقسیم سے ہوتا ہے یا آشرے یعنے جزوں کی ناش سے ہوتا ہے جیسے کسی موقعہ پر دھاگوں کے
ملنے کے بعد ایک تار کے اجزا میں کرم یعنے حرکت پیدا ہوا وس حرکت سے دوسرے اجزا سے
وہ چیز علیحدہ ہو جاوے اور تقسیم سے پیدا کرنیوالے سنیوگ کا ناش اور اوس سے تار کا ناش

اور تار کے ناش سے سنیوگ کا ناش۔ جہان دو تارین بہت مدت سے ملی ہون اور انمین
حرکت پیدا ہونے سے ہو جاتا ہے بعض ایسا کہتے ہین۔ کہ جب تار کی جڑ کی حرکت سے
تار کے پیدا کرنیوالے سنیوگ کا ناش ہو جاتا ہی تب دوسرے تارین کرم خیال کرنے
سے مخزن کے ناش اور تقسیم سے جو دونون ایک ساتھ پیدا ہوتے ہین سنیوگ کا ناش
ہو جاتا ہی لیکن یہ کہنا ٹھیک نہین کیونکہ سمباے کارن کی ناش ہونیوالے کشن یعنے لمحہ
مین تقسیم پیدا نہین ہوسکتی کیونکہ سمباے کارن کا ریسے رہنے تک برابر رہتا ہی یہ نیم
یعنی قاعدہ ہے اسواسطے یہ سنیوگ وبہاگ کے پیدا کرنے مین کسی قسم کی امداد کی ضرورت
نہین رکھتا لیکن گن کرم کے پیدا کرنے مین دوسری چیزون کا محتاج ہی۔ اپنی ہم مخزن
کی نفی مطلق کا متقضا یعنی اپنا ہم مخزن معلوم ہونے سی بڑی پیپل کے درخت پر بیٹھا ہوا
جو بندر ہے اگرچہ وہ پیپل کی ایک شاخ پر بیٹھا ہوا ہی تو بھی یہی انوبھو ہوتا ہی کہ پیپل کی درخت سی
بندر کا سنیوگ ہی صرف تفریق کے سبب انتہا سدھ ہونے سی پرمانون مین رہنے والا ثابت
ہوتا ہو لیکن ایسا ظاہر نہین ہوتا۔ اسواسطے وبھو یعنی محیط کل شی کا بھی اوپادھی بھید یعنے
عارضی تفریق کی سبب ایک جز ہوتا ہی اور جز سے ہونیوالا سنیوگ بھی ایک دیش مین ہی
ہوتا ہی اسواسطے پرمانو مین مقیم سنیوگ کا بھی دشا وغیرہ کی ساتھ الگ کرنیوالا خیال کرنا چاہئی
سوال) وبھاگ یعنی تفریق مین سنیوگ کی پیدائش کسطرح ہوسکتی ہی۔

جواب) एतेन विभागो व्याख्यात: ॥१०॥

(ارتھ) سنیوگ کی طرح وبھاگ یعنے تفریق بھی کرم سے پیدا ہوتی ہی یا وبھاگ یعنی
تفریق سے اور دونون قسم کے کرم کی تفریق پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً باز کی حرکت سی جو
باز اور درخت مین تفریق ہو گئی وہ کرم سے ہوئی ایسے ہی دو پہلوان جو کشتی چھوڑ کر علیحدہ
علیحدہ ہوگئے انمین جو تفریق ہوئی وہ دونون کے کرم سے ہوئی یہ تفریق صرف کرم کے
پیدا ہونیوالے لمحہ مین ہوئی ہی کیونکہ اسمین کسی دوسری شے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی

اسواسطے کہا ہے کہ سنیوگ یعنے ملاپ اور وبھاگ یعنی تفریق کا بلا انداد غیرے کرم سبب ہے
تفریق پیدا کرنیکے واسطے تو عنصر کا ناش اور سنیوگ یعنی میل پیدا کرنیکے واسطے پہلی سنیوگ
کے ناش کا خیال نہین کرنا چاہیے۔ ایسا کہنا ٹھیک نہین کیونکہ اپنی پیدائش کے پیدا
ہونیوالے کی ہستی کے متعلق کرم یعنی حرکت کی غیر ضروری ہونے سے اور وبھاگ
یعنی تفریق سے پیدا ہونیوالی تفریق دو قسم کی ہے۔ ایک صرف کارن کے وبھاگ سے
ہی پیدا ہونیوالی۔ دوسری کارن یعنے علت اور اکارن جو علت نہو اوسکی تفریق سے
پیدا ہونیوالی۔ یا کارن اور اکارن کے وبھاگ یعنی تفریق سے پیدا ہونیوالی دوسری
کاریہ یعنی معلول اور اکاریہ جو معلول نہو اونکے وبھاگ سے پیدا ہوتی ہے اونمین صرف
کارن یعنی علت کی تفریق سے کارن اور اکارن کی تفریق جیسے دونون کپالون کے
علیحدہ ہونیسے کپال اور آکاش مین تفریق ہوتی ہے اور کارن اور اکارن کی تفریق سے کاریہ اور
اکاریہ کی تفریق جیسے انگلی کے درخت سے الگ ہونے سے ہاتھ درخت سے الگ ہو جاتا ہے
اوس سے جسم اور درخت مین تفریق ہو جاتی ہے

سوال) تفریق کے ہونے مین پرمان نہین صرف سنیوگ کی نفی مین ہو تفریق کے
لفظ کا استعمال ہونے سے

جواب) یہ ٹھیک نہین کیونکہ اگر سنیوگ کی نفی مطلق نہین ہوتی تو گن اور کرم مین بھی
تفریق کا استعمال نہوتا۔ دربیون مین رہنے والا سنیوگ یعنی میل کا اتیتا بھاو یعنی نفی مطلق
تقسیم ہونیکے گیان کا سبب ہے یہ کہنا بھی ٹھیک نہین کیونکہ اجزا اور کل مین بھی ایسا
ہی استعمال کرنا پڑیگا۔

سوال) جو دربیہ کاریہ نہین کارن ہین اگر اون مین تفریق تسلیم کیجاوے تو کیا ہرج ہے

جواب) اگر ایسا مانا جاوے تو بندھیاچل و ہمالہ مین بھی وبھاگ یعنی تفریق کا
ہونا تسلیم کرنا پڑیگا جو نہین ہے اگر کوئی کہے کہ ایسا ہونے مین کیا ہرج ہے تو خیال کرنا چاہیے

خلاف قاعدہ تسلیم کرنے مین تو۔ اور کرم مین بھی وبھاگ تسلیم کرنا پڑیگا بیوہار کا وچار کرنے سے۔

سوال) اگر سنیوگ یعنے ملاپ کے ناش کا نام وبھاگ رکھا جاوے تو کیا ہرج ہے

جواب) ایک ہی سنیوگی کے ناش سے سنیوگ کے ناش ہونے پر وبھاگ کہنا پڑیگا لیکن یہ صحیح نہین کیونکہ دونون سنیوگیون کے موجود ہوتے ہوے بھی ایک سنیوگ کے ناش ہونیکے بعد پھر ملنے پر ٹکڑا یا آملے مین ملی ہوئی حالت مین بھی تقسیم ہوکا ن ہونیسے۔

سوال) جسقدر یا جسوقت تک سنیوگ کا ناش ہے وہی وبھاگ ہے۔

جواب) یہ بھی ٹھیک نہین کیونکہ ایک سنیوگ کے ناش ہونے مین اوسکا ابھاو کہنا پڑیگا کیونکہ ایک سنیوگ کے ناش ہونے سے سنیوگ کا ابھاو نہین ہوتا اور کل ارتھون یعنے اشیا کے ابھاو یعنی نفی ہونے سے اسواسطے سنیوگ کی نفی سے علیحدہ وبھاگ یعنی تفریق ایک گن ہے اور دوسرے مخالف گن سے ناش ہونیوالا ہے کیونکہ بغیر ہم مخزن متضاد گن کے اوسکا ناش ہونا ممکن نہونے سے کیونکہ آشرے یعنی مخزن موجود ہوتے مخالف کے گن کے بغیر ناش نہین ہوسکتا۔

سوال) کرم بھی سنیوگ سے ناش ہوتا ہے اور وبھاگ کو بھی سنیوگ سے ناش ہونیوالا تسلیم کیا تو لکش آتی ویاپت ہوگیا۔

جواب) کہ گنون کا مخالف گن کے آنے سے ناش ہوتا ہے۔ کیونکہ جسوقت انگلی کا اور جسم کا اپنی اپنی حرکت سے درخت کی ساتھ ملاپ ہوا اوس موقعہ پر صرف انگلی مین پیدا ہوئی حرکت سے انگلی اور درخت کی سنیوگ کا ناش ناممکن ہونے سے ہاتھ اور درخت۔ بازو اور درخت اور جسم اور درخت کی سنیوگ کا ناش ماننا پڑیگا اور ہاتھ وغیرہ اوس جگہ پر حرکت سے خالی ہین اور انگلی مین جو حرکت ہے اوسکا مخزن ہاتھ سے الگ ہے۔ دوسرے مخزن مین ہونیوالی حرکت سے بھی سنیوگ کا ناش مانتے ہین کسی جگہ پر حرکت ہونے سے سنسار کے کل سنیوگون کا ناش ہونا

ناش سے فرین وقت کی ضرورت رکھتا ہے نہین وسوقت بھی اوسے کرم ہی پیدا
کرتا ہے زمانہ گذشتہ ہونے سے کرتا کا اپنی پیدائش کے بعد ہی بھاگ کا پیدا کرنا ممکن ہے
سوال) نہین اسطرح دوسرے وبھاگ کو پیدا کرتا ہوا کہین دوسرے دیش یعنی جگہ
مین سنیوگ کو بھی پیدا نہ کردے ۔
جواب) نہین سنیوگ کی پیدائش کی نسبت کرم اتیت کال یعنی زمانہ ماضی مین ہین
اگر اسکے خلاف مانا جاوے تو کرم کا ناش ہی نہو اسطرح اوسکے اگلے سنیوگ سے ناش والا
ہونے سے اسواسطے یہ وبھاگ آنیوالے سنیوگ سے ناش ہونے والا تین کشن یعنی لحون
تک رہتا ہو کہین تو انتر یعنی خرخ کے ناش سے ناش ہوتا ہے جیکہ تار دان کے اجزا مین
پیدا شدہ حرکت سے آگے چلکر دو اجزا کا وبھاگ یعنے تفریق پیدا ہوتی ہے اور اوس سے
دوسرے تار مین حرکت پیدا ہوتی ہے اوس دو تار دن کے وبھاگ تار کے پیدا کرنیوالے
سنیوگ کا ناش اور تار کی حرکت سے وبھاگ اوس سے چیز کے پیدا کرنیوالے سنیوگ کا اور اوسکے
ناش سے تار کا ناش ہوجاتا ہے
سوال) اسطرح دوسرے تار مین پیدا شدہ حرکت کا ناش نہین ہوگا کیونکہ اوسکا کوئی
ناش کرنیوالا نہین کیونکہ آگے ہونیوالے سنیوگ ہی سے اوسکا ناش ہونا ممکن ہے لیکن
وبھاگ یعنے تفریق کے ناش ہونے پر آگے کو سنیوگ ہی نہین ہوگا ۔
جواب) تار مین جو کرم پیدا ہوا ہے اوس سے جسطرح موجودہ تار مین وبھاگ یعنے
تفریق پیدا ہوئی ہے اسطرح اوسکا حصہ بھی وبھاگ یعنے تفریق کو پیدا کریگا وہ
بھی پیدا کرنیوالے سنیوگ کا مخالف ہی ہوگا اوس جزو اور تار کے درمیان وبھاگ
ہونے سے تار اور آکاش مین وبھاگ پیدا ہوگا اوس سے اوتر یعنی آگے کو سنیوگ ہوگا
اور اوس سے کرم کا ناش ہوجاویگا یا ایسا خیال کرنا چاہیے جسوقت جسجگہ تار مین حرکت ہوگی وسکے اجزا
مین بھی حرکت ہوگی وروہ کرم جو کہ وہ ناش کرنیوالی تار اور اوسکی اجزا کی آکاش وغیرہ سے وبھاگ کو

ایک ساتھ ہی پیدا کرتا ہے کُل وبھاگ یعنی تفریقون کے پیدا کرنے والی سنیوگ کا مخالف
ہونے سے مثلاً اجز... ن اور آکاش وغیرہ اکارن اوسکے وبھاگ ہونے سے کاریہ یعنی
معلول تار کا اکا... اکاش وغیرہ سے جو وبھاگ پیدا ہوا ہے اوس کے بعد پیدا ہونیوالے
سنیوگ سے تار مین ملی ہوئی جو حرکت ہے اوس سے کرم کا ناش ہوگا اور کہین پر دوسے
جیسے تار اور بیرن (جس سے جولاہا بنتا ہے) کی سنیوگ نہ ہونے سے تار کے اجزا کی ذرون
مین کرم ہوتا ہے اور اوسیوقت بیرن مین بھی حرکت ہوتی ہے تار کے اجزا کی کرم یعنی حرکت
سے دوسرے اجزا کے ساتھ وبھاگ یعنے دوسرے ذرون سے تفریق پیدا ہوتی
ہے اوس سے تار پیدا کرنے والے سنیوگ کا ناش ہوتا ہے اور بیرن کی حرکت سے تار
اور بیرن مین تفریق پیدا ہوتی ہے اور اوس تار اور بیرن مین جو سنیوگ یعنی ملاپ تھا
اوسکا ناش ہو جاتا ہے اور تار پیدا کرنیوالے سنیوگ کا بھی ناش ہو جاتا ہے تار پیدا
کرنیوالی سنیوگ کے ناش کی بعد تار کا بھی ناش ہو جاتا ہے تار اور بیرن کے سنیوگ کا ناش
بعد بیرن مین دیردیش یعنے جگہ کی سنیوگ یعنی ملاپ پیدا ہوتا ہے اوس سنیوگ
کے ناش سے وبھاگ یعنی تفریق کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔

سوال) کیا سنیوگ مین سنیوگ اور وبھاگ مین بھی وبھاگ ہوتا ہے۔

جواب)

संयोगविभागैः संयोगविभागाभावो

ऽणुत्वमहत्त्वाभ्यां व्याख्यातः ॥ ११॥

ارتھ) جسطرح انو اور مہت یعنی چھوٹے اور بڑے مین جو خاصیت پائی جاتی ہے
پری مان یعنے اندازے کو گن ہونے سے دوسرا پری مان نہین رہتا اور نہ ہی کوئی
گن رہ سکتا ہے ایسے ہی سنیوگ اور وبھاگ مین جو گن ہی سنیوگ وبھاگ وغیرہ نہین رہتے

कर्मभिः कर्माणि गुणैर्गुणा अणुत्वमहत्त्वाभ्यामिति ॥ १२॥

ارتھ) کرم ہمیشہ کرم سے مبرا ہوتا ہے یعنے حرکت کسی متحرک شی مین تو رہتی ہے لیکن حرکت

مین حرکت نہین رہتی اور گن دربیہ مین تو رہتے ہین لیکن گنون مین گن نہین ہوتے جسطرح سے چھوٹے اور بڑے ہونے مین کوئی گن نہین ہوتا مطلب یہ ہو کہ گن مین گن اور کرم مین کرم ہونا ممکن ہی نہین۔

سوال) اے دیب یعنی جزا ورا ویبی یعنے کل اشیار مین سنیوگ کسطرح نہین۔

युतसिद्ध्यभावात् कार्य्यकारणयेः

संयोगविभागो नविद्येते ॥१३॥

ارتھ) بے تعلق ایک سے زیادہ اشیار کی موجودگی کا نام یُت سدھی ہو یا دو علیحدہ علیحدہ مخزنون مین رہنے والی اشیار کو بھی یُت سدھی کہ سکتے ہین لیکن جزا ور کل مین یت سدھی کی نفی پائی جاتی ہو کیونکہ ان دونون مین تعلق ہو یہ تعلق موجود نہین رہتے دوسرے ان دونون کا مخزن بھی ایک ہی ہوتا ہو یعنی جس جگہ پر انسان کھڑا ہو اوسی جگہ پر انسان کے الگ الگ اعضا بھی ہین اعضاے جسمانی نے کوئی دوسری جگہ نہین گھیری اسواسطے کاریہ اور کارن مین سنیوگ وبھاگ نہین ہو کیونکہ ہم مخزن اشیار مین یہ تعلق یعنے ملنا اور علیحدگی ہو نہین سکتی۔ جہان یہ پائے جاوینگے وہان ہم مخزن نہین کہلاوینگے

سوال) کیا شبد اور ارتھ مین سنیوگ سمبندھ یعنے تعلق ہو یا اور کسی قسم کا تعلق ہو

جواب) गुणत्वात ॥१४॥

ارتھ) سنیوگ کی گن ہونے سے شبد کے ساتھ جو گن ہو کسطرح تعلق ہو سکتا ہے اور شبد گن کا گرتے وغیرہ دربیہ یعنی جوہر کے ساتھ بھی تعلق نہین ہو سکتا کیونکہ سنیوگ دربیہ سے دربیہ کا ہو سکتا ہے لیکن شبد گن ہو اسواسطے شبد کا ارتھ کے ساتھ سنیوگ سمبندھ نہین ہو سکتا۔

سوال) کیا گن کا گن کے ساتھ سنیوگ نہین ہو سکتا یعنے شبد کا ارتھ جہان گن ہو وہان تو سنیوگ ہوگا۔

جواب) गुणोऽपिविभा व्यते ॥२५॥

ارتھ) گن بھی شبد کا وشے ہین یعنے شبد یعنی آواز کے ذریعہ سے گنون کا بھی اظہار کیا جاتا ہی یعنے کہتی ہین کالا روپ اور کھٹا رس وغیرہ لیکن اوس روپ اور رس وغیرہ کے ساتھ شبد کا سنیوگ سمبندھ نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ جسطرح شبد گن کا دربیون کے ساتھ سنیوگ نہین ہوتا ایسے ہی گنون کے ساتھ بھی سنیوگ سمبندھ نہین ہوتا کیونکہ سنیوگ کرم سے پیدا ہوتا ہے لیکن آکاش وغیرہ دربیہ یعنے جوہر سے نہ تو ایک چیز حرکت کرکے مل سکتی ہی اور نہ ہی دونون کی حرکت سے سنیوگ ہوتا ہی۔

سوال) حرکت کے سبب سے سنیوگ ہونیکا کیا سبب ہے۔

جواب) निष्क्रियत्वात् ॥२६॥

ارتھ) نہ تو شبد یعنی لفظ ہی حرکت کرنے والے ہین اور نہ ہی جس آکاش کا گن شبد ہے اوسمین حرکت ہی اور نہ ہی شبد کا ارتھ حرکت کرکے شبد کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے ان اسباب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شبد کا ارتھ کے ساتھ سنیوگ نہین ہوتا اسکے واسطے اور بھی دلیل دیتے ہین۔

असति नास्तीति च प्रयोगात् ॥२७॥

ارتھ) اگر شبد کا ارتھ کے ساتھ سنیوگ ہوتا تو جہان شبد جاتا وہین ارتھ کا ہونا بھی لازمی ہوتا لیکن ہم اسکے خلاف دیکھتے ہین یعنے گھڑے نہونے کی حالت مین کہتے ہین گھڑا نہین ہی یہ کہنا اوس حالت مین ممکن ہی جبکہ گھڑے کا لفظ گھڑے کے ساتھ سنیوگ نہین رکھتا ورنہ جہان لفظ گھڑا ہوگا وہین گھڑا ہوگا ایسے ہی اور چیزون کی ہستی سے جو انکار کیا جاتا ہی یا اونکے آگے نہ ہونے کا ذکر کیا جاتا ہی اوس سے صاف ظاہر ہی کہ شبد اور ارتھ کا سنیوگ نہین ورنہ کسی چیز کی ہستی سے انکار کرنا ہی ممکن نہین سواسطے ارتھ کے ساتھ شبد کا نہ سنیوگ سمبندھ ہی نہ ہی سمباے سمبندھ ہی کیونکہ یہ دونون تعلق جن اشیا مین ہونگی

اونکا ایک ساتھ ہونا بھی لازمی ہوگا۔

शब्दार्थावसम्बन्धौ ॥१८॥

ارتھ) اگر شبد اور ارتھ مین سنیوگ ہی نہین ہے اور نہ ہی سمباے سمبندھ ہی تو اس سے ظاہر ہے کہ شبد اور ارتھ مین کسی قسم کا بھی تعلق نہین۔

سوال) سنیوگ اور سمباے سمبندھ کے علاوہ اور قسم کا تعلق کیون نہوگا۔

جواب)

संयोगिनोदण्डात्समवायिनोविशेषाच्च ॥१९॥

ارتھ) ڈنڈی پرش اس گیان مین ڈنڈا اور آدمی کا سنیوگ سمبندھ ہی یعنی آدمی کے ساتھ ڈنڈا ملا ہوا ہونے سے ڈنڈی پرش کہلاتا ہے اور ہاتھی [illegible] اس گیان مین سمباے سمبندھ یعنی جن اجزا کے مجموعہ کا نام ہاتھی ہے اُن کل اجزا کے ملے ہونے کی حالت مین ہاتھی کا گیان ہوسکتا ہے دوسری حالت مین نہین اسواسطے خصوصیت کے ملے ہوئے ہی وہ خاص شکل پیدا ہوکر اپنے اظہار کا سبب ہوتی ہے جسطرح تارون کے مجموعہ اور کپڑے کا گیان ایک ساتھ ہوتا ہے جو کہ سمباے سمبندھ کو ظاہر کرتا ہے ایسا ہی شبد اور اسکے ارتھ کا گیان نہین ہوتا اسواسطے شبد اور ارتھ مین نہ سنیوگ سمبندھ ہے اور نہ ہی سمباے سمبندھ ہے۔

سوال) اگر شبد اور ارتھ مین سنیوگ اور سمباے سمبندھ نہین تو کس سمبندھ یعنی تعلق سے شبد مقررہ ارتھون کو ظاہر کرتا ہے۔

सामयिकः शब्दादर्थप्रत्ययः ॥२०॥

ارتھ) شبد اور ارتھ مین جو تعلق ہے وہ سنکیت یعنی ایشر کے مقررہ قاعدہ دوسری سوسائٹی کے مقررہ قاعدہ سے ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شبد دو قسم کے ہین ایک لوک کے دوسرے وید کے۔ وید کے شبدون کا ارتھ کے ساتھ تعلق ایشر کے مقررہ [illegible]

یعنے اس شبد سے یہ ارتھ لینا چاہئے ایسا نیم جو ایشور نے مقرر کر دیا ہے
اوس سے ویدک شبدون کے ارتھ کا گیان ہوتا ہے اور لوکک شبدون کے
ارتھونکے متعلق جو سوسائٹی نے نیم مقرر کر دیے ہین جنکے بھروسہ پر لغات
طیار کیجاتی ہین اوسکے ذریعہ سے علم ہوجاتا ہے اسواسطے شبد اور
ارتھ مین سنکیت کا تعلق ہے۔

سوال) ویدک اور لوکک شبدون کے ارتھون کا بھید کسطرح معلوم ہوسکتا ہی
اور کسطرح اس بات کا گیان ہوتا ہے کہ یہ شبد لوکک ہی اور یہ ویدک ہی کیونکہ
دونون ایک سے معلوم ہوتے ہین۔

جواب) وید مین کل شبد یوگک ہین روڑھی نہین اور لوک مین روڑھی اور
یوگ روڑھی لفظون کا استعمال دیکھکر معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ شبد ویدک ہے اور یہ
لوکک ہے اور اوسیکے مطابق ارتھ بھی لیا جاتا ہے۔

سوال) لوکک شبد کسے کہتے ہین۔

جواب) جو چیز کی اصلی صفات کو ظاہر کرنیوالا صفاتی نام ہے جیسے ہر ایک دولتمند
کا نام دولتمند کنایہ صفات سے خلاف نہین ہوسکتا چونکہ وید کا دنیا کی آغاز مین
پرماتما کی طرف سے اوپدیش ہوتا ہے اسواسطے اوسمین کل صفاتی نام ہوتے ہین
جو کسی خاص فرد پر دلالت نہین کرتے بلکہ نوعیت کا اظہار کرتے ہین۔

سوال) روڑھی شبد کسے کہتے ہین۔ جواب) جہان شاستر کے مقرر کئے ہوئے خبرار
ارتھ کا علم نہو بلکہ ایک جماعت نی وہ اصطلاح فرض کرلی ہو جیسے لوک مین کسی کنگال کا نام دھنپت رکھ
دیتے ہین اسطرح شبد اور ارتھ کا سمبندھ سنکیت سے ہوتا ہی ویدک شبدون کا ارتھ ایشر کی سنکیتا
سے لیا جاتا ہے اور لوکک شبدون کا ارتھ سوسائٹی یا گروہ کے سنکیت سے گرہن
کیا جاتا ہے۔ ایشر کے سنکیت مین ایک ہی شبد کے دو متضاد معنے نہین ہوسکتے لیکن

سوسائٹی کے متعلق یہ نیم نہین۔ دنیا کی کل زبانین سوسائٹی کی فرض کردہ اصطلاح
پر قایم ہوئی ہین سنسکرت زبان کے لوکک گرنتھون مین زیادہ تر حصہ سوسائٹی کے
مقرر کردہ نیمون سے لیا جاتا ہے لیکن ویدک زبان کو سوسائٹی سے کوئی تعلق
نہین نہ ہی ویدون مین اصطلاحی الفاظ ہین اسواسطے کوئی اتہاس بھی نہین جو لوگ
یہ بات نہین جانتے کہ ویدون مین صرف یوگک شبد یعنی صفاتی نام ہین وہ ویدون مین
بھی اپنی کم علمی سے اتہاس بتلاتے ہین لیکن جاننے والے یاسک وغیرہ رشی اسکی خلاف
ہین۔ علاوہ ان دو قسمون کے شبدون کے یوگ روڑھی شبد بھی ہوتے ہین جہان اصطلاحی
نام مین صفات بھی ویسی ہی پائی جاوین جیسے کسی خاص دولتمند کا نام دہنپت رکھا گیا اگر
چہ دہنپت نام اوسکا اصطلاحی ہے لیکن اوسمین صفات بھی پائی جاتی ہین۔ پرماتما کا
سنکیت جاتی یعنی نوع مین رہنے والا ہوتا ہے اور سوسائٹی کا سنکیت۔ نوع و فرد دونون
مین پایا جاتا ہے۔ اسواسطے اوسکے دو اقسام نکرہ اور معرفہ کیجاتے ہین۔
پربھاکر آچاریہ کے خیال مین۔ جنس و فرد کو ظاہر کرنیوالی شکتی کا نام ہی سمی یعنی سنکیت ہے
اور پورانے آچاریون کے خیال مین جنس فرد اور شکل ان پدارتھون کا گیان جس
جس شکتی سے ہوتا ہے وہی سنکیت ہے خلاصہ مطلب یہ ہی کہ شبد اور ارتھ کا مقررہ نیم
کے موافق ہی تعلق ہے ویدک شبدون کا ایشور کے نیم سے اور لوکک شبدون کا
سوسائٹی کے نیم سے اب ویشیشک کے سلسلہ سے پرتو یعنی دوری اور اپرتو یعنی نزدیکی
مین اوسکی تحقیقات ہوگی۔

एकदिक्काभ्यामेक कालाभ्यांसन्निकृष्ट
विप्रकृष्टाभ्यांपरमपरञ्च ॥२१॥

(ترجمہ) دوری اور نزدیکی دو طرح سے پیدا ہوتی ہی ایک دشا یعنی فاصلہ یا سمت کی لحاظ
سے دوسری کال یعنی وقت کے لحاظ سے۔

سوال) دشا یعنی سمت ایک ہے ایسا تبلا چکے ہین اور کال بھی ایک ہے یہ ظاہر کر چکے پھر ایک ہی کال اور دشا سے دوری اور [illegible] کی دو قسم کی متضاد صفات کس طرح پیدا ہو سکتی ہین -

جواب) اگرچہ ایک ہی دشا اور کال سے دوری [illegible] نزدیکی پیدا نہین ہوتی بلکہ درمیان مین فاصلہ کی کمی زیادتی سے یہ کہا جاتا ہے ورحقیقت دوری اور نزدیکی کی پیدائش نہین مانی جاتی جسطرح ابچارک الفاظ کا استعمال در موقعون پر دیکھتے ہین مثلاً کوئی کہتا آگرہ آگیا اگرچہ آنا کرما یعنے فعل غیر مدرک اور غیر متحرک آگرہ مین بیان کیا گیا ہو لیکن کہنے والے کا مطلب صاف یہ ہے کہ ہم آگرہ آگئے ہین اسطرح درمیانی فاصلہ کی کمی زیادتی سے دوری و نزدیکی کا استعمال کیا جاتا ہے -

سوال) اگر پرتو یعنے دوری اور اپرتو یعنے نزدیکی کی پیدائش مانی جاوے اوسکا سمباے اور اسمباے کارن کیا ہوگا -

جواب) اوس حالت مین دشا یعنی سمت اور کال یعنی وقت تو سمباے کارن ہونگے اور جگہ اور چیز کا جو ملاپ ہو وہ اسمباے کارن کہلائیگا جیسے کہ مشرق رو آدمی کا مشرقی اشیا کے ساتھ نزدیکی کا تعلق زیادہ ہے اور دوسری اشیا کے ساتھ کم تعلق ہے اسی نسبت سے مشرقی اشیا نزدیک اور دوسری اطراف کی اشیا دور کہلائینگی ایک طرف کی اشیا مین بھی فاصلہ کے لحاظ سے نزدیکی اور دوری کا خیال ہوگا جبکہ دوری اور نزدیکی کی پیدائش کو مان لیا اور اندریون کا تعلق یعنے سنیوگ ورا ونکا سنیوگ ہونا دونون کے اسباب تبلا دیے - اسطرح دشے یعنے قابل حصول شے کی حاصل کرنے والے گیان کا اوپ لکشن نمونہ تبلا دیا - ایسے ہی نسبتی گیان کو نمت کارن کہا ہم تبلا چکے ہین کہ ایک ہی طرف والی دو اشیا مین بھی نزدیکی دوری پائی جاتی ہے جب سب کا کارن صرف دیکھنے والے کا نسبتی گیان ہی ہے تو ہر موقعہ پر پیدا ہونا چاہئے لیکن یہہ کہنا صحیح نہین کیونکہ نسبتی گیان کے نہیم ہونے سے ہر وقت دوری اور نزدیکی کی پیدائش نہین ہوتی کیونکہ کارن ہی

کاریہ کی پیدائش ہوتی ہے یہ پرتیکش سے ثابت ہے کارن کاریہ کا ایک دوسرے کے
سہارے ہونا ٹھیک نہیں بلکہ کاریہ ہمیشہ کارن کی ہستی پر منحصر ہے ورنہ کوئی شے پیدا
ہی نہ ہوسکتی کیونکہ کارن کی ہستی کے واسطے کاریہ پہلے چاہئے اور کاریہ کی واسطے کارن
کی ضرورت ہے چونکہ دوری اور نزدیکی محسوس ہوتی ہے اور محسوس ہونا بغیر پیدا ہوئے
ممکن نہیں ایک کال سے پیدائش تبلانے سے زمانہ کے لحاظ سے معلوم ہونیوالی دوری کا
ذکر کیا۔ ایک کال یعنی زمانہ حال سے دو اشیا کے وقت پیدائش میں دوری و نزدیکی
کا خیال پیدا ہوتا ہے جسکی پیدائش سے اسوقت کم فاصلہ زمانی ہے وہ نزدیک ہے اور جسکی
پیدائش سے زیادہ فاصلہ ہے وہ دور رہتی ہے اسجگہ پر بھی قابل حصول اور حاصل کیا ہوا
علم کا ہی نمونہ دکھلایا ہے۔ اس سے دو جگہ پر مقیم جسم اشیا جو سمبائی کارن اور زمانہ اور
چیز کا سنیوگ اسمبائے کارن ہے انمیں جس علم تک بدھی کو جانے میں زیادہ زمانہ کا فاصلہ
درمیانی طے کرنا پڑتا ہے وہ دور ہے جہاں کم فاصلہ درمیانی ہو وہ نزدیک ہے یہ نزدیکی
اور دوری کا علم غیر مقررہ جگہ والی اشیا میں بھی پیدا ہوتا ہے جو مکان کے لحاظ سے دوری
اور نزدیکی ہوتی ہے اسکا سات قسم پر ناش ہوتا ہے اور یہ پیدائش دونوں کی ایک ساتھ
ہوتی ہے ورنہ تبلانیوالا شرح لازم وملزوم ہو جاتے ہیں نسبتی گیان کے ناش ہونے سے اسمبائی
کارن سنیوگ کا ناش ہوتا ہے سنیوگ کے ناش سے چیز کا ناش ہوتا ہے چونکہ اسمبائی کارن
ہے اور نمت اسمبائے کارنون کے ناش سے نمت سمبائے کارن کے ناش سے نمت کا ناش
ہوتا ہے نسبتی گیان کے ناش سے تب تک دوری کی پیدائش ہوتی ہے جب تک
دوری کا سامانیہ گیان ہوتا ہے اوس سے نسبتی گیان کے ناش سے دوری والی شے
کے گیان کے موقعہ پر دوری کا ناش ہوجاتا ہے جسطرح پہلی تعداد کے وچار کرتے
دوری کی نسبت تبلایا گیا ہے ایسا ہی اس موقعہ پر بھی خیال کر لینا چاہئے اسمبائی
کارن کے ناش سے بھی وہ جیسے کہ نسبتی گیان ہے ایسے ہی دوری کے سہارے رہنے والے جسم میں

حرکت ہے اوس سے جسوقت مین دوری کی پیدائش ہوتی ہے اوسیوقت مین دِشا
یعنے جگہ اور جسم مین تفریق ہوتی ہی اوس سے جب ہی دوری کا عام علم ہوتا ہی تب ہی جگہ
اور جسم کے سنیوگ کا ناش ہوتا ہے اوس تمام گیان سے نسبتی گیان کا ناش ہو جاتا ہی
وہی جگہ اور جسم کے سنیوگ کے ناش ہونے سے دوری اور نزدیکی کا ناش ہو جاتا ہی چونکہ
نسبتی گیان اور دوری کا ایک ہی وقت مین ناش ہوتا ہی اسواسطے نسبتی گیان دوری
کا ناش کرنیوالا ہنین۔

سوال) ہنین سماے کارن کے ناش سے بھی گُن کا ناش ہو کہ آتما اور من کے سنیوگ
کے ناش سے بھی سنسکار اور درشٹ پھل کے ناش سے آتما بہت دیا کل ہوتا ہی

جواب) ایسا ہنین کیونکہ دوری دو پر کرشٹ ہونیسے محیط ہو رہی ہی اس دوری کا
جو آدھار یعنے سہارا ہے اوسکے دوسری جگہ جانے مین پرتین یعنی محنت مین نس بادتی کا
ابھاو ہے دوری کی نورتی یعنے علیحدہ ہونا ضروری ہے نہ تب دوسرا ناش کرنیوالا
اسی ادلٹی دلیل سے سنیوگ کا ناش ہی ناش کرنیوالا فرض کر لینا چاہئے سنسکار اور
ادرشٹ وغیرہ کا ریون کا سمرتی کے سکھ سے بہت دیر بعد بھی معلوم ہونیسے اوسکے ناش ہونے
کو فرض کرنا ہی ٹھیک ہنین جو کچھ اوپر دکھلایا گیا ہی وہ صرف نمونہ ہی ورنہ اس موقعہ
پر اور بھی زیادہ وچار ہو سکتا ہے۔

سوال) زمانہ کے لحاظ سے جو دوری ہوتی ہے اوسمین کیا خصوصیت ہے۔

جواب)

कारणपरत्वात् कारणापरत्वाच्च ॥२२॥

ارتھ) دوری اور نزدیکی زمانے کا سبب جو زمانہ ہے اوسکی دوری و نزدیکی کا
سمباے کارن زمانہ کا سنیوگ یعنی دوری کا سمباے کارن کال کا سنیوگ اور نزدیکی کا
سمباے کارن جو کال سنیوگ تعریف مین کہا گیا ہے دوری و نزدیکی جو دوری اور نزدیکی
پیدا ہنین ہوتی اسواسطے دوری اور نزدیکی کا سبب کال ہین ہی اس تعریف کو خیال کرنا چاہئے

سوال) پرتو یعنے دوری اور اپرتو یعنے نزدیکی مین دوری و نزدیکی کیون نہین۔

جواب) परत्वापरत्वयोः परत्वापरत्वाऽणुत्वामहत्वा-

भ्यांव्याख्यातः ॥२३॥

ارتھ) پرتو اور اپرتو یعنے دوری اور نزدیکی مین دوسری دوری وغیرہ نہین ہی جسطرح چھوٹائی اور بڑائی کا ہونا پہلے ثابت کر چکے ہین ایسا ہی دوری و نزدیکی مین خیال کر لینا چاہیے جسطرح وہان پر دلیل مین دو سوتر دیے تھے وہی اب تلاتے ہین۔

कर्मभिः कर्माणि ॥२४॥

ارتھ) کرم مین کرم نہین ہوتا اسکی تشریح بھی پہلی ہو چکی ہی اسواسطے دوبارہ زیادہ نہین لکھا جاتا

गुणैर्गुणाः ॥२५॥

ارتھ) گنون مین گن نہین اسکی تشریح بھی پہلے ہو چکی ہے۔

سوال) دوری و نزدیکی تو جسم اشیا رہین سمبیت ہی یعنے اسکا سمباے کے کارن مجسم اشیا رہین گیان وغیرہ کا سمباے کارن آتا ہی اب تلائیے کہ وہ سمباے کیا چیز ہے

جواب)

इहेदमितियतः कार्य्यकारणयोः ससमवायः ॥२६॥

ارتھ) یہان پرکاریہ کارن صرف نمونہ کے واسطے بیان کیا گیا ہی اکاریہ اکارن مین بھی سمباے ہوتا ہے جب دو چیزین لازم و ملزوم کے طور پر ایک آدھار جسمین رہے دوسری آدھیہ جو رہے پائی جاوین اور اونمین سے ایک کے بغیر دوسری نہو سکے تو اونکا جو تعلق اسجگہ ہے اس گیان کو ظاہر کرتا ہے وہی سمباے سمبندھ ہی جو کہ تعلق دو اشیا مین نہ رہے اور تعلق والون مین رہے اوسے ایت سدھی کہتے ہین جیسے کہتے ہین اسجگہ کونڈی مین دہی بیر وغیرہ ہین ان تارون مین کپڑا ہی ایسے دربیہ مین دربیہ گن اور کرم مین جسطرح گنو مین گنو کی نوعیت ہی ایسے ہی تمامین کیا ہے اور آکاش مین شبد ہی اس قسم کی گیان کی

پیدائش بغیر تعلق کے نہین ہوسکتی اس سے انومان کیا جاتا ہے کہ کوئی تعلق ہی ہے یہان
سمبندھ یعنے میل کا تعلق تو ہے نہین کیونکہ اوسکی پیدائش کے سبب کرم وغیرہ
کی یہان پرتنی سنبندھ دوسرے تفریق کے موقعہ کی بھی نفی ہے کیونکہ تعلق والی اشیا کی لازم
وملزوم ہونے سے اور مقررہ پرمان کے ہونے سے اپرتیکش ایک اور نتیہ ہونے سے
سوال) اگر سمباے ایک ہی ہے تو دربیہ وغیرہ مین رہنے والی نوعیت سے خلط ملط ہوگا کیونکہ
کرم مین رہنے والی نوعیت کے سمباے کا بھی دربیہ ہونا ممکن ہونے سے۔
جواب) ایسا مت کہو کیونکہ آدھار یعنے مخزن اور آدھیہ یعنے مخزن علیہ کے نیم ہونے سے
خلط ملط نہین اگرچہ دربیہ کی نوعیت کا سمباے ہی وہی گن اور کرم کی نوعیت کا سمباے ایسا ہی ہے لیکن
اونکا آدھار دربیہ نہین کیونکہ کرم اور گن کی نوعیت دربیہ مین پائی جاتی۔ دربیہ مین رہنے
والی نوعیت دربیہ ہی مین معلوم ہوتی ہے اور گن مین رہنے والی نوعیت گن مین ہی ظاہر
ہوتی ہے اور کرم کی نوعیت کرم مین پائی جاتی ہے انکے سوا اور کہین نہین پائی جاتی ہو واسطے
انوے اور وتریک سے) یہ نیم صاف ہی جیسے دہی اور کونڈی کے خاص میل ہونے
پر بھی کونڈی ہی مخزن ہے دہی نہین یہ مخزن اور مخزن علیہ کا نیم ہی ایسے ظہار اور ظاہر
کرنے والی شکتی کے بھید سے یہان بھی نیم مقررہ ہی جسطرح دربیہ کی نوعیت دربیہ کو ظاہر
کرتی ہے ایسے ہی کرم کی نوعیت دربیہ کو ظاہر نہین کرتی۔ آدھار یعنی مخزن کی نوعیت کے
حالات صحیح گیان نہین ہوسکتا اور دربیہ یعنے جوہر کرم نہین ہوتا اور کپڑے مین تار نہین
ہوتین اس سے ہوا کے روپ کا مخزن ہونے پر بھی ہوا کے روپ کا اظہار نہین ہوتا کیونکہ
روپ ہوا کا سوبھاو یعنے ذاتی خاصہ نہین اسلیے سوبھاو شکتی یعنی ذاتی طاقت ہی ہر جگہ
یہ نیم یعنے قاعدہ مقرر کرنیوالی ہے اور وہ نتیہ ہی کیونکہ اوسکا کوئی سبب نہین اور پیدا شدہ
اشیا کا سمباے کارن سے پیدا ہونے کا نیم ہے یعنی کوئی پیدا شدہ شے بغیر سمباے کارن کے
پیدا نہین ہوتی اور اوسکی تحریک سے نمت اور اسمباے کارن بھی ہوتے ہین اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

کہ اگر سمباے کو نتیہ مانا جاوے تو اوسکا سمباے کارن کوئی دوسرا سمباے ہوگا یا یہی
سمباے ہی اپنا سمباے کارن ہوگا اگر دوسرا سمباے تسلیم کرین تو انوستھا دوش یعنی
تسلسل ہوگا اگر اوس سمباے کو سمباے کا کارن کہین تو آتماشرے یعنی اپنی پیٹھ پر آپ
چڑھنا روپ دوش ہوگا جو ممکن ہی نہین۔

سوال) تارون مین کپڑا سمباے ہی اور کپڑے مین وپ سمباے ہو یہ اظہار بغیر
ایک سے زیادہ سمباے مانے کیسے ہوگا؟

جواب) یہ اظہار سروپ سمبندھ سے ہوتا ہے دوسرا سمباے ماننے سے انوستھا دوش
ہوتا ہے

سوال) تو یہ کپڑے کا روپ ہے یہ بھی سروپ سمبندھ سے ہوگا یا سمباے سمبندھ سے

جواب) سمباے سمبندھ سے کیونکہ یہان کوئی رکاوٹ نہین۔

سوال) بھوتل یعنی زمین پر گھڑا نہین ہے اس جگہ پر سمباے سمبندھ ہوگا یا سروپ
سمبندھ ہوگا۔

جواب) یہان سمباے سمبندھ نہین بلکہ سروپ سمبندھ سے ہی ممکن ہو ورنہ گھڑے
کی نفی مطلق اور گھڑے کی کپڑے مین نفی اور کپڑے کے گھڑے مین جو ایک مین رہنے
والی نتیہ ہین برابر ہو جاویگی کچھ فرق ہی نہ رہیگا اور راگ بھاؤ کے سبھاؤ سے پیدا ہونے
سے غیر فانی ہونا ثابت ہوگا یعنے اوسکا ناش ہو سکیگا ایسے موقعہ پر ہستی کی خارج از
ہونے سے وہ ثبوت نہین ہو سکتی۔ بھاٹا چاریہ وشسشٹ نامی ایک علیحدہ ہی سمبندھ
یعنی تعلق مانتے ہین لیکن اگر کل نفی اشیاء مین صرف ایک وشسشٹ ہی سمبندھ ہی مانا
جاوے تو گھڑے کی موجودگی سے گھڑے کی نفی کا علم ممکن ہو جاویگا کیونکہ گھڑے کی نفی کی وشسشٹ
سے بھی گھڑے کی نفی کے وشسشٹ کی ہونے سے وہان گھڑا ہی گھڑے کی نفی کا رکھنے والا
ہے اگر ایسا ہو تو وشسشٹ کے سمبندھ سے ہی رکھنے والے کے ابھاو کا بھی ہونا لازم

نہ تو آشرے یعنے ظرف اور خاصہ ہی اس قسم کا ہے اور نہ ہی گھڑے کی نفی کا اظہار ہو سکتا ہے
گھڑے کی اوٹھا لیجانے کے بعد اوسی جگہ پر گھڑے کی نفی معلوم ہونے سے وہان بھی روپ
کے ناش کے بعد کیون نہ روپ والے کا گیان سمباے کی نتیہ اور ایک ہونیسے ہوتا
اگر ایسا کہو تو روپ کے ناش سے ہی اوسکا اظہار نہین ہوتا اگلے سوتر مین دربیہ وغیرہ
پانچ پدارتھون سے علیحدہ سمباے کو ثابت کرتے ہین۔

द्रव्यत्व गुणत्व प्रतिषेधो भावेन व्याख्यातः ॥२७॥

ارتھ) جسطرح دربیہ گن کرم وغیرہ پدارتھون سے ستا یعنے ہستی ایک علیحدہ شئے ہے
وہ صرف گیان سے معلوم ہوتی ہے ایسے دربیہ گن کرم وغیرہ سے علیحدہ سمباے ہے
وہ نہ دربیہ مین رہتا ہے نہ گن مین نہ ہی کرم مین بلکہ انکی نوعیت سے علیحدہ ہے اب اوسکا ایک
ہونا ثابت کرتے ہین۔

तत्त्वम्भावेन ॥२८॥

ارتھ) جسطرح ستا یعنے ہستی تمام سنسار کے پدارتھون مین رہنے پر بھی ایک ہے اسیطرح
سمباے بھی ایک ہی جسطرح ہستی سے اس قسم کا گیان ہوتا ہے ایسے ہی ایک ہی سمباے
ہر جگہ پر ایک سم رہکر بہت ہی اس قسم کے گیان کی پیدایش کا سبب ہے اپنی نشان مین خصوصیت
ہونے سے دربیہ وغیرہ سے علیحدہ ہے اور کسی قسم کے بھید گیان کرنے والی خصوصیت
کے نہونے سے وہ ایک ہی ہے مطلب یہ ہے کہ سمباے کا کوئی ایسا نشان نہین ہے
جس سے سمباے کا ایک سے زیادہ ہونا ثابت ہو سکے اسواسطے دیش اور کال کے بھید
سے مبرا ہونیکے سبب وہ نتیہ ہے ہستی کی طرح انتیہ ہونیکے لایق نہونے سے۔
سوال) اگر سمباے یہ سمبندہ ہی ہے تو تار اور کپڑے اور کپڑے اور روپ سے علیحدہ
ہو سکتا ہے۔
جواب) لازم ملزوم ہونے مین اوسکی علیحدگی نہین ہو سکتی کیونکہ روپ گن اور روپ والے

درمیان یا کل اور اجزا میں جہاں سمبندھ نہیں سمباے موجود نہیں جس سے علیحدگی ہو۔

سوال) لازم و ملزوم ہی علیحدہ ہوں۔

جواب) ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ اتو بھو کے بالکل خلاف ہے۔

سوال) پربھاکر آچاریہ سمباے کو ایک سے زیادہ اور انیتیہ مانتے ہیں۔

جواب) یہ صحیح نہیں کیونکہ روپ ناش ہوا ہے یہ گیان ہوتا ہے لیکن روپ کا سمباے ناش ہوا ہے یہ گیان نہیں ہوتا۔

سوال) بعض لوگ سمباے کو پرتیکش مانتے ہیں۔

جواب) یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ سمباے اندریوں سے محسوس نہیں ہوتا بلکہ اندریوں کی طاقت سے باہر ہے کال وغیرہ کی طرح۔

ویشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیاے سات آہنک دوسرا ختم ہوا

اوم

(وشیشک درشن مع اردو ترجمہ)

(ادھیاے آٹھ آہنک پہلا)

اب اس آٹھوین ادھیاے مین بُدھی یعنے گیان کی تحقیقات کرتے ہین کیونکہ آتما کی سادھن کے وقت بُدھی کا بیان ہوا ہے اب اوسکی تحقیقات کرتے ہین۔

द्रव्येषु ज्ञानं व्याख्यातम् ॥१॥

ارتھ) دربیون مین گیان تبلایا گیا ہے یعنی جو وشیون کو گرہن کرنیوالی بُدھی ہے اوسکا ذکر تیسرے ادھیاے مین آچکا ہے۔ اور یہ معلوم رہے کہ بُدھی اوپلبدھی اور گیان یہ مترادف الفاظ ہین۔

سوال) مہاتمانے لکھا ہے کہ بُدھی گیان سے شُدھ ہوتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بُدھی گیان کا نام نہین کیونکہ گیان گُن ہی اور سانکھ درشن مین بھی بدھی کو پرکرتی کا پہلا کاریہ یعنے دربیہ مانا ہے۔

جواب) مہاتمانے گیان شبد کا ارتھ وید لیا ہے جسکا مطلب ہے کہ جیو کی بُدھی یعنے گیان پرماتما کے گیان یعنے وید سے شدھ ہوتا ہے جیو آتما کی بدھی اور گیان ایک ہی ہے سانکھ درشن مین بُدھی گن ہے مہت نام من کا تھا جسکا غلط ارتھ بدھی کرکے بھید کر دیا دیکھو سانکھ درشن ادھیاے اسوتر۔

سوال) کوئی بُدھی کو نتیہ مانتے ہین کوئی انتیہ اسکا کیا کارن ہی۔

جواب) بُدھی یعنے گیان دو قسم کا ہے ایک سوبھاوک دوسرے نیمتک سوبھاوک تو جیو آتما کا دھرم اور نتیہ ہے اور نیمتک انتہ کرن یعنی من کی برتی اور انتیہ ہے جس شاستر مین بُدھی کو انتیہ تبلایا ہو وہان سمجھ لینا چاہیئے کہ شاستر کار نیمتک گیان کا

ذکر کرتے ہین اور جہان نتیجہ تبلایا ہو وہان سوبھاوک کا ذکر ایسا خیال کرلینا چاہئے
اب اسکے آگے بدّھی کی اقسام کرتے ہین۔

तदात्मा मनश्चाप्रत्यक्षे ॥२॥

ارتھ) بدّھی تین قسم کی ہے بست ودیا۔ ودیا اور اودیا۔
سوال) ست ودیا کسے کہتے ہین۔
جواب) جوگیان تین کال مین ایکسا رہنے والا ہے یا تین کال مین رہنی والے پدارتھون کا جو گیان ہے وہ سب ودّیا ہے مطلب یہ ہے کہ جس سے پرماتما جیو آتما اور پرکرتی سے ہستی کا صحیح گیان ہوتا ہے وہ گیان لاتبدیل ہونے سے سب ودیا کہلاتی ہے۔
سوال) ودیا کسے کہتے ہین۔
جواب) جس سے پدارتھ کی جیسی ماہیت ہو ویسا گیان ہو جاوے اوسے ودّیا کہتے ہین۔ ودّیا چار قسم کی ہے ایک پرتیکش یعنے اندریون کے ارتھ کے تعلق سے جو گیان پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے لنگ یعنے انومان کے ذریعہ سے جو گیان حاصل ہوتا ہے تیسرے سمرتی جو پہلے دیکھے سنے ہوے کی یاد آجانے سے جو گیان پیدا ہوتا ہے چوتھے آرش جو آپت اپدیش سے گیان حاصل ہوتا ہے۔
سوال) اودیا کسے کہتے ہین۔
جواب) جب چیز کی اصلیت کو نہ سمجھکر بھرم سے اور کو اور سمجھتا ہے تب اوسے اودّیا کہتے ہین وہ بھی چار قسم کی ہے۔ ایک شکیہ علم۔ ایک برعکس علم ایک خواب کا علم اور چوتھے وہ علم جسکا آتما مین یقین ہی نہو۔ انمین جو پدارتھ اندریون سے محسوس نہین ہوتے اونکا گیان انومان سے ہوتا ہے اس سوتر مین آتما شبد سے مراد جیو آتما اور پرماتما دونون کی ہے۔ من اور لفظ جیہ سے کال دشا آکاش وغیرہ انکا گیان پرتیکش سے نہین ہوتا بلکہ انومان وغیرہ سے ہوتا ہے یہ سوتر کار کا مطلب ہے۔ اور پرتیکش

گیان بھی دو قسم کا ہے ایک یوگیون دوسرا عوام کا۔ یوگیون کا گیان پدارتھون
کی ٹھیک ٹھیک ماہیت کو بتلانے والا ہوتا ہے اور عوام کے پرتیکش مین بھی
غلطی کا ہونا ممکن ہے۔

سوال) عوام کے پرتیکش مین غلطی کا ہونا کس طرح ممکن ہے۔

جواب) عوام کے پرتیکش کے واسطے اندریون کے علاوہ معاونون کی ضرورت
ہے اگر معاون مین کمی ہے یا وہ ٹھیک نہین تو گیان مین غلطی ہو جاتی ہے جیسے
تھوڑی روشنی اور اندھیرے مین رسی کو سانپ جانتے ہین تو آنکھ سے نہ ایک
روشنی کی کمی کی وجہ سے یہ غلطی ہوتی ہے لیکن یوگیون کو معاون کی ضرورت نہین
ہوتی اسواسطے اونکا گیان مکمل کہلاتا ہے۔

سوال) پرش سروگیہ ہو سکتا ہے یا نہین

جواب) پرش سے مراد جیو آتما پرماتما دونون ہین پرماتما سروگیہ ہے جیو آتما کسی
حالت مین ایک دیشی ہونے کے سبب سروگیہ نہین ہو سکتا یوگی تتوگیہ ہوتا ہے اور
عوام مین اولٹا گیان بھی ہو سکتا ہے اور عوام کا پرتیکش بھی دو قسم کا ہے ایک
جسمین شک باقی رہتا ہے دوسرے جسمین شک باقی نہین رہتا جس گیان مین
شک رہتا ہے وہ تو پرمان ہی نہین جیسے رسی مین سانپ وغیرہ۔

ज्ञाननिर्देशेज्ञाननिष्पत्तिविधिरुक्तः ॥२॥

ارتھ) گیان جس کارن سے جس طرح پیدا ہوتا ہے اوسی قسم کا گیان کہلاتا ہے
یعنی جس وشئے کا گیان ہوا اور جس قسم کا گیان ہوا اور جس دھرم الا گیان ہوا اوسکے اظہار
کرنے مین اوسکی پیدائش کے سبب کو ساتھ لیکر اظہار ہوتا ہے جیسے آنکھ کی ذریعہ سے
جو پرتیکش ہوتا ہے اوسکا نام چاکشش پرتیکش ہے ایسے ہی اور اقسام مین چار
لینا چاہیئے۔

سوال) پیدائش کی وجہ یعنے طریقہ کس قسم کا ہے۔

جواب गुणकर्मसु संनिकृष्टेषु ज्ञाननिष्पत्तेर्द्रव्यं

कारणम् ॥४॥

ارتھ) روپ وغیرہ گن اور اوتکشیپن وغیرہ کرمون مین جو گیان پیدا ہوتا ہے اوسمین دربیہ یعنے جوہر کارن ہے۔ گن اور کرم دربیہ مین موجود ہی محسوس ہوتے ہین بغیر دربیہ کے اکیلے گن کرم کا گیان کسین نہین ہوتا۔ دربیہ کا قابل محسوس ہونا ہی سبب ہے اگر دربیہ قابل محسوس نہو تو اوسکے گن اور کرم محسوس نہین کرسکتے۔ اونکا دربیہ مین رہنے کی حالت مین ہی، اندریون سے تعلق ہوتا ہے اگرچہ کیوڑا اور چندن وغیرہ کے باریک ذرون سے بھی خوشبو محسوس کرتے ہین لیکن تو بھی وہ بھی اسقدر کثیف دربیہ ضرور ہے کہ جسکی بو کو محسوس کرسکین اگرچہ شبد کے معلوم کرنے مین دربیہ قابل محسوس نہین ہے تو بھی دربیہ مین رہتا ہوا ہی شبد معلوم ہوتا ہے آکاش سے علیحدہ شبد کا گیان نہین ہوسکتا

سوال) جو تعلق پرتیکش نہین اوسکی کلپنا کیون کرتے ہو۔

جواب) گیان کی پیدائش مین کارن سے ہی کارن کا فرض کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر کارن کے کاریہ ہوتا ہی نہین۔ گیان کے پیدا ہونے کا اور طریق بتلاتے ہین

सामान्यविशेषेषु सामान्यविशेषा

भावात्तत एव ज्ञानम् ॥५॥

ارتھ) سامانیہ عام ہستی اور وشیش یعنے خاص دربیہ گن اور کرم مین رہنے والی عینیت جو انکی ہستی کو مخصوص کرتی ہے پھر ان دربیہ گن کرم مین زمین پانی وغیرہ مین رہنے والی نوعیت جو عام دربیون سے مخصوص کرتی ہو اس موقعہ پر دربیہ مین رہنے والی عام ہستی اور تجزئت کی خصوصیت سے اور اوسکے تعلق سے ہمارے سمبندھ سے کل اندریون کے گن کے گیان ہونے سے سنیکت سمبیت سمبندھ سے گیان کی پیدائش ہوتی ہے

مطلب یہ ہے کہ سامانیہ یعنی عام اور وشیش یعنی خاص ہین عام وخاص کے ہونے
سے گیان کی پیدائش ہوتی ہے جو جوہر اپنی نوعیت سے عام ہی وہی ہستی کی نسبت
خاص ہے اسواسطے سوائے ہستی کی اور کوئی چیز عام نہین عام وخاص نسبتًا قایم ہوتا ہی یہ نسبت
گیان سے تعلق رکھتی ہے اسواسطے تبلایا کہ گیان اسطرحپر بھی پیدا ہوتا ہے۔
سوال، کیا جسطرحپر سامانیہ یعنی عام اور وشیش یعنے خاص ہین خاص وعام کی ہونے
سے بغیر دوسرے کے احتیاج کے گیان ہوتا ہے ایسے ہی دربیہ گن کرم ہین بھی بلا
احتیاج کے گیان ہوتا

جواب، सामान्य विशेषा पेक्षं द्रव्य गुण कर्मसु ॥६॥

ارتھ، دربیہ گن کرم ہین جو دربیہ کی نوعیت یا گن کی نوعیت یا کرم کی نوعیت سے مخصوص
بڑھی یعنے گیان خصوصیت کے ساتھ اندری اور چیز کے تعلق سے پیدا ہوتا ہی
اوسمین عمومیت وخصوصیت کی ضرور احتیاج ہوتی ہے وہ بلا احتیاج پیدا نہین
ہوتا۔ کیونکہ دربیہ یعنی جوہر ہے اور یہ گن یعنے عرض ہے اور یہ کرم یعنی حرکت ہی یہ
خاص گیان اپنی پیدائش کے واسطے محتاج ہے بلا احتیاج پیدا نہین ہوتا یہ مطلب ہے
سوال، کیا دربیہ ہین بھی عام وخاص کی احتیاج ہی سے گیان ہوتا ہے۔

جواب، द्रव्ये द्रव्य गुणकर्मा पेक्षम् ॥७॥

ارتھ، دربیہ یعنے جوہر ہین دربیہ گن اور کرم کی نسبت سے گیان پیدا ہوتا ہے جیسے کسی
نے کہا گھنٹے والی سفید گاے جاتی ہے۔ اسمین گاے دربیہ ہی گھنٹہ اوسمین خصوصیت
پیدا کرنیوالی ہے اور سفید گن ہے اور جانا کرم ہے اسواسطے وشیش یعنی خصوصیت
کو جانے بغیر خاص کا گیان نہین ہو سکتا اور نہ ہی تعلق کے بغیر وشیش ہو سکتا ہی
مطلب یہ ہی کہ دربیہ گیان ہین دربیہ گن اور کرم کی احتیاج رہتی ہی بغیر انکے دربیہ کا گیان
نہین ہوتا۔ سوال، کیا گن کرم کے گیان ہین بھی گن کرم کی ضرورت ہے یا نہین

جواب) गुणकर्मसु गुणकर्माभावाद्गुणकर्मा-पेक्षं न विद्यते ॥७॥

ارتھ) گن کرم مین گن کرم کے نہونے سے اونکے گیان مین گن کرم کی ضرورت نہین کیونکہ گن مین خصوصیت کرنیوالے گن کے نہونے سے اور کرم مین خصوصیت کرنیوالے کرم کا گیان نہین ہوتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ گن کرم کے گیان مین کسی گن کرم کی ضرورت نہین۔

سوال) گن کرم کے محسوس ہونے سے گن گیان اور کرم گیان ہوتا ہے تو کیون گن کرم کی ضرورت نہین

جواب) समवायिनः श्वैत्याच्छ्वैत्यबुद्धेश्च श्वेते बुद्धिस्ते एते कार्यकारणभूते ॥ ९ ॥

ارتھ) سمباے سمبندھ کے ہونے سے گن کرم کے گیان مین گن کرم کی ضرورت نہین جیسے درویہ مین درویہ گن کرم سمباے سمبندھ سے رہتی ہین ویسے ہی گن کرم مین گن کرم سمباے سمبندھ سے نہین ہوتا اسواسطے اونکے گیان مین گن کرم کی ضرورت نہین جیسے سنکھ سفید اس موقعہ پر سنکھ جو درویہ ہے اوسمین یہ خصوصیت سمباے سمبندھ سے رہتی ہی اسواسطے سنکھ کے گیان مین اسکی ضرورت ہی لیکن گن کرم مین کوئی خصوصیت رہتی نہین کیونکہ خصوصیت کے ساتھ خاص شے کا علم ہی بدیہی علم کا سبب ہے اسواسطے صاف ظاہر ہو کہ گن کرم مین گن کرم کے سمباے سمبندھ سے نرہنے سے اسکی ضرورت نہین۔

سوال) گئو سینگ والی ہے اس موقعہ پر درویہ کے گیان مین درویہ کی ضرورت ہی ایسے ہی دیکھا ہے اور یہ گھڑا ہے اس موقعہ پر درویہ کی خصوصیت کے جاننے مین درویہ کا جانا سبب ہے جہان پہلے درویہ کا گیان ہو تو وہان کسطرح گیان ہوگا۔

جواب) द्रव्येष्वनितरेतरकारणाः ॥१०॥

ارتھ) درویون کے گیان مین ایک دوسرے درویہ کو سبب نہین کہہ سکتے اگرچہ

سے گیان کے بعد بھی گھڑے کا گیان ہو تو بھی کھمبے کا گیان گھڑے کے گیان کا سبب نہیں

سوال) گھڑے اور کپڑے وغیرہ کا سلسلہ معلوم ہوتا ہے اور سلسلہ کارن یعنی علت اور کاریہ یعنی معلول میں ہو سکتا ہے۔

جواب) कारणायोगपद्यात् कारणाक्रमाच्च घटपटादि
बुद्धीनांक्रमोनहेतुफलभावात् ॥२२॥

ارتھ) گھڑے کپڑے وغیرہ گیان کے سلسلہ کو جو کاریہ کارن کے اختیار میں دیا ہے یہ دلیل صحیح نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ گیان کا سلسلہ کارن کاریہ کے سلسلہ کے سبب سے نہیں بلکہ من کا خاصہ ہے کہ وہ ایک وقت میں دو گیان حاصل نہیں کر سکتا اس واسطے نہ تو گیان کے اسباب ایک ساتھ پیدا ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ایک ساتھ دو گیان ہو سکتے ہیں من کے بغیر گیان ہو نہیں سکتا اور من ایک ہی وقت میں ایک ہی گیان حاصل کرتا ہے اس واسطے گیان کا سلسلہ وار ہونا ان کی کارن کاریہ کا سلسلہ ثابت نہیں کر سکتا اس کے لئے سلسلہ کی دلیل ہیتو نہیں بلکہ ہیتو ابھاس ہے۔

وشیشک درشن ادھیائے آٹھ

آہنک اول کا اردو ترجمہ ختم ہوا

اوم

وشیشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیاے ۸ آہنک ۲

پچھلے آہنک مین سوکلپ یعنی شکلیہ اور تنک سے مبرا پریکشش کی تحقیقات کرکے اب خاص دمخصوص پریکش کی تحقیقات کرتے ہین -

अयमेषत्वायाकृतंभोजयैनमितिबुद्ध्यपेक्षम् ॥१॥

(ارتھ) جس چیز کے ساتھ اندری یعنی حواس کا تعلق ہوتا ہی اوسمین یہ ہی ایسا گیان پیدا ہوتا ہے اور جس چیز کے ساتھ اندری کا تعلق نہین یعنی غایب ہے اوسکی نسبت وہ ہی ایسا گیان پیدا ہوتا ہے یہ کرنے مین آزاد ہے یہ گیان مین رکھکر تو نے کیا ہی اس قسم کا گیان ہوتا ہے مشکل کام کے گیان کی نسبت سے جو ہو گیا کیا ہے کرم یہ گیان پیدا ہوتا کھانے کی فعل کو خیال رکھکر اوسکے فاعل کو کہتے ہین کہ یہ کھاتا ہی اسطرح کی تعلقات نسبت گیان کی نسبت سے ہوتے ہین جس قسم کا گیان ہوتا ہے ویسے ہی تعلق کا الفاظ اظہار کیا جاتا ہے ایسا ہر جگہ خیال رکھنا -

दृष्टेषुभावाददृष्टेष्वभावात् ॥२॥

(ارتھ) جب عقل سے نزدیک یعنی حاضر وستے ہوتا ہے تو یہ اور جب غایب وشئے ہوتا ہے تو وہ عقل مین مقیم تسلیم کیا جاتا ہے تو ہے اس گیان مین حاضر کرنے والا کیا ہی اس علم مین مفعول - کہلاتا ہے اس گیان مین جسمین لگاتا ہے اور لگا (واہ) وشئے نہین یہ دونون اس گیان مین وہ دونون کا وشئے ہین جب حاضر ہوتا ہے تب ایسا گیان پیدا ہوتا ہے اور غایب وشئیون مین اس قسم کے گیان پیدا نہین ہوسکتے یہ صرف انوے اور ویترک معلوم ہوتا ہے - اب دوسرے پرکرن یعنے مضمون کو شروع کرتے ہین -

अर्थ इति द्रव्यगुणकर्मसु ॥३॥

ارتھ) جس موقعہ پر ارتھ کہا جاوے تو وہان وشیشک شاستر کے موافق دربیہ
یعنی جوہر گُن یعنی عرض اور کرم یعنے حرکت ہی کو سمجھنا چاہئے کیونکہ وشیشک شاستر کا
یہہ صطلاحی شبد ہے ارتھ لفظ سے تینون کا اظہار ہونے سے پرسشت پاد آچاریہ
نے بھی لکھا ہے ارتھ شبد سے تین کا ذکر ہوتا ہے - دوسرا مضمون -

द्रव्येषु पञ्चात्मकत्वं प्रतिषिद्धम् ॥४॥

ارتھ) دربیون مین جو شریر اندری وغیرہ کاریہ دربیہ ہین وہ پانچ بھوتون سے بنی
ہوئی ہین اسکی تردید کرتے ہین جیسے ایک جسم کے بہت سے اوپادان کارن نہین ایسے ہی
ناک آنکھ وغیرہ اندریون کے بھی بہت سے کارن نہین اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ جو اندری جس بھوت کی بنی ہوئی ہے اوسیکے مقررہ وشے کو گرہن یعنی محسوس کرتی
ہے دوسرے بھوت یعنے عنصر کی اندری دوسرے بھوت یعنے عنصر کے وشے کو گرہن نہین
کرسکتی چونکہ روپ وغیرہ وشے ایک ایک بھوت کے مقررہ وشے ہین سواسطے انکی گرہن
کرنیوالی اندریان بھی ایک بھوت سے پیدا شدہ تسلیم کرنی چاہئین جس مطلب سے یہ
سوتر کہا گیا ہے آگے اوس مطلب کو بتاتے ہین -

भूयस्त्वाद् गन्धवत्त्वाच्च पृथिवी गन्धज्ञाने प्रकृतिः ॥५॥

ارتھ) گندھ یعنے بو جس اندری یعنے حواس سے جانی جاتی ہے اوسکی پرکرتی یعنی اوپادان
کارن یا علت مادی زمین ہے - کیون اوپادان کارن زمین ہے اس سوال کی جواب مین
کہتے ہین بو والی ہونے سے کیونکہ بغیر بو کارن سے بو والی شئے پیدا نہین ہوسکتی - بو والا
ہونے سے صاف طور پر بیرونی اندری کے ذریعہ سے محسوس ہوتا ہے اس قاعدہ سے صاف
ثابت ہو کہ زمین بو والی ہے -

سوال) ارضی جسم ہونے پر جسم کے اور اعضا بو کو محسوس نہین کرتے صرف ناک

کرتی ہے اسکا کیا سبب ہے۔

جواب) چونکہ اور جگہ جسم کے اعضا مین دوسرے عنصرون کو دبانے کی طاقت نہین لیکن ناک مین زمین کے اجزا کی کثرت سے یہ طاقت ہے یعنی دوسرے عنصرون کو دبانے لائق ارضی اجزا سے بنے ہونیکے سبب ناک مین بو محسوس کرنیکی طاقت ہے۔

तथापस्तेजोवायुश्च रसरूपस्पर्शाविशेषात ॥ ६॥

ارتھ) ایسے رسنا اندری کی پرکرتی یعنے اُپا دان کارن یا علت مادی پانی اور آنکھ کی علت مادی تیج یعنی آتش اور سپرش یعنی قوت لامسہ کی علت مادی ہوا ہے کیونکہ ادی بھوت یعنی عنصر کے دشیے کو مقررہ طور پر محسوس کرنیوالی ہین۔

سوال) یہ کسطرح نیم ہو سکتا ہے کہ تمام جسم مین آگ موجود ہو لیکن روپ کا دیکھنا صرف آنکھ ہی سے ممکن ہوا، اجزا سے نہو۔

جواب) یہان بھی وہی دبانے لائق اجزا سے پیدا ہونیکی نسبت ہی سے نیم ہے جیسا کہ پچھلے سوتر مین ناک کے متعلق تبلایا ہے ایسے ہی آکاش کی اندری کان کو بھی سمجھ لینا چاہئے

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ کے
ادھیاے آٹھ کا دوسرا آہنک ختم ہوا

اوم

ویشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیاے نوان آہنک پہلا

क्रियागुणव्यपदेशाभावात् प्रागसत् ॥ १ ॥

ارتھ) کاریہ یعنی معلول اپنی پیدائش سے نہیں ہوتا کیونکہ اُسوقت مین انہو پیدا کرنے کے ابھاو یعنے انکی کا مخالفت ہونا اسمین دلیل ہے کہ کرما یعنے حرکت اور گُن یعنی جوہر کے نہ رہنے سے اگر اُسوقت بھی کاریہ ہوتا یعنے گھڑا کپڑا وغیرہ معلول اشیا اگر اپنی پیدائش سے پہلے موجود رہتے تو جسطرح پیدا ہونیکے بعد گھڑا کپڑا ہوا گھڑا چلتا ہے یہ گھڑا خوبصورت ہے اس قسم کا بیوہار ہوتا ہے پیدا ہونے سے پہلے بھی ہوتا لیکن پیدائش سے پہلے ایسا نظر نہین آتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسوقت گھڑا موجود نہین۔ کمہار کو چاک پر گھڑا بناتے ہوے دیکھا اور جولاہے کو تارون سے تانا بانا بنتے ہوے دیکھکر اس جگہ گھڑا بنیگا یا کپڑا طیار ہوگا یہ سب لوگ پرتیکش سے محسوس کر سکتے ہین اور وہ ہماری آنکھون کے سامنے پیدا ہوتا نظر آتا ہے

سوال) پیدائش سے پہلے بھی گھڑا موجود تھا کارن کے حرکات سے ظاہر ہو گیا ہے جیسے کسی مکان کے اندر کوئی چیز ہو اور وہ نظر نہ آتی ہو اوسکو کوئی مکان کھولکر نکال لاوے تو نکالنے سے پہلے اوسکی نفی نہین ہوگی۔

جواب) اگر پہلے موجود ہوتا تو کپال وغیرہ کے سلسلہ سے نہ بنتا جسطرح اندر سے نکال لاتے ہین ایسے ہی سالم نکل آتا لیکن ہمیشہ اسکے خلاف نظر آتا ہی۔ پہلے کاریہ کے اوجزا بنتے ہین پھر اونکے سنجوگ سے کاریہ بنتا ہے۔

سوال) اگر کارن مین کاریہ پیدائش سے پہلے موجود نہوتا تو اوپادان کارن کا نیم نہوتا

یعنی مٹی سے گھڑا بنجاوے کپڑا نہ بنے تاروں سے کپڑا بنے گھڑا نہ بنے یہ نیم نہوں۔
جواب) اوپادان کارن مین بننے کی شکتی اور کرتا یعنے فاعل مین بنانے کی شکتی ہوتی
لیکن کاریہ موجود نہین کاریہ ان دونوں شکتیون کے گیان کے موافق ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔
سوال) اگر بجاے اوپادان کارن مین پیدا ہونیکی شکتی ماننے کے کاریہ کا تروبھاو
تسلیم کیا جاوے اور کارن کی حرکات سے اوسکا ظاہر ہونا مانا جاوے تو کیا ہرج ہے
جواب) اسطرح پر کاریہ کارن مین فرق زمانی کے بجاے فرق مکانی ماننا پڑا یعنی کاریہ
یہان اور کارن کسی دوسری جگہ جو سراسر دعوے کے خلاف ہے اسواسطے کاریہ پیدائش
سے پہلے موجود نہین ایسا ہی ماننا صحیح ہے۔ کاریہ کے ناش کے بعد بھی اوسکی نفی کو
ثابت کرکے اوسکا پیدائش سے پہلے نفی ہونا ثابت کرتے ہین۔

सद्सत् ॥२॥

ارتھ) جسطرح کاریہ یعنی اوپادان کارن اور فاعل کے بنانے سے پہلی پرتکش اور
ازبان سے کاریہ یعنی معلول کا نفی ہونا ثابت ہوتا ہے ایسے ہی ناش کرنے کے اسباب کے
تعلقات اور حرکات کے بعد بھی اوس گھڑے وغیرہ کاریہ کا نفی ہونا ہی سدھ ہوتا ہے
اور یہ نفی دھونسا بھاو یعنی چیز کے ناش کے بعد کی نفی ہے۔ پیدائش سے پہلے کی نفی کا نام
پراگ بھاو اور ناش ہونیکے بعد کی نفی کا نام دھونسا بھاو ہے۔
سوال) گھڑا ہی خاص حالت مین ٹوٹنے کے بیوہار یعنے حرکت کو قبول کرتا ہے نہ
کہ گھڑے کے علاوہ اوسکا دھونس یعنے ناش ہوتا ہے۔

असतः क्रियागुणव्यपदेशाभावादर्थान्तरम् ॥३॥

ارتھ) ہستی سے نفی کسطرح ہوجاتی ہے اسکے جواب مین لکھتے ہین کہ جسطرح گھڑے
کے ناش سے پہلے گھڑا پڑا ہوا چلتا ہوا نظر آتا اور اوسکے روپ اور آکار کا بھی گیان
ہوتا تھا ناش کے بعد ویسا نہین ہوتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ گھڑے کا ابھاو یعنے نفی ہوگئی

کیونکہ جو چیز موجود ہے اوسکے گُنون کا گیان ہوتا ہے اور اسوقت یہ کہتی ہو کبھی نہین سنتے کہ اس گھڑے کو لے چلو بڑا خوبصورت گھڑا ہے جس سے اوسکی نفی صاف ظاہر ہے پراگ ابھاو اور دھونسا بھاؤ کو بتلا کر اب انیوانیا بھاو یعنی ایک کی نفی دوسری شئے مین ہے اسکو ثابت کرتے ہین۔

सच्चासत् ॥४॥

ارتھ) جہان گھڑے کی موجودگی مین بھی اوسکی نفی کا ذکر کیا جاتا ہو جیسے کہتی ہین گئو اونٹ نہین اور اونٹ گئو نہین اس سے گئو اور اونٹ کی نفی تو ثابت نہین ہوتی اس نہین کے لفظ سے ظاہر ہے کہ اونمین (تا داتمیہ ابھاو) یعنی اوسمین اوسکی نفی اور اوسمین اوسکی نفی ہی یہ نفی ہر دو قسم کی نفی سے علیحدہ تیسری قسم کی نفی ہے کیونکہ تینو کی موجودگی مین اسکی نفی ہے شئے کی پیدائش سے پہلے نہین اور نہ ہی اوسکے ناش کے بعد اسکا نام انیوانیا بھاو یعنی ایک مین دوسری کی نفی ہے اور یہ نفی ہمیشہ رہنے والی ہی کیونکہ گھڑے کا کپڑا اور کپڑے کا گھڑا ہونا کسطرح ممکن ہے وہ ہمیشہ الگ الگ ہی رہینگے اسواسطے جسطرح پہلی اور دوسری قسم کی نفی انتیہ ہے برعکس اوسکے یہ نفی نتیہ ہے۔

اب نفی مطلق کو ثابت کرتے ہین۔

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥५॥

ارتھ) ان ہر سہ اقسام کی نفی کے علاوہ جو نفی ہے وہ نفی مطلق ہے جسکو اتینتا بھاؤ کہتے ہین کیونکہ پراگ ابھاو کا بعد مین ناش ہو جاتا ہے یعنی چیز کی پیدائش سے اوسکی نفی نہین رہتی اور دھونسا بھاو کا ناش ہونے سے پہلے ابھاؤ ہی یعنی جبتک کوئی چیز ناش نہین ہوئی تب تک اوسکا دھونسا بھاو موجود ہی نہین اور انیوا بھاو مخالف مین رہتا ہی اور اپنی ہستی مین نہین رہتا لیکن (اتینتا بھاو) نفی مطلق ان تینون کی مخالف نفی ہی

اب دوسرے مضمون کو شروع کرتے ہین۔

ऽसदिति भूत प्रत्यक्षाभावात भूतस्मृते र्विरोधि प्रत्यक्षवत् ॥ ६ ॥

ارتھ) نہین ہے یہ کارن یعنی علت ہین پرتیکش گیان ہوتا ہی اس سے گھڑا ہین گھڑا ناش ہو گیا اب گھڑا ٹوٹ گیا اس قسم کا پرتیکش کا گیان ہوتا ہی اس سے مخالف مثال پرتیکش کی طرح معلوم ہوتی ہے جیسی نفی کے مخالف گھڑے وغیرہ ہستا شیا کا پرتیکش ہوتا ہے ایسے ہی اونکے ٹوٹنے کا بھی پرتیکش سے علم ہوتا ہی اوسکا سبب بتلاتے ہین گذرے ہوے کی پرتیکش کے ہونے سی زمین پر پیدا ہوے اور ناش ہوے گھڑے وغیرہ ہین پرتیکش کے ہونے اسی گھڑے کا ٹھیک علم نہین ہوتا اوسین پرتیکش پیدا ہوتی ہے اگر یہان گھڑا ہوتا تو جسطرح زمین نظر آتی ہی ویسی ہی نظر آتا چونکہ نظر نہین آتا اسواسطے نہین ہی اوسکی نفی کا ثبوت گذرے ہوے کا یاد آنا بھی ہی گھڑے وغیرہ نہ ہونے پر اوسکی سمرتی یعنے یاد آنا اوسکی موجودہ نفی کا ثبوت ہی۔

तथाऽभावेभावप्रत्यक्षत्वाच्च ॥७॥

ارتھ) اگرچہ یہ نفی کا لفظ عام ہے لیکن مضمون کے سبب پراگ بھاو یعنی پیدا ہونے سے پہلی جو نفی ہے اوسکو بتلانے والا ہے جیسے ناش ہونے کے وقت پرتیکش گیان ہوتا ہی ایسا ہی پراگ بھاو مین کیا ان گیان ہوتا ہے ہستی کے پرتیکش ہونے سے ہستا رون وغیرہ کے مجموعہ کو پرتیکش دیکھنے سے یعنی اندریون کے ذریعہ محسوس کرنے سی خواہ بھاو کا جو مخالف نفی ہی اوسکا پرتیکش ہونے سے اگرچہ پراگ بھاوا دی ہے لیکن اوسکا انت ہے اور دھونسا بھاو یعنے جو نفی چیز کے ناش ہونیکے بعد ہوتی ہی اگرچہ اوسکا آغاز ہی لیکن انجام نہین اسواسطے یہ دونون ابھاو کی اوستھا خیال کرنی چاہئیں ورنہ آغاز والی چیز کا ہی انجام ہوتا ہے دوسری کا نہین۔

اب (انیونیا بھاو) یعنے ایک کی نفی دوسری مین کو پرتیکش بتلاتے ہین۔

एतेनाघटोऽगौरधर्मश्च व्याख्यातः ॥ ८॥

ارتھ) تذکرہ بالا بیانات سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ گئو کی جو صفات ہین وہ
پرتیکش سے گھڑے مین نہین پائی جاتین اور جو گھڑے کی صفات ہین وہ گئو مین نہین
پائی جاتین اس سے گھڑے کا گئو ہونا اور گئو کا گھڑا ہونا پرتیکش پرمان سے ثابت ہی اسواسطے
(انیونیا بھاو) یعنی ایک مین دوسرے کی نفی پرتیکش ہوتی ہی نیونیا بھاو کے معلوم کرنے مین
مخالف کی یگیتا یعنی قابلیت ضروری نہین بلکہ جس مخزن مین وہ گن رہتے ہین اوسکی
قابلیت ضروری ہے گئو مین گھڑے کی آکار وغیرہ کا گن موجود نہین اسواسطے گئو گھڑا نہین
ہوسکتی ایسے ہی اور چیزون مین خیال کر لینا چاہیئے۔

سوال) دو مخالف اشیا کے معلوم ہونے پر ہی (انیونیا بھاو) یعنی ایک کی دوسرے
مین نفی کا علم ہوسکتا ہے۔

جواب) نہین ادہی کرن یعنے مخزن مین رہنے والا جانا ہوا دھرم یعنی صفات ہی
اوسکو علیحدہ کرنیوالی ہین نہ کوئی دوسری شے اوسکو اس سے علیحدہ یعنے اوسکی اوسمین نفی ثابت
کرنے والی ہے۔ اب اتینتا بھاو یعنے نفی مطلق کے پرتیکش کرنیکے متعلق بیان کرتے ہین۔

अभूतं नास्तीत्यनर्थान्तरम् ॥ ९॥

ارتھ) گذر گیا اب نہین ہے یہ گیان دھونسا بھاو کو ظاہر کرتا ہے اور گذر گیا نہ کہکر
صرف یہ کہنا کہ نہین ہے اس نفی سے نفی مطلق یعنے اتینتا بھاو کا ہی پرتیکش ہوتا ہے
مطلب یہ ہے کہ جہان پیدائش وناش کو نہ بتلا کر صرف نفی کا اظہار ہوتا ہی وہ نفی
مطلق کا ہی اظہار ہوتا ہے اور ارتھانترم کہنے سے انیونیا بھاو کو بھی الگ کر دیا ہے
مطلب یہ ہے کہ جو چیز نہ کبھی ہوئی ہوا ور نہ ہونیکی امید ہو اوس چیز کا اوس موقعہ پر اتینتا
بھاو یعنی نفی مطلق تسلیم کرنی چاہیئے۔ زمانہ گذشتہ اور مستقبل کہنے سے تو پراگ بھاو اور
دھونسا بھاو الگ کیا اور اوس مخزن مین نہین یہ گیان کا سبب بتلایا اسواسطے یہ تین کال

مین رہنے والا ابہاو یعنے نفی مطلق جسکو منطقی لوگ اپنی اصطلاح مین ممتنع الوجود کہتے ہین تو
ظاہر ہوتا ہے -

سوال) گہر مین جو گہڑے کا ابہاو ہے وہ نفی مطلق نہین اور اس موقعہ پر دوسری جگہ
گہڑا ہونے سے پراگ ابہاو بہی نہین ہے اور گہڑے کی ناش کا ثبوت نہونے سے
دہونسا ابہاو بہی نہین ہے کیونکہ وہ سمباے کارن مین رہنے والا ہین اور جسکی پیدایش
اور ناش ہو وہ اتینتا ابہاو نہین کیونکہ پیدایش اور ناش والے کا نفی مطلق کی ضد ہے
اور نہ ہی چوتہا یعنے انیونیا ابہاو ہے -

नास्तिघटोगेहे इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः

॥९७॥

اتر) گہر مین گہڑے کا جو سنسرگ یعنی سنیوگ ہے اوسکا ہونا نہ کیا ہے اگر کبہی بہی
گہڑا نہین تو اتینتا ابہاو یعنے نفی مطلق ہے اگر نہ ہوگا تو پراگ ابہاو ہے اگر کہو تہا وہ ناش
ہوگیا تو دہونسا ابہاو ہے تو بہی گہر سے گہڑے کا سنیوگ نہین ہے انہار سے ہونا چاہئے تو یہاں
انہار سے ہونا چاہئے اسکے کیا معنی ہونگے اگر اسکے متعلق جو انہار ہے اوس سے ہونا چاہئے
اس اپادان کارن سے بتلاؤ تو مناسب ہے تو اسکی شکل کا گہر مین موجود ہونا سنیوگ کہلا
سکتا ہے تو اس جسم کا جو ابہاو ہے تو دہرم سمبندہ کا آکار ہونے سے کیا وہان گہڑا ہی
ہے اسکا کیا ارتہ ہے - وہان سمباے سمبندہ سے رہتا ہے یا سنیوگ سمبندہ سے سمباے
سمبندہ سے تو رہتا ہی نہین کیونکہ گہڑے کی سمباے کا وہان ابہاو یعنے نفی ہونے سے
اور نہ ہی دوسرا ہے کیونکہ سنیوگ کی تردید کرنے سے -

سوال) اسطرح ماننے سے تو گہڑا وغیرہ کل اشیا کیو لانے یعنی صرف انہی سے
جاننے لائق ہوجائینگے لیکن انوسے اور وتر پاک سے جاننے جانیکا نیم شاستروں
مین مسلمہ ہے کیونکہ سنیوگ اور سمباے کی بغیر اور سب تعلقات کی تردید ہوتی ہے -

جواب) ان دونون تعلقات کا رد کرنا ہی گھڑے کی ہستی کی تردید کرتا ہی کیا صرف
گھڑے کا سنیوگ ہی ایک تو یعنے اصلیت ہی جس سے اوسکی ہستی کی اظہار سے ہی گھڑے
کی ہستی کی تردید ہو جاوے۔ یا کیا گھڑے کا سنیوگ اور سمباے ہی ایک تو یعنے
اصلیت ہی جس سے اوسکی ہستی کے اظہار سے ہی گھڑے کی ہستی ثابت ہو جاوے
جہاں ان دون کی تردید کیجاتی ہے وہ گھڑے کا ابھاو نہین جس سے گھڑے کی ہستی
کیولا نہ سے کہلاسکے۔ اسلئے کہا ہے جو جسکی نودھی یعنے حکم ہے اوسکی تردید ہی وسکار کرتا ہے
یا گھڑے کی سمباے سمبندھ سے گھر مین بالکل نہونا ہی گھر مین گھڑا نہین ہے اس ظہور
کا وشئے ہی یا کیا اون کا سنیوگ ہی اس ظہور کا وشئے ہی۔ اسطرح پر ہونے سے کیولا نوے
سے نفی مطلق کے مخالف ہونے سے گھڑا نہین ہے اور وہ ہو گا ایسا کہنا پڑیگا۔
سکا جواب یہ ہے کہ ایسا ہو۔ اگر سنیوگ کی نوعیت اور سمباے کی نوعیت سبب ایک جگہ نفی ہو
اسطرح نفی اور ثبت کی نسبت دنیاوی پرتیکش کو بتلاکر یوگی لوگون کے پرتیکش کو
بتلانیکے واسطے دوسرا پرکرن شروع کرتے ہین۔

आत्मन्यात्ममनसोसंयोगविशेषादात्म प्रत्यक्षम् ॥१२॥

ارتھ) آتما مین آتما اور من کے خاص قسم کے ملاپ سے آتما کا پرتیکش گیان پیدا
ہوتا ہے یوگی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جنکا انتہ کرن یعنی من ایکاگر ہو گیا ہے
دوسرے جنکا انتہ کرن ابھی ایکاگر نہین ہوا۔ اوپہلے جس چیز کا پرتیکش کرنا ہو
اسمین من کو قایم کرکے بدھی دیہاسن کرکے اونکی آتما مین پرماتما کا گیان پیدا
ہوتا ہے۔ آتما کے پرتیکش کا مطلب یہ ہی کہ جسوقت گیان آتما کا صاف صاف
ہو جاوے اگرچہ ہم لوگون کو بھی کچھ کچھ آتما کا گیان ہے لیکن وہ اودیا سے ڈھنپا
ہوا ہے جس سے ست ہی است ہے اس قسم کا گیان مشکیہ ہی یوگیون کے
آتما اور من سے خاص قسم کا تعلق یعنے میل ہونے سے اوسے آتم گیان صحیح طور پر ہوتا ہے

سوال) کیا یوگیون کو صرف آتما کا ہی گیان ہوتا ہی ہم تو سنتے ہین کہ اونکو ہر ایک چیز کا
تو گیان ہو جاتا ہے

جواب   तथा द्रव्यान्तरेषु प्रत्यक्षम् ॥१२॥

ارتھ) یوگ سے پیدا شدہ دھرم کی امداد سے من مین دوسرے دربیون یعنے پانو وغیرہ
کا بھی گیان ہو جاتا ہے اور کال دشا اور آکاش وغیرہ کی ماہیت سے بھی واقف ہو جاتا ہی
غرضیکہ ہر ایک پدارتھ کی ماہیت کو یوگی جان سکتا ہے۔

سوال) اگر یوگی سرو گیہ ہو گیا تو اوسمین اور سرو گیہ ایشور مین کیا فرق ہی۔
جواب) ایشر ایک کال مین ہر ایک شے کی ماہیت کو جانتا ہے یوگی کے اندر یہ شکتی ہی
کہ جس شے کے جاننے مین من لگاے اوسکو جان سکے وہ ایک کال مین کل اشیار کا
گیان نہین رکھتا نہ پیدا کر سکتا ہی اوسکو ہر ایک شے کی ماہیت جاننے کی صرف شکتی ہی۔
اول قسم کے یوگیون کا ذکر کر کے اب دوسری قسم کا ذکر کرتے ہین۔

प्रसमाहितान्तःकरणा उपसंहृतसमाधयस्तेषाञ्च ॥१३॥

ارتھ) جنکا انتہ کرن ایکاگر یعنے خاطر جمع نہین جنہون نے سمادھی کو دور کر دیا ہی یعنے
جنہون نے بڑھی دہیاسن کرنا چھوڑ دیا ہے سمادھی کے پربھاو سے آتما وغیرہ شدھ
ہے جسکے ذریعہ باریک اشیار کو دیکھنے کی طاقت ہو جاتی ہے اور دور سے سننے وغیرہ
کی طاقت حاصل کر کے سمادھی مین بھی گیان کو نفی محسوس کرتا ہی جبتک ناکش نہین
ہو جاتی تب تک اوسکا شریر رہتا ہے۔ پورب جنم کے کرمون کے پھل بھوگ کے اختیار ہو کر
اوس اوس ملک مین جہان کا جل وایو ہوگتا ہے اور اوس اوس جنم مین ہاتھی گھوڑا الو
وغیرہ ہوتا ہوا جبتک کرم پھل باقی ہین تب تک پرتکلیش کرتا ہے۔ مطلب یہ ہی اگر یوگ
بھرشٹ ہو جاوے تو سنسار چکر مین کرمون کا پھل بھوگتا ہوا وچرتا ہے۔

سوال) اگر یگن من کے باہر سوتنتر یعنے آزاد ہونے سے مانند ... نہین ہی اور نہ ہی

بیرونی حواسون سے پیدا ہونیوالا گیان ہے اونکے تعلق سے موجودہ ارتھ کو گرہن
کرنیوالا ہونے سے حسب موقعہ روپ وغیرہ کے نسبتی ہونے سے آلوک وغیرہ کو دیکھنے
سے صاف ظاہر ہے۔

तत्समवायात्कर्मगुणेषु ॥१४॥

جواب

ارتھ) اوسکے سمباے سے کرم اور گنون کا پرتکش گیان پیدا ہوتا ہی اگر بھوتاب
یعنی عنصرون سے بنی ہوے حواس تعلق کی ضرورت رکھتے ہین تو پرمانو۔ آکاش دشا
کال مین رہنے والی عام صفات کا اپنے من کے سنیوگ سمباے سے گیان ہوتا اور
دوسرے دربیون مین جو اوپ بھوگ کیواسطے اجسام کا مجموعہ ہوتا ہی یعنی سوکشم
کارن اور ستھول شریر اونکے ساتھ من کے سنیوگ سے اور اوسے میل ہوئی کے تعلق سے
گیان پیدا ہوتا ہے اسواسطے انرودہ نے کہا ہے کہ بیرونی اندرونی کے ساتھ من کے
تعلق ہونے ہی سے گیان پیدا ہوتا ہے بغیر من کے تعلق ہوے بیرونی حواسون سے
کسی حالت مین بھی گیان پیدا نہین ہوتا اور لوگی کو شکتیون کا ٹھیک ٹھیک علم
ہونے سے تمام غلط شکوک رفع ہو جاتے ہین۔

आत्मसमवायादात्मगुणेषु ॥१५॥

ارتھ) کیا اپنی ہی بدھی وغیرہ مین من کے دوسرے دربیون کے تعلق سے پرتکش
گیان پیدا ہوتا ہے ہم لوگون کی طرح مطلب یہ ہے کہ جسطرح ہم لوگون کو گیان
پیدا ہونا کہا یوگیون کو اوسی طریق سے گیان ہوتا ہے یا دوسری طرح سے اسکا جواب
یہ ہے کہ اندری یعنی حواس اور ارتھ یعنے دربیہ گن کرم سے جب تعلق ہوتا ہی یعنے آتما
من سے اور من اندری سے اور اندری ارتھ سے ملتی ہی تب جو غیر متغیر گیان پیدا
ہوتا ہے وہ لوکک پرتکش ہی اور جو ارتھ سے یا یوگی کی سمادھی کی حالت مین جن اشیا کا
گیان ہوتا ہے وہ پرتکش ہین یعنی ایک تو ان بیرونی اندریون سے جو گیان ہوتا ہی وہ پرتکش ہے

دوسرے یوگیوں کو جو من کے اندر ہر ایک شے کی ماہیت کا گیان ہوتا ہے وہ الوکک
پرتیکش ہے پس یہہ لوکک یعنی عوام کو ہونیوالا اور الوکک یعنے خاص یوگی لوگوں
کو سمادھی کی حالت مین ہونیوالا دو قسم کا پرتیکش ہے۔

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ ادھیائے

۹ کا پہلا آہنک ختم ہوا

اوم

وشیشک درشن معہ اُردو ترجمہ

ادھیاے نو آہنک دوسرا

پہلے آہنک مین ایک تو یوگیون کا مانسک پرتیکش دوسرے عوام کا اندریون اور آتما کے تعلق سے پیدا ہونیوالا پرتیکش سروپا درلکشن کے ذریعہ سے تبلایا اور دو قسم پرمانون مین سے پرتیکش کو تو تبلاہی دیا اب انومان کو جو لنگ یعنی نشان کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اب انومان کی تشریح کرتے ہین۔

अस्येदं कार्य्यं कारणं संयोगि विरोधि समवायि चेति लैङ्गिकम् ॥१॥

ارتھ) جو لنگ یعنی نشان کو دیکھکر گیان پیدا ہوتا ہے اوسے انومان کہتے ہین اور انومان ہمیشہ ویاپتی یعنی تعلق سے ہوتا ہے جبتک کسی چیز کے ساتھ کسی دوسری شئے کا مقررہ تعلق ثابت نہوجاوے تب تک وہ ویاپتی نہین کہلا سکتی اور جبتک صحیح ویاپتی سے تعلق کو معلوم کر کے انومان نکیا جاوے تب تک وہ صحیح انومان نہین کہلا سکتا۔ اول ویاپتی کے واسطے کاریہ یعنے معلول اور کارن یعنی علت کا تعلق ہو اوسکی ضرورت ہے جس چیزمین کاریہ کارن کا تعلق ہوگا تو اونمین سے ایک کو دیکھکر دوسرے کی ہونیکا انومان ہوسکتا ہے جیسے پتا پوترمین کارن کاریہ کا تعلق ہے تو پوتر کو دیکھکر اوسکے پتا کے ہونیکا انومان ہوجائیگا کیونکہ بغیر پتا کے کہین پوتر پیدا نہین ہوتا۔ دوسری ندی مین بڑھے ہوے میلے پانی کو دیکھکر پہاڑ مین بارش ہونیکا انومان ہوسکتا ہی اسیطرح اور موقعون پر بھی خیال کر لینا چاہئے دوسرا تعلق سنیوگ سے پیدا ہوتا ہی جیسے جسم اور کھال کا ہی دور سے جسم کو دیکھکر کھال کا ہونا انومان سے ثابت ہوسکتا ہی۔ ورودھی سانپ کو غصہ مین کھڑا

ہوئے جھاڑی کی طرف دیکھنا معلوم کر کے جھاڑی مین نیولے کی ہونیکا انومان ہوتا ہی
سمبا سے انومان اسطرح ہوتا ہے کہ پانی کو گرم دیکھکر اوسمین سمبا سے سمبندھ رہنے
والی آگ کا انومان ہوتا ہے۔
سوال) دیاپتی سے جو انومان کرنا بتلایا وہ صحیح نہین کیونکہ دھوئین اور آگ کو معلوم کر کے
دور سے دھول کو دھوان معلوم کر کے اوس سے آگ کے ہونیکا انومان ہوتا ہی جو
غلط ہی
جواب) جبتک لنگ یعنی نشان کا صحیح علم ہو تو اوسکے ذریعہ سے جو انومان کیا جاتا ہے
وہ انومان ہی نہین کہلا سکتا کیونکہ لنگ کے صحیح گیان سے ویاپتی یعنی تعلق کے ذریعہ
سے انومان کرنا بتلایا اگر لنگ کا صحیح گیان ہی نہین تو وہ انومان کسطرح کہلا سکتا ہی
یا ویاپتی یعنے صحیح تعلق معلوم نہین ہوا تو بھی اوسکو انومان نہین کہ سکتے اسواسطے انومان
سے انومان کے پرمان ہونے مین کوئی دوش نہین آتا۔
سوال) جہان دھوئین وغیرہ کا گذشتہ یا مستقبل کا علم ہو وہان کسطرح انومان ہوگا
جواب) اوس جگہ سادھیہ یعنے زیر بحث آگ کا بھی ماضی و مستقبل ہونیکا انومان
ہونے سے ایسا ہونا ممکن ہے۔
سوال) جہان کسی رکاوٹ سے دھوئین وغیرہ کا حال ماضی و مستقبل معلوم نہو وہان
کس طرح انومان ہوگا۔
جواب) وہان انومان ہی نہین کیونکہ وہان سادھیہ یعنی زیر بحث کی ہستی مین ہی [illegible]
سوال) آگا پیچھا وچار کرنے سے دوپہر کے وقت جو دھوئین کا تنک ہوتا ہی اوس
مین انومان کسطرح ہوگا۔
جواب) اوسی دن کے دھوئین سے اوسی دن کی اگنی کا انومان کرنا ایسے ہی ویاپتی
یعنے تعلق ہے۔ اسطرح کے اور بھی اعتراض ہو سکتے ہین لیکن یا تو ویاپتی یا لنگ گیان

مین دوش ہونیکی حالت مین ہی انومان مین خرابی آسکتی ہے۔ وہ انومان ہی نہین سوائے
انومان کے گیان کے صحیح ہونے مین کوئی شک نہین۔

سوال، حسب ذیل مثالون سے دیاپتی یعنی مقررہ تعلق ہے لیکن اس سے انومان نہین
ہوتا جیسے چاند کے چڑھنے سے سمندر کی کلا مین زیادتی جل کے سبب اگست ستارے
کا ظاہر ہونا پھولون کے پرکاش سے چاند چڑھنے کا چودہ تارون کے نکلنے سے دوسرے
چودہ ستارون کے چھپنے کا رس سے روپ کا یا خاص قسم کے روپ سے خاص قسم کے
رس کا انومان رس سے کیا جاتا ہے۔

جواب، प्रस्येदं कार्य्ये कारणं सम्बन्धश्चावय
वाद्भवति ॥२॥

(ارتھ) اس دھوئین وغیرہ سادھنون سے اگنی وغیرہ سادھیہ کا یا اگنی وغیرہ دیاپک
اشیا مین جو دیاپیہ دھوان وغیرہ ہین ایسے موقعہ پر صرف محاطہ کی خاصیت ہی ضروری
ہے کارن کاریہ کا تعلق ضروری نہین اس خیال کو دور کرنیکے واسطے پہلی سوتر مین لکھے
ہوئے علت و معلول کے تعلق کو بھی اس سوتر مین بیان کیا اس تعلق کو بطور نمونہ پیش کرنے
سے اور قسم کے تعلق بھی شامل ہو جاتے ہین سمبندھ لفظ سے محسوس کرنے یا پکڑنے والا
مراد ہے اور وہ تعلق کس سے معلوم کرنا چاہیئے اسکے متعلق بتلایا کہ اودیہ یعنے کسی ایک جز سے
کل کے تعلق کو ہی معلوم کرکے انومان ہو سکتا ہے۔ اور جو محاطہ کی خاصیت والا ہی اوسکا
مطلب یہ ہی کہ جسکا کسی کے ساتھ ذاتی تعلق ہو وہ ہی محاطہ کی خاصیت والا ہو سکتا۔
یہ محاطہ کی خاصیت دو قسم کی ہوتی ہی ایک سوبھاوک یعنی ذاتی خاصہ دوسرا نیمتک یعنے
عارضی صفت۔ وہ کسی کسی پرتیکش مین سادھیہ مین محیط ہونے سے یقین ہونیسے اور کسی
کسی موقعہ پر سادھن سے محیط کی خاصیت یقین ہونے سے لیکن پرتیکش کی خلاف جو اشیا
اندری یعنے حواسون سے محسوس ہونے قابل نہین اور پرمانون سے ثابت ہین جنکی ہستی

مین انکار کی گنجایش نہین اونکی چار حالتین ہین۔ کوئی کوئی سادھیہ ور سادھن دونون
مین ویاپک یعنی محیط ہین اور کوئی کوئی دونون مین محیط نہین ہین اور کوئی صرف سادھن
یعنی سبب مین محیط اور کوئی سادھیہ یعنے سبب یا زیر بحث مین محیط ہی اونمین سو پہلا سادھن
مین ویاپک ہونے سے اور دوسرا سادھیہ یعنی زیر بحث مین نہ موجود ہونے سے چوتھا سادھن
مین ویاپک ہونے سے یہ تو عارضی نہین بلکہ ذاتی صفات یقین کرنی چاہئے۔ تیسرے مین
بھی ویاپک یعنی محیط کی صرف اوسی مین ویاپک ہونا ممکن نہونے سے دوسرے کا صرف اوسمین محیط
ہونا کسطرح ہو سکتا یہان اس ترک یعنی اعتراض پر غور کرنا چاہئے۔ جسکے ذاتی خاصہ ور عارضی
صفات ہوتے ہین لایل برابر ہون یا نفع نقصان یکسان ہوا وسے ذاتی خاصہ سو بھاوک گن
ہی خیال کرنا چاہئے۔ اسمین کس قسم کی اُپادھی ہو گی اس قسم کی بلا ثبوت شنکا جو ہر ایک
نیک کام کے کرنے اور برے کام سے باز رہنے مین رکاوٹ ڈالنے والی ہی ہو اسواسطے
جس صفت کا موصوف کی بعد آغاز ہو وہ عارضی جو صفت موصوف کے ساتھ انادی ہو وہ ذاتی
یعنے سو بھاوک ہی۔ اب ویاپتی یعنے تعلق اور عارضی صفت کی تعریف کرکے اب بتلاتے ہین کہ
انومان دو قسم کا ہے ایک سوارتھ دوسرا پرارتھ۔

سوال) سوارتھ انومان کیا ہے۔

جواب) جو آپ ہی ویاپتی اور پکش اور صفت سے تحقیقات کرنے سے جو انومان ہوتا ہے
وہ سوارتھ انومان ہے۔

سوال) پرارتھ انومان کسے کہتے ہین۔

جواب) جو دوسرے سے پریری ہو کر نیائے سے پیدا شدہ ویاپتی کے گیان سے
یعنی نیائے کے بتلائے ہوے پانچ ادیب یعنی انومان کے انگون سے انومان کیا جاتا ہے
وہ پرارتھ انومان ہے۔

سوال) نیائے کی تبلائے ہوئے انومان کے پانچ انگ یعنے جز کونسے ہین۔

جواب۔ اول پرتگیا یعنے دعوےٰ دوسرے ہیتو یعنے دلیل دعوےٰ تیسرے اودہرن یعنے
مثال دعوےٰ۔ چوتھے اوپنی جہان دلیل کو دعوے مین ثابت کیا جاوے۔ پانچوین
نگمن جسمین دعوے کی دلیل کی موجودگی کو دکھلا کر دعوے کی ثابت کرنیکا نتیجہ نکالدیا جاتا ہے
جیسے کہا کہ شبد یعنے کلام انتیہ یعنے ممکن الوجود ہے یہ دعوےٰ اب اسکی دلیل پیش کرتا ہے
کہ پیدا شدہ ہونے سے مثال دی کہ جسطرح گھڑا پیدا شدہ ہونے سے فانی اور انتیہ ہے
کیونکہ دنیا مین جو جو اشیاء پیدا شدہ ہین سب انتیہ ہین کوئی بھی پیدا شدہ چیز نتیہ
نہین کیونکہ ایک کنارے والا دریا کسی نے نہین دیکھا اسواسطے جسکا آغاز ہی اوسکا
انجام بھی ہے اسواسطے جو جو پیدا شدہ ہی سب ہی انتیہ یعنی فانی یا ممکن الوجود ہے
یعنے پینی ہوگیا۔ اب نگمن دکھلاتے ہین۔ چونکہ ہر ایک پیدا شدہ شے مین انتیہ پن رہتا ہے
اور یہ پیدا شدہ ہے اسواسطے یہ بھی انتیہ ہی ہے۔ اس طرح پر جو اوبیون سے
انومان کیا جاتا ہے وہ پرارتھ انومان کہلاتا ہے۔ اور اسکی تحقیقات مین بھی باد۔
جلپ۔ وتنڈا تین قسم کا شاستر ارتھ ہوتا ہی باقی پرمانون کو اوسی مین شامل ثابت کرنے
کے واسطے دوسرے مضمون کو شروع کرتے ہین۔

एतेनशब्दं व्याख्यातम् ॥२॥

ارتھ جو شبد یعنے کلام کے ذریعہ گیان پیدا ہوتا ہے جو نیائے وغیرہ شاسترون مین آپت
اپدیش مراد کہکر کہا ہے وہ بھی اسی انومان مین شامل ہے کیونکہ لنگیک شبد کے
اندر آجاتا ہے جسطرح انومان پرمان ویاپتی گرہ یعنے تعلق کے معلوم ہونے سے ہی ہوتا ہے
بلا تعلق کو معلوم کئے نہین ہوسکتا ایسے ہی شبد پرمان بھی شکتی گرہ یعنے لفظ اور معنون کے
تعلق کے معلوم ہونے سے ہی ثابت ہوتا ہے اسکے بغیر نہین ہوسکتا کیونکہ جب شبد کا ارتھ
سے تعلق معلوم ہوجاتا ہے تب ہی اوس شبد سے وہ ارتھ معلوم ہوتا ہے جس طرح انومان
دو طرح کا بیان کیا گیا ہے ایسے ہی شبد اور ارتھ کا تعلق بھی دو ہی طرح سے لیا جاتا ہے

ایک شبد کے اندر جو ارتھ کو ظاہر کرنیوالی شکتی رہتی ہی دوسرے لکشنا اور ویخنا وغیرہ نت۔ جیسے پہلے کسی نے دھوئین کے ساتھ آگ کا تعلق رسوئی گھر مین دیکھا ہو تب ہی وہ دور سے دھوئین کو دیکھکر آگ کے ہونیکا انومان کرسکتا ہے ایسے ہی جیسے شبد اور ارتھ کا تعلق پہلے گرو سے معلوم کرلیا ہے وہی اوس شبد سے ٹھیک ارتھ کو معلوم کرسکتا ہے اسکے بغیر کوئی نہین کرسکتا جسطرح ویاپتی یعنی تعلق کے ٹھیک ٹھیک معلوم ہونے پر اور لنگ یعنی نشان کے صاف گیان ہونے پر ہی صحیح انومان ہوسکتا ہی ایسے ہی شبد اور ارتھ کا ٹھیک ٹھیک شکتی گرہ یعنے تعلق معلوم ہونے پر ہی لفظون کا صحیح مطلب معلوم ہوسکتا ہے اسکے خلاف حالتون مین نہین ہوسکتا۔

سوال) بہت حالتون مین ایک ہی کلام کا مطلب لوگ مختلف سمجھتے ہین لیکن انومان کے اندر ویسا ممکن نہین۔

جواب) کلام مرکب ہے الفاظ سے اگر الفاظ کے ٹھیک ٹھیک معنون کے سمجھنے مین کسی قسم کی خرابی عاید ہوجاوے تو اوسکا مطلب دوسرا ہوجائیگا لیکن جو لوگ لفظون کے معنے اور اونکے تعلق سب کو ٹھیک ٹھیک سمجھتے ہین ونکے سمجھنے مین اختلاف نہین ہوتا اسی طرح انومان مین پانچ ادیون کے غلط استعمال سے انومان غلط ہوسکتا ہی ایک صحیح اور کئی قسم کے غلط ملکر انومان سے بھی مختلف نتائج نکل سکتے ہین۔

سوال) کلام کا جز لفظ تو کئی ارتھون کے ساتھ تعلق رکھتا ہی جیسے سیندھو لفظ گھوڑے اور نمک کو ظاہر کرتا ہے لیکن انومان مین دو مختلف تعلقات نہین ہوتے اس واسطے انومان کے ساتھ شبد کا مقابلہ ٹھیک نہین۔

جواب) جسطرح شبد کا ارتھ معلوم ہوتا ہے اسیطرح انومان جس پرتگیش سے ویاپتی یعنی تعلق کو معلوم کرکے اوس پرتگیش کے اندر ویاپتی کرتے وقت کسی قسم کا دوش ہونے سے مثلاً جسطرح ایک شبد کے دو ارتھ ہونے پر بھی پرکرن یعنی موقعہ کو بچانے کو واسطے

کسی قسم کا نقص پیدا ہی نہین کرتے کیونکہ وہ موقع سے صحیح ارتھ کو معلوم کر لیتا ہے موقعہ کو نہ جاننے والا ہی بھرم مین پڑتا ہی ایسے پرتیکش مین روشنی کی کمی سے ایک ہی رسّی پانی کی دھار، سانپ، ڈنڈا اور رسی چار چیزون کو ظاہر کرتی ہے جیسے چار آدمی چار مختلف نتیجہ نکالتے ہین جسنے اوسکو سانپ خیال کیا ہے وہ اوس سے خوف کھاتا ہی اور جسنے اوسے پیشاب کی دھار سمجھا ہی وہ گندہ خیال کر کے ہٹکر چلتا ہی اور جسنے ڈنڈا خیال کیا ہے وہ اُٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے جسنے رسی خیال کیا ہے وہ اس خیال سے الگ پھینک دیتا ہی کہ کوئی سانپ سمجھکر خوف سے تکلیف نپاے جسطرح اگیانی آدمی ایک شبد کو دو ارتھ ہونے سے شک مین پڑ سکتا ہے اسیطرح اگیانی پرتیکش اور انومان سے بھی غلط نتایج پیدا کر سکتا ہے۔

سوال، لکشنا وغیرہ کا استعمال کس موقعہ پر ہو جس سے شبد کا گیان صحیح ہو سکے۔

جواب، یہان آکانکشا یعنی ضرورت اور یوگیتا یعنے لیاقت اور آستی وغیرہ موجود ہون وہین لکشنا ہو سکتی ہے۔

سوال، جو پہلے لفظ اور ارتھ یعنی معنون کا تعلق بتلایا وہ ناقص ہی کیونکہ لفظ اور معنون مین سنسرگ یعنے میل نہین اور شبد اور ارتھ کا صرف نیت کیا ہوا تعلق پہلے ثابت کر چکے ہین۔

جواب، جسطرح کارن کاریہ وغیرہ کے تعلقات بھی نیا مین پیدا ہوتے ہین ایسے ہی شبد اور ارتھ کا تعلق بھی ایشر کے مقررہ نیم سے ہوتا ہی یہہ پہلے ثابت کر چکے ہین اسواسطے جسطرح کاریہ کارن سے انومان ناقص نہین ایسے ہی شبد خیال کر لو۔

سوال، بعض لوگ لکشنا وغیرہ کو جو مطلب وغیرہ کے حل کرنے کی واسطے شبدون کے ارتھ مین استعمال ہوتی ہین اپرمان کہتے ہین۔

جواب، لکشنا وغیرہ دو قسم سے ہو سکتی ہین ایک ضرورت کی وقت جب لفظون سے

کہنے والے کا مطلب سمجھ مین نہ آتا ہو دوسرے اپنے مطلب کو پورا کرنیکے واسطے کھینچ تان
کر کہنے والے کے مطلب کو بگاڑنے کے لئے انمین سے اول تو شاستر کے موافق ہونے
اور سرشٹی مین برابر جایز مانی جانی سے پرمان ہے اور جو ناجایز کہی جاتی ہو اوسکی اپرمان
ہونے سے جو در حقیقت لکشنا ہے نہین کوئی ہانی نہین۔

سوال) کیا لکشنا وغیرہ دوسرے گیان کو پیدا نہین کرتین۔

جواب) لکشنا سے صرف کہنے والے کے مطلب کا سمرن یعنے یادگاری ہوتی ہے
کوئی نیا ارتھ پیدا نہین ہوتا۔ جیسے کسی نے کہا کہ جب سنکھ بجے تب تم چلے جانا یا جسوقت
مین انگلی اوٹھے تب تم اسکو سزا دینا۔ اب سنکھ بجنے سے اوسکو شبد کے ارتھ سے
کوئی پتہ نہین لگا جو پہلے اوپدیش کیا گیا تھا وہی یاد آگیا جسپر اوسنے عمل کیا ایسے
ہی انگلی اوٹھانے سے کوئی نیا علم پیدا نہین ہوا بلکہ پورانا بتلایا ہوا یاد آگیا ہے
اسیطرح خیال کرلینا چاہیئے کہ شبد یعنے کلام اور لنگ یعنے نشان صرف پہلی تعلق کو یاد
کرا کر اوسکی ہستی کا اظہار کرتے ہین کسی نئے ارتھ کو نہین بتلاتے اسواسطے شبد پرمان
انومان کے اندر ہی شامل ہے۔

سوال) شبد کیسے لنگ ہوسکتا ہے شبد کا ارتھ کہنے والا ہونے سے اور لنگ
یعنی نشان سے علیحدہ ہونے سے۔

جواب) हेतुरपदेशो लिङ्ग· प्रमाणंकरण
मित्यनर्थान्तरम्॥४॥

ارتھ) جس سے ارتھ یعنے مطلب کو کہہ دین یا جتلا وین وہ اپدیش کہلاتا اور وہ
ہیتو یعنی سبب اور لنگ یعنے نشان کا مرادف ہی ہو نشان کے طریق سے پرمایعنے صحیح
علم کے سبب کو ہی پرمان کہتے ہین اسیطرح کرن یعنی اوزار یا سبب کو انومان کرتے ہین
لنگ یعنی نشان یا لکشن کا مرادف ہی خیال کرنا چاہیئے دونوہی کا کرن یعنی سبب

یا ہتو سے گیان ہوتا ہے کچھ تعلق کے سبب سے جو اندری اور ارتھ کا میل ہوتا اوس سے ویاپتی یعنے تعلق معلوم کرکے کیا جاتا اور کچھ جہان ایک کے بغیر دوسرا نہو سکے اس نیم کی بل کیا جاتا ہے۔

سوال) جبکہ شبد یعنی کلام کا نہ تو مطلب سے میل ہی اور نہ ہی ایسا تعلق ہی کہ جہان ایک کے بغیر دوسرا نہ رہ سکتا ہو۔ اس حالت مین شبد ارتھ کا کسطرح اظہار کرسکتا ہے

جواب) چونکہ پہلے ثابت کرچکے ہین کہ شبد کا ارتھ سے سنکیت یعنی بندھے ہوے نیم سے تعلق ہے اسواسطے شبد سے اوس ارتھ کا اظہار ہوجاتا ہی۔

سوال) سنکیت سے بھی شبد ارتھ کو ظاہر نہین کرسکتا کیونکہ سنکیت ید کے ارتھ مین ہے نہ کہ تعلق مین سنکیت ہی اگر کہو تعلق مین بھی سنکیت ہی تو بھی نہین کیونکہ تعلق انیک قسم کا ہونے سے سنکیت کا جو وشئے ہے اوسکی ہستی کے ٹھیک علم نہوتے سے۔ اگر کہو لفظ اور معنون کے سنکیت کے سبب سے جملون کا ارتھ بھی معلوم ہوتا ہے تو یہ بھی نہین کیونکہ دوسرے کی سنکیت سے دوسرے کی موجودگی سے اتی پرسکتی دوش ہوتا ہے یعنے قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب) چونکہ واکیہ یعنے جملہ لفظون کا مجموعہ ہی اور مجموعہ مین وہی صفات ہوتی ہین جو اوسکے اجزا مین ہوتی ہین اسواسطے لفظون کے ارتھ جاننے سے واکیہ کا ارتھ معلوم ہوجاتا ہے۔ اسواسطے شبد بھی ایک قسم کا لنگ ہے جس سے اوس ارتھ کا انومان ہوسکتا ہے اب اپمان وغیرہ باقی پرمانون کو بھی انومان مین داخل کرتے ہین۔

अस्येदमितिबुद्ध्यपेक्षितत्वात् ॥५॥

ارتھ) اوپمان ارتھاپتی ابھاو یہ سو ترمین باقی ہین۔ اس ویاپک کا یہ ویاپیہ ہی اس قسم کی جو بدّھی ہے وہ پیدا کرنے والے کی ضرورت رکھتی ہی جسکی وہ ضرورت رکھتی ہی اوسکی ہستی کو اوسکی لئے ضروری کہتے ہین اسکا یہ کارن ہے ——

یا کار یہ ہے اس گیان یا تعلق کی ضرورت رکھنے والے ہونے سے یہ چار دلان
پرمان انومان کے اندر آجاتے ہین۔ ایحین سے او پمان تو شبد کی رہیسے انومان
ہی سے ہے جیسے گو کے مشابہ نیل گاے ہوتی ہے کسی جنگلی آدمی نے شہر والے کہا کہ جیسے
گئو ہوتی ہے ویسی ہی نیل گاے ہوتی ہے اور یہ ہم مخزن ہو نیکے سبب اس لفظ کے
سننے کے بعد جنگل مین گیا اور اوس قسم کے جسم کو دیکھکر خیال ہوا کہ یہی نیل گا
شبد کا ارتھ ہے یعنے نیل گاے ہو یقین پیدا ہوا اوس لفظ کے سننے کی وقت نیل گا
کی نوعیت پر درتی کا سبب نہ جانا اس سے کسطرح نام کی تقسیم ہو جواب یہ ہے
لکشنا سے اوسکی پرتیتی یعنی محسوس ہونا ممکن ہونے سے گیان کو موافق نیل گا ہی۔
سوال جب کلام مین انوسے سے ارتھ نہ نکلتا ہو تب لکشنا ہو سکتی ہے جہان
ارتھ نکلتا ہے وہان کسطرح لکشنا ہوگی۔
جواب مطلب کی صاف طور پر نہ نکلنے سے کیونکہ سمجھدار کے واسطے گئو کی موافق صفات
کا درشن کو بغیر سمجھنا لکشنا ہی سے ہو سکتا ہے۔ خواہ یہ سمجھو کہ نیل گاے شبد نیل گا
کو بتلانے والا ہے کسی دوسرے کے واسطے استعمال نہ کرنے سے دو دوان بزرگون نے اوسکا
استعمال کیا ہے اس سے یعنی کہ دوسری جگہ استعمال نہ کرنے سے جو شبد جس ترتیب پر
دو دوان بزرگون نے استعمال کیا ہے وہ اوسی کا واچک ہے یعنی اوس لفظ کو وہی
معنے ہین جیسے گاے شبد کو جو لفظ انومان سے جدا کرنے سے علیحدہ اور کچھ
موافقت والا معلوم ہوتا ہے دلیل ہی سے کہ جیسے اپمان کی مد مین کہا ہو وہ اچھا
اور وہ انومان پرمان کے اندر آ ہی جاتا ہے اسکی زیادہ بحث انومان ہو تو مین دیکھنی
چاہیے ارتھاپتی پرمان بھی انومان ہی ہے جیسے کہتے ہین کہ دیودت دن کو نہین کھاتا لیکن موٹا ہے
اس سے پتہ لگتا ہے کہ رات کو کھاتا ہے کیونکہ موٹا ہونا بلا کھانے ممکن ہی نہین جسم
کے کل اویب دل سے بنتے ہین جز کل کے بغیر جسم بن جز اترتی کر ہی نہین سکتے اور

بلا انجرا سکے نرش یا سکی جسم موٹا ہو ہی نہیں سکتا جب دن کو کھانیکا نشید کیا یعنے
بتلایا کہ دن کو نہین کہاتا تو صاف انومان ہوجاتا ہے کہ رات کو کھاتا ہے۔

سوال ۱) یہان کس قسم کا انومان ہوگا۔

جواب ۱) یہان انومت انومان یعنے انومان سے پیدا ہونیوالا انومان ہوگا۔ یعنے
پہلے تو یہ یقین کرنا ہوگا کہ بلا کہائے موٹا نہین ہوسکتا۔ پھر جب معلوم ہوگیا کہ کھانے سے
موٹا ہوتا ہے تو دن کو کہانے کا نشیدھ ہونے سے رات کو کھانا ثابت ہوجاویگا کیونکہ
بغیر کھائے موٹا ہونا ناممکن ہے۔ سمبھو پرمان بھی انومان ہی ہے جیسے کہین کہ ممکن ہے کہ من
مین سیر رہتا ہے اور سیر مین چھٹانک رہتی ہے ایسے ہی ہزار مین سو کا ہونا ممکن ہے۔

سوال اگر سمبھو کو انومان مانا جاوے تو براہمن مین ودیا ممکن ہے اور کشتری مین
بہادری ممکن ہے اس سے ہر ایک براہمن ودوان اور ہر ایک کشتری بہادر ہونا
چاہیے جو نہین ہوتا اس سے انومان غلط ہوگیا۔

جواب ۱) یہ سمبھو پرمان ہی نہین کیونکہ کسی تعلق سے یقین کرانیوالا نہین۔ ابھاو
بھی کوئی علیحدہ پرمان نہین وہ بھی انومان ہی ہے۔ کارن کے کاریہ کی ہستی کی انومان کیطرح
کارن کے ابھاو یعنے نفی سے کاریہ کا ابھاو یعنے نفی کا انومان ہوجائیگا کیونکہ آپس
ویاپتی یعنے تعلق کا پیدا ہونا صحیح ہے کیونکہ جسطرح کارن کی ہستی کاریہ کی ہستی کی پیدا
ہونیکا سبب ہے ایسے ہی کارن کی نفی کاریہ کے نفی کا سبب ہے اسواسطے ابھاو یہان
انومان کے اندر ہی خیال کرنا چاہیے۔ علیحدہ پرمان سمجھنا فضول ہے۔ بھیڑ کی خیال
مین بھوتل یعنے سطح زمین پر ابھاو یعنی نفی کو محسوس کرنیوالا پرمان انوپ لمبہ نامی ہے
وہ کہین پرتیکش کے اندر آجاتا ہے کہین انومان کے آنکھ وغیرہ اندریون سے ہی
ابھاو یعنی نفی کے معلوم ہونے سے اندریون کا محسوس کرنیوالا ہونا قابل ترک نہیں
یعنی اسکو چھوڑنا نہ چاہیے کیونکہ اندری ابھاو تک محسوس کرسکتی ہین۔ ۔۔

دا ہیتیہ، پرمان جسکی تعریف یہ ہے کہ جسکو ہم نہین جانتے بلکہ دوسرے مورخون کی
تحریر سے اُسکا پتہ لگتا ہے یہ شبد پرمان کے اندر ہونے سے انومان ہی ہی کیونکہ شبد مین
جو پورا کلیا رتھ باد کے اندر آیا ہی وہ اتھاس کا دوسرا نام ہی ہی کیونکہ اگر وہ غلط نہین تو
شبد پرمان کی اندر شامل ہوتی سو انومان ہی ہی اگر غلط ہے تو پرمان ہی نہین اسواسطے صاف
ثابت ہوگیا کہ صرف پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان ہین انہی سے سب کام چل سکتے ہین۔
انومان پرمان کی تشریح کرکے اب دوسرے مضمون کو شروع کرتے ہین۔

आत्ममनसोः संयोगविशेषात्संस्काराच्चस्मृतिः ॥ ६ ॥

ارتھ) آتما یعنی جیو آتما اور من کے خاص قسم کے تعلق اور سنسکار و تجے ہونیسے
سمرتی پیدا ہوتی ہے یعنی سمرتی جو ودیا کی ایک قسم تبلا چکے ہین اُسکا سمبا کارن تو
آتما ہے اور آتما اور من کا خاص قسم کا تعلق اسمباے کارن ہین اور سنسکار نمت
کارن ہین اور لفظ چہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسکا پہلے کرم کرتے ہوے انوبھو یعنی علم ہوچکا ہے
اوسکی سمرتی ہوتی ہے اگر انوبھو یتھارتھ یعنی صحیح علم ہوا ہے تو اسکے سنسکار سے صحیح
سمرتی ہوگی اگر غلط علم ہوا ہے تو اُسکے سنسکار سے سمرتی بھی غلط ہوگی جیسے رسی مین
سانپ خیال کرنیکے دوارا ہی اوسکی ویسی ہی سمرتی ہوگی یہ نہین کہ سمرتی صحیح ہوجاوے
کیونکہ اُسکا اظہار سنسکار پر منحصر ہے وہ کسی حالت مین سنسکار کے خلاف نہین
ہوسکتی اسیواسطے پرشست دیو جی نے اپنی بھاشیہ مین کہا ہے یعنی نشان اور درشن
خواہش کے دوبارہ یاد کرنے سے جو آتما کا من سے سنیوگ ہوتا ہی وہی وشیش
سنیوگ یعنی خاص قسم کا تعلق ہے بہت دفعہ بار بار خواہش سے پیدا شدہ گیان سے
جو سنسکار پیدا ہوا ہی دیکھے سنے یا محسوس کیے ہوے پدارتھون مین جو دوبارہ یاد کرنیکے
سبب خواہش ونفرت مین اون سے جو گذرے ہوے وشیے کا خیال ہی وہ سمرتی کہلاتی
ہے آرش گیان سوترکار نے الگ تبلایا ہے وہ یوگی پرتیکش کے اندر آجاتا ہی اوسکو

اوسی موقعہ پر تبلا دیا ہے۔ جیسے کہ جن رشیون پرویدپرکاش ہوا ماضی مستقبل اور زمانہ حال کی اور اندریون سے محسوس ہونیکے نا قابل دہرم وغیرہ مین جسکا ذکر بہت سی پستکون مین ہی لینگ غیرہ کی ضرورت نہ کا جوآتما اور من کے سنیوگ سے خاصکر دہرم کی زیادتی سے من کے شدہ ہونیکے سبب گیان پیدا ہوتا ہی وہ آرش گیان ہے یہان تک چارون قسم کی ودیا کی تشریح کرکے اب اودیا کی تشریح کرتے ہین شکیہ علم اور غلط کا حسب موقعہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ اب سوپن یعنی خواب کا ذکر کرتے ہین

سوال، سوپن کیسے ہوتا ہے۔

जवाब، **तथास्वप्नः ॥७॥**

ارتھ، جسطرح آتما اور من کے خاص قسم کے سنیوگ ور سنسکار سی سمرتی ہوتی ہی اوسی طرح سوپن ہوتا ہے جب اندری یعنی حواس بیرونی تعلق کو چھوڑدیں اور من بھی اپنے تعلق کو اشیاے بیرونی سی ہٹا کر اندر چلا جاوے اسوقت جو اندری اور من سے گیان ہوتا ہے وہ سوپن ہی اور یہ تین قسم کا ہے اول سنسکار کی زیادتی سے یا سوتے وقت کام کرودہ غیرہ جس قسم کے خیال کرتا ہوا سوتا ہی اسکا اوس حالت مین بھی پرتیکش کی شکل کا گیان ہوتا ہی دوسرے جو پوران غیرہ کی سننے کے سنسکارون کے سبب پیدا ہوتا ہی جیسے کرن اور ارجن کا یہ جنگ ہو رہا ہی تیسرے خلطون کی خرابی سے جو پیدا ہوتا ہی وہان بادی کے دوش سی آکاش مین اوڑنا زمین کی سیر کرنا شیر وغیرہ کے خوف سی بھاگنا وغیرہ دیکھتا ہے اور گرمی کی خرابی کے سبب آگ مین کودنا آگ کی ملا کو پکڑنا سونے کے پہاڑ بجلی کی بیل دراانگارے اور ستارون کا دشاؤن کو جلنا وغیرہ دیکھتا ہی اور بلغم کی خرابی سے سمندر سے پار ہونا دریا مین نہانا پانی کا موسلا دھار برسنا اور چاندی کی پہاڑ وغیرہ دیکھتا ہی علاوہ انکی پور ب جنم کی کرمون کے پھل سی بھی سوپن ہوتا ہی یعنی پہلے جنم کے محسوس کئے ہوے دشی جنکا من پر فوٹو کھنچ رہا ہی اون سے جو گیان

پیدا ہوتا ہی اوسمین پورب جنم کے دھرم سے شبھ یعنے سکھ دینے والا دیکھتا ہی ہاتھی
کی سواری پہاڑ سے عبور کرنا سر پر تاج کا رکھا جانا کھیر کا کھانا راج کا بھوگ کرنا وغیرہ
ادھرم سے دکھ دینے والا جیسے تیل کا بدن پر ملنا اونٹ کی سواری اندھے کنوئیں مین گرنا
مین اشنان کرنا۔ اپنا بیاہ وغیرہ دیکھنا اس قسم کا سوپن گیان پیدا ہوتا ہی یہ سب تینون
قسم کے سوپنون کا ملا ہوا بھی جاننا۔

سوال، جو گیان سوپن مین سوپن کے جاننے ہوئے پدارتھون کا سمرتی روپ پیدا ہوتا ہے
اوسمین سوپن کی نوعیت تو ہے نہین سوپن کے انوبھو روپ نہین ہے اوسکی پیدائش
کس سبب سے ہوتی ہے۔

स्वप्नान्तिकम् ॥८॥

ارتھ، جسطرح آتما اور من کے خاص قسم کے تعلق سے سوپن یعنی خواب پیدا ہوتا ہی اوسی طرح
ہی سوپن کے اندر دوسرا سوپن پیدا ہوجاتا ہے اسمین صرف اسقدر زیادتی ہی کہ سوپن
کا گیان تو پہلے محسوس کئے ہوئے سنسکار کے سبب سے پیدا ہوتا ہی لیکن سوپن مین جو
سوپن پیدا ہوتا ہے وہ اوسوقت کی محسوس کئے ہوئے گیان کے سنسکارون سی پیدا
ہوتا ہے یہ پرشست دیو آچاریہ جی نے بھی کہا ہی کہ پچھلے گیان کے محسوس کرنے سی ہی
سمرتی ہی سوپن ہی اور برتی لکھنے والے نے بھی کہا ہے محسوس کی ہوئی شئی جو من
محسوس کرتا ہے وہ سمرتی ہو تو سوپن گیان ہی اور سوپن کے درمیان مین جو تنگش طور
محسوس ہونے والا گیان ہے وہ سوپنانتک ہے۔
اب سوپن وغیرہ کا کارن تبلاتے ہین۔

धर्माच्च ॥९॥

ارتھ، مطلب یہ ہی کہ دھرم اور ادھرم کے سنسکارون سے ہی سوپن پیدا ہوتا ہی
جیسے دھرم کے سنسکارون سی سوپن ہوگا تو سکھ دینے والی پدارتھ نظر آئینگے جس

اسوقت مین سکھ محسوس کریگا جبا دھرم کے سنسکارون سے سوپن ہوگا تب خوفناک دکھ دینیے والی اشیا کو دیکھیگا جس سے دُکھ محسوس کریگا مطلب یہ ہی کہ جس قسم کے فو[ر] اندریون کے ذریعہ سے من پراوترسے ہین اونھین کی دیکھنے کا نام سوپن ہے اور اگر وہ نیک کرمون کے ہین تو سکھ پیدا کرینگے اگر پاپ کرمون کی ہین تو دُکھ دینگے۔

سوال) اودیا کی پیدائش کا سبب کیا ہے۔

جواب) इन्द्रियदोषात् संस्कारदोषाच्च विद्या ॥१०॥

(ارتھ) اودیا یعنی اولٹا گیان دو طرح سے پیدا ہوتا ہے ایک اندری مین کسی قسم کی خرابی آنے سے اور اندری کے سہایک مین خرابی آنے سے بھی اودیا پیدا ہوتی ہے جیسے تھوڑی روشنی مین جہان اندھیرا زیادہ ہو تو رسی مین سانپ کا گیان ہو جاتا ہے ایسے اور بھی اندریون کے معاونون کی ضرورت سے زیادہ یا کم مدد ملنے کی سبب اولٹا گیان پیدا ہوتا دوسرے سنسکار یعنی عادت کی سبب بھی اولٹا گیان ہو جاتا ہے جیسے عام طور پر سنکھیا یا افیون مہلک اشیا ہین لیکن جنکو عادت ہو گئی ہے وہ انکو اپنی زندگی کا سبب سمجھتے ہین اسیطرح سے اور موقعو نپر بھی خیال کر لینا کہ ہر قسم کی اودیا اندری اور سنسکار کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہے۔

سوال) اودیا کی تعریف یا لکشن کیا ہے۔

جواب) तद्दुष्टज्ञानम् ॥११॥

(ارتھ) وہ اودیا دوش یعنی نقص والے گیان کا نام ہے مطلب یہ ہی کہ ناقص علم کو اودیا کہتے ہین یا اولٹے گیان کا نام اودیا ہے متغیر گیان یا اوزین اور کا گیان اسیطرح ہر قسم کے ناقص علم کا نام اودیا ہے۔

سوال) کیا اگیان یعنے گیان کا نہونا اودیا نہین۔

جواب) اگیان گیان کی نفی کا نام اودیا نہین بلکہ ناقص یا برعکس علم کا نام اودیا ہو اسیطرح

چار قسم کی اودیا تبلائی ۔ شکیہ علم اولٹا علم ۔ خواب کا علم ۔ غیر یقینی یا متغیر علم یہ سب اودیا مین شامل ہین ۔

سوال) ودیا کیا ہے ۔

अदुष्टं विद्या ॥१२॥

جواب)

ارتھ) دوش یعنے ہر قسم کے نقص سے مبرا علم کا نام ودیا ہے یعنے جس علم مین نہ تو کسی قسم کا اندریون کا دوش سبب ہوا ورنہ ہی سنسکار سے پیدا شدہ کسی قسم کی خرابی ہو اوس علم کو ودیا کہتے ہین ۔ یعنی اصلیت مین جو چیز جیسی ہو وسکو ویسی قسم کا جان لینا ودیا ہے ۔

سوال) پرتیکش ور انومان سے علاوہ آرش گیان کو بھی علیحدہ پرمان خیال کرنا چاہیئے کیونکہ نہ تو وہ پرتیکش کے اندر آسکتا ہی نہین وہ اندری ورارتھ کی تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی انومان کے اندر ہے کیونکہ کسی قسم کی ویاپتی یعنی تعلق کو ثابت کئے بغیر پیدا ہونے سے اسواسطے وہ تیسرا پرمان ہے ۔

आर्षं सिद्धदर्शनं च धर्मेभ्यः ॥१३॥

ارتھ) جو گوتم آدی رشیون کا یوگ کے بل سے ماضی مستقبل کی متعلق گیان ہے وہ آرش یعنی رشیون کا گیان ہی اور جو سدھ لوگون کو دوربین اور انجن خورد بین وغیرہ سے جو باریک اور دور کی اشیا کا گیان ہی یعنے دور اور چھپی ہوئی باریک چیزون کا جو دیکھنا ہے یہ دونون قسم کا دھرم سے درحقیقت اصل گیان ثابت ہوتا ہی وہ یوگی کے پرتیکش اندر آجانے سے تیسرا پرمان نہین یہ برتی بتانے والے کہتے ہین آرش گیان جو بھی ودیا ہی ہو دو رشیون کو لوک مین ہوتی ہی اسیکا نام مانسک پرتیکش ہی یا تو من کے اندر جگیا سا رکھتے ہوی پرتیکش ہوتی ہی یا نیم وغیرہ سے کے ٹھیک طور پر دیکھنے سے لنگ یعنی نشان پیدا شدہ ہے پہلے کئے ہوے سنسکار ہی اسجگہ پر ویاپتی یعنی تعلق کا

علم ہین جسطرح پہلے سنسکارون سے بچھڑا اپنی مان کے تھنون سے دودہ چوسنے لگتا ہے اوسکو سکھلانے والا سوا ے پہلے سنسکارون کے کوئی نہین ہوتا —
پرشست پاد آچاریہ کہتے ہین کہ جو گیان خوردبین وغیرہ کی سبب سے سدھ لوگون کو ہوتا ہے وہ پرتیکش سے علاوہ اور قسم کا گیان نہین بلکہ پرتیکش ہی ہے اگر وہ سورج چاند وغیرہ کی گردشون کے سبب ہونیوالا ہی تو انومان ہے اسواسطے پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان ہین آرش گیان تیسرا پرمان نہین —

(وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ)

ادھیاے ۹ کا دوسرا آہنک ختم ہوا

وشیشک درشن معہ اُردو ترجمہ

ادھیاے دسوان آہنک پہلا۔

اب آتما کے گنون کا وچار کرنا دسوین ادھیاے کا مضمون ہی اور بہت سے لوگون کا یہ خیال ہے کہ سکھ کوئی شے نہین دُکھ کے نہونیکا نام ہی سکھ ہی اور بہت سے لوگ کہتے ہین کہ دکھ کوئی چیز نہین سکھ کے نہونے کا نام دکھ ہی اس قسم کی مختلف خیالون کو دور کرنیکے واسطے وچار کرتے ہین۔

इष्टानिष्टकारणविशेषाद्विरोधाच्चमिथः

सुखदुःखयोरर्थान्तरभावः ॥१॥

(ارتھ) سُکھ اور دُکھ دونون ایک دوسرے سی علیحدہ مختلف گن ہین کیونکہ سکھ تو اشٹ یعنی مفید کارن یعنی علت سی پیدا ہوتا یعنے جو مفید اشیا ہین اُنکے سنگ سے سُکھ پیدا ہوتا ہے اور جو مضر اشیا ہین اُنکے سنگ سے دُکھ پیدا ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ دونون کارن کے متضاد ہین یا الگ الگ ہین اور انہین در ودہ یعنے ضد ہے جہان دُکھ ہوگا وہان سکھ نہین ہوگا اور جیسے سکھ ہوگا اوسوقت دسے دُکھ نہین ایک وقت مین دونون کسی جگہ پر نہین رہتے اور لفظ چہ سے یہ بتلا دیا ہے کہ جسطرح انکی کارن الگ الگ ہین اسیطرح انکے کاریہ بھی الگ الگ ہین۔ جیسے سُکھی انسان کا چہرہ ترو تازہ اور آنکھین روشن اور جسم پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دُکھی انسان کا چہرہ ملین اور کرزردسا معلوم ہوتا ہے اوسیسے بھی انکا فرق معلوم ہوتا ہے یہ پرشست دیو آچاریہ نے بھی اپنے بھاشیہ مین کہا ہے جس سے چہرہ پر پھیلتا یعنے خوشی جھلکتی ہوئی محسوس ہو وہ سکھ ہی وہ چندن وغیرہ حسب خواہش وشیون کے حاصل ہونے سے یہ میرے لئی مفید ہی ایسا جاننے اور اندریون

کے تعلق سے دھرم وغیرہ کی ضرورت رکھتا ہوا آتما اور من کے سنیوگ یعنی تعلق سے جو چہرہ پر پھلتا یعنی خوشی کا پیدا کرنیوالا ہی وہ سکھ ہی اور جو گوتم جی نے اپنے نیائے درشن مین اس قسم کے سکھ کو بھی دکھ بتلایا ہی اُسکا مطلب صرف ویراگ پیدا کرتا ہے۔
سوال) ان سکھ دکھ کے جو آپسمین الگ الگ ہین گیان وغیرہ بھی الگ الگ ہونگے سمرتی کے انوبھو ہونے سے۔

संशयनिर्णयान्तराभावश्चज्ञानान्तरत्वेहेतुः॥२॥

جواب) ارتھ) شک دکھ مین الگ الگ گیان ہونیسے شک و تحقیقات سے علیحدگی کا سبب یا نسان ہی اسکا مطلب یہ ہی سکھ دکھ یا گیان ہو وہ شک روپ ہوگا یا تحقیقی ہوگا شک روپ نہین ہوسکتا کیونکہ اسکے واسطے دو قسم کا خیال ہونا ضروری ہی جیسے کہتے ہین کھمبا ہے یا آدمی ہے اور نہ ہی تحقیقی ہوگا کیونکہ وہ ایک ہی ہوتا ہے اسواسطے کہا ہی کہ جبتک خاصیت کی روکنے سے عام مین روکاوٹ ہی گیان مین دو ہی قسم کی خصوصیت ہی خواہ شکیہ ہو یا تحقیقی وہ دونون سکھ دکھ مین ہو نہین سکتے کیونکہ شکیہ اور یقینی گیان سکھ دکھ مین نہین ہوتا چہ لفظ سے بتلایا کہ انوبھی نہین ہوسکتا سکھ دکھ مین سکھی ہون یا دکھی ہون یہ من مین انوبھو ہوتا ہے ایسا انوبھو نہین ہوتا کہ مین سکھ کو جانتا ہون یا شک کرتا ہون یا یقین کرتا ہون۔ اسمین دوسرا فرق کرنیوالا بتلاتے ہین۔

तयोर्निष्पत्तिः प्रत्यक्षलैङ्गिकाभ्याम् ॥३॥

ارتھ) شک اور یقین کی پیدایش ان اشیا مین ہوتی ہی جو پرتیکش اور انومان سے ثابت ہون یہ سکھ دکھ دونون نہ تو پرتیکش کی سامگری یعنی اسباب سے پیدا ہوتے ہین نہ انومان سے پیدا ہوتے ہین یا لنگ یعنی انومان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین وشیون سے پیدا ہونیوالا سکھ چار قسم کا ہے اول منورتھ یعنے من مین بڑی بڑی امیدین پیدا کرنے سے جو سکھ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا ابھی مان جو اپنے کو دوسرون سے بڑا سمجھنے سے

پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے ابھیاس سے پیدا ہونیوالا ان تینون کا تو اندریون کے تعلق سے پیدا شدہ ہونا ممکن ہی نہین۔

سوال) اگر پہلے سکھ کو اندری اور ارتھ کے تعلق سے پیدا شدہ گیان مانین تو کیا نقص ہوگا۔

جواب) کاریہ یعنی معلول کے سبب کے ایک دیش یعنی جز سے ایک نوعیت کے پیدا ہونے سے یعنی کل اور جز ایک نوع نہین ورنہ دشا اور کال یعنی جگہ اور وقت جو ہر ایک کاریہ کے ساتھ کچھ تعلق رکھتے ہین سب کے ہم جنس ہوجائینگے جو محال ہی۔ کیا وہ سکھ جو اندریون کے تعلق سے پیدا نہین ہوتا سوکلپ یعنی جسمین شک باقی رہی ایسا ہوگا یا نروکلپ یعنے شک سے خالی ہوگا پہلا نہین

کیونکہ اندریون سی محسوس ہونیکے ناقابل ماننا پڑیگا دوسرا بھی نہین کیونکہ خاص اور خصوصیت کرکے دونون کے قابل اظہار نہونے سے۔ لیکن سکھ دکھ کے ضروری جاننے لایق ہونے سے اور گیان کے ضروری صحیح جاننے لایق ہونے سے انوستھا یعنی دور تسلسل ہوگا اور انومان ہوتا ہے یعنی لنگ سے ہی جانا جاتا ہی سکھ دکھ ایسے بھی نہین۔ برتی کاریہ کہتے ہین کہ گیان اور سکھ کی پیدایش پرتیکش اور انومان سی یعنے پرتیکش اور انومان دیاکھیان سے ظاہر کیگئی ہے پرتیکش گیان اندری یعنی حواسون سے پیدا ہوتا ہی انومان لنگ یعنے نشان سے ہوتا ہے سکھ دکھ ایسے نہین ہین۔

انومان سے ہونیوالے گیان اور سکھ وغیرہ کی اقسام کی تفریق مین ایک اور تفریق تبلاتے ہین

अभूदित्यपि ॥४॥

ارتھ ا جسطرح انومان کی وشئے مین ماضی اور مستقبل کا استعمال ہوتا ہے ایسا سکھ وغیرہ مین نہین ہوتا جیسے کہا جاتا ہی کہ پہاڑ مین اگنی لگی تھی کیونکہ جلی ہوی درختون سے معلوم ہوتا ہے یا لگیگی کیونکہ ہوا سی بانس رگڑ کھا رہی ہین انومان گیان مین اس قسم کا استعمال

نظر آتا ہے لیکن سکھ پیدا ہوا نہین پایا یا دکھ پیدا ہوا نہین پایا ایسا نہین ہوتا مطلب یہ ہے
کہ موجودہ سکھ دکھ کا ہی گیان ہوتا ہی اس سے سکھ دکھ انومان گیان سے علیحدہ ہین - ایک
اور بھید کرنے والیکو ظاہر کرتے ہین -

सतिचकार्यादर्शनात् ॥५॥

ارتھ) اندری اور ارتھ کے تعلق ہونے پر یا واپتی یعنے تعلق کا وچار ہونے پر بھی سکھ دکھ
معلول کو نہ دیکھنے سے کیونکہ نہ دکھ اور سکھ کا صرف پرتکش ہوتا ہی اور نہ ہی انومان ہوتا ہے
اسواسطے سکھ دکھ گیان کے موافق نہین ہوسکتے خاص قسم کا گیان یا تو پرتکش گیان
ہوسکتا ہی یا انومان اندری اور ارتھ کے تعلق کی حالت کپور یا چندن وغیرہ کی پرتکش
مین سکھ کی نوعیت کا انوبھو ہونے سے اور نہ ہی دوسرا یعنی چندن وغیرہ کا انومان ہونے
سے یا آگ وغیرہ کا انومان ہونے سے سکھ دکھ کی نوعیت کا انوبھو ہونے سو اسیطرح خاص قسم
کے پرتکش یا خاص قسم کے انومان مین سکھ دکھ کے انوبھو ہونے سے خاص قسم
کا گیان بھی سکھ کا ہم جنس نہین - اور بھید کرنے کو بتلاتے ہین ؎

ارتھ) سکھ دکھ مین سمباے کارن کے علاوہ کارن مین ایکارتھ یعنی شامل دیکھنے سے
بھی گیان سکھ دکھ سے علیحدہ ہی - مطلب یہ ہی کہ سکھ کا اسادھارن کارن جو ایک ہی
ارتھ مین سمبیت ہی یعنی رہنے والا ہی وہ دھرم ہی سکھ مین راگ یعنی سکھ کے کارن کی
خواہش اور اوسکے اوپادان چندن کپور وغیرہ کے واسطے پرشارتھ کیا جاتا ہی ایسا ہی
دکھ کا اسادھارن کارن ادھرم ہے دکھ مین دویش ہوتا ہی اسواسطے اوسکی اسباب کو
یعنی کانٹے وغیرہ مین مضر ہے اس قسم کا جانکر دور کرنیکا تین کرتا ہے مطلب یہ ہے
کہ سکھ دکھ کو دھرم اور ادھرم کا انومان مین مقررہ طور پر رہنے والا دیکھنے سو تسک سے میرا
گیان کی واسطے ایک ہی چیز مین رہنے والا ہونیکے سوا اور کسی اسادھارن کارن کی ضرورت
نہین تسکا یہہ گیان مین خصوصیت کی جاننے کی ضرورت ہوتی ہی وہ دوسرا کارن یعنے غیر جنس کارن

نہین ہوتا صرف من کا سنیوگ سادھارن طور پر ضروری ہوتا ہی اگرچہ سمرتی اور
سنسکار کی عام طور پر ضرورت تو بھی گیان سے بھید ہونا صاف ثابت ہی اسیطرح
کے انوبھو سے اور اس بھید کا خیال کرنے سے انومان گیان مین اگرچہ تعلق کی یاد آنے کی
ضرورت ہی اور پکش یعنی دعویٰ اور خاصیت وغیرہ کا جاننا بھی لازمی ہی تو بھی دوسرے
کہنے سے ہی آجاتا ہی سو یہ پرمان کا مطلب سکھ دکھ مین الگ الگ انوبھو ہونے مین اپنے
ہم مخزن اپنے ہم جنس کا خاص سبب یعنی کارن سے پیدا ہونے سے سمرتی کی طرح ہے
سوال) اگر کارن کی تفریق پر گیان کے منحصر ہونے سے سکھ دکھ کا یعنی سکھ سے
دکھ کا گھڑے اور کھمبے کی طرح فرق ہے تو شریر یعنے جسم اور اوسکے اعضا کا سر پانون
پشت وغیرہ کا آپس مین فرق ہونا چاہئے کیونکہ اونکی کارن پرمانو دونک وغیرہ
یا رج بیرج اور خون وغیرہ ایکسے ہی ہین-

एकदेशे इत्येकस्मिन शिरः पृष्ठमुदरं मर्माणि
तद्विशेषस्तद्विशेषेभ्यः ॥६॥

ارتھ) ایک جسم مین بھی الگ الگ اعضا کی جو تفریق ہے وہ بھی اونکی کارنون
تفریق کے سبب سے ہی جیسے سر ایک حصہ ہی اور پیٹ دوسرا پشت تیسرا ایسے ناڑیان
وغیرہ اونکے کارن یعنی علت مین ایک سے دوسرے مین خصوصیت اور غیر جنسیت موجود ہے
مطلب یہ ہی کہ جس قسم کی اجزا سے سر بنا ہی پانون اس سے نہین ہی کیونکہ کسی حصہ مین آگ
زیادہ کہین پانی زیادہ کہین مٹی زیادہ کہین ہوا زیادہ غرضکہ ان کارنون مین فرق ہی
اگرچہ گھڑا اور کپڑا جن پرمانون سے بنتے ہین وہ مین پرمانون مین عام ہونے سے اونکا کارن
ایک ہی ہے لیکن پرمانون کے اقسام کی فرق ہی کسی مین اور کسی قسم کے پرمانو زیادہ
اور کسی قسم کے کم ہونے سے انمین فرق بھی ہی- اسی طرح جسم کی اجزا مین جو فرق ہی وہ کارن کے فرق سے ہی
وشیشک درشن اردو ترجمہ کے ادھیائے دس کا پہلا آہنک ختم ہوا

اوم

وشیشک درشن معہ اردو ترجمہ

ادھیاے دس آہنک دوسرا

اب سلسلہ سے حسب موقع تینون کاریون کی خاص طور پر تفریق کا وچار کرتے ہین

कारणमितिद्रव्येकार्यसमवायात् ॥१॥

ارتھ) یہ سمباے کارن ہے اس اظہار کا استعمال دربیہ مین معلوم کرنا چاہئے کیسطرح ہے اسپر کہتے ہین دربیہ ہی مین گن اور کرم سمبا سمبندہ سے رہ سکتے ہین گن اور کرم مین دربیہ نہین رہ سکتا جسمین رہ سکین وہی سمباے کارن ہوسکتا ہی اور جسمین آدھار ہونے کی قابلیت ہو بلکہ وہ دوسرون مین ہی رہنیوالا ہو وہ سمباے کارن نہین ہوسکتا ہی مطلب یہ ہی کہ دربیہ ہی مین سمباے کارن ہوتا ہے۔

سوال) کیا دربیہ صرف سمباے کارن ہی ہوسکتا ہی یا اور کوئی کارن بھی۔

ارتھ) جسطرح کپڑے کی پیدایش مین سوت کی تارین سمباے کارن ہین اوسی طرح تارون کے سنیوگ کپڑے کا کارن سے جولاہی کے اوزار جو اس سنیوگ کا سبب ہین وہ نمت کارن ہین کیونکہ سنیوگ جو اسمباے کارن ہی اوسکی پیدایش اوزارون کے بغیر نہین ہوسکتی اسواسطے دربیہ سمباے کارن و نمت کارن ہوتا ہی اور سمباے کارن کرم ہوتا ہے۔ اب یہ تبلاتے ہین کہ کرم کس قسم کا کارن ہوتے ہین۔

संयोगाद्वा ॥२॥

कारणेसमवायात्कर्माणि ॥३॥

ارتھ) کرم اسمباے کارن ہوتے ہین اسمباے کارن کسے کہتے ہین جسمین کارن اور کاریہ یعنی علت اور معلول کے تعلق کو ایک ہی مین لاوے وہ اسمباے کارن ہے وہ کہاتا

کاریہ یعنی معلول ہین ملا دینے سے یا علت ہین ملا ہوا رہنے سے آپس کا ریہ ہین رہنے والا ہو تو
چھوٹے اور کارن ہین رہنے والا ہونا دشیشک شاستر ہین بڑی اصطلاح ہی۔
سوال) کسطرح سے سنیوگ و بھاگ اور سنسکار کا کرم کا کارن ہوتا ہے۔
جواب) کارن ہین رہنے سے کارن یعنی سنیوگ وغیرہ کے سمبا کارن ہین رہنے
سے اور کاریہ یعنی معلول ہین مخلوط ہوجانے سے سنیوگ وغیرہ کی کرم سمبا کارن ہین۔
سوال) روپ وغیرہ گن جو اجزا ہین رہتے ہین کل کے گنون کے کس قسم کی کارن
ہوتے ہین۔

तथारूपेकारणैकार्थसमवायात् ॥४॥

ارتھ) یہان روپیان گنون کے واسطے اوپ لکشن یعنی نمونہ پیش کیا گیا ہی یعنی
روپ۔ رس۔ گندھ۔ لمس۔ تعداد۔ پرمان یعنی اندازہ علیحدگی۔ وزن۔ پگھلنا ہین
اور بہنے والا ہونیکا نمونہ۔ ایسے ہی سمبا ی کارن ہین مخلوط ہونے سے دربیہ ہوتا ہی کل
جو روپ وغیرہ گن ہین اونکا سمباے کارن جو اوسی یعنی کل دربیہ ہی اوسکے ساتھ مخلوط
ہوکر رہنے سے بڑی اصطلاح سے روپ وغیرہ کو پیدا کرتے ہین وہ جیسے دونون کپالون
کا روپ وغیرہ گھڑے ہین روپ وغیرہ کو پیدا کرتا ہے ایسا ہی ہر جگہ خیال کرلینا چاہئے
لفظ چہ سے یہ تبلایا ہے کہ کہین روپ وغیرہ نمت سی ہوتے ہین۔
دربیہ کے پیدا کرنے ہین سنیوگ کو جو اسمباے کارن ہے اوسکی اور کارنون سے
کمزوری کو تبلاتے ہین۔

कारणसमवायात् संयोगः पटस्य ॥५॥

ارتھ) کارن یعنی سمباے کارن ہین رہکر سنیوگ یعنی کپڑے وغیرہ کاریہ ہین مخلوط ہوکر
رہنے کے طریق سے اوسکا اسمبا کارن ہی یعنی کپڑے کا اسمباے کارن سنیوگ یعنی ہی
یہان کپڑے سی کل کاریہ یعنی معلول کو جاننا چاہئے۔ اگر دربیہ یعنی اجزا اور اوسی یعنی

کل کا سنیوگ بھی کپڑے وغیرہ کے بننے ہین اسمباے کارن ہی اور کوئی ایسا مانتے
ہین کہ کارن ہین مخلوط ہوکر رہتا ہے -
سنیوگ کہین بہت بڑے کارن کا ہوتا ہے اب یہ دکھلاتے ہین -

कारण कारण समवायाच्च ॥६॥

ارتھ) مٹی کے گولے کی اجزا ہین جو سنیوگ ہی جسکا نام پرچے ہی وہ گولے کے اندر
بڑائی کو پیدا کرتا ہے اور کارن ہین مخلوط ہوکر رہنے سے ہی وہ سنیوگ بڑائی کو پیدا کرتا ہے
مطلب یہ ہے کہ پرمانون کے سنیوگ سے ہی بڑی اشیا ہین بڑائی پیدا ہوتی ہے
اسطرح سمباے کارن کی صفات کو تبلا کر اب نمت کارن کا اظہار کرتے ہین یعنی اوسکے
متعلق تبلاتے ہین -

संयुक्त समवायादग्नेर्वैशेषिकम् ॥७॥

ارتھ) اگنی ہین جو خاص گن گرمی ہے وہ پانچ یعنی نمت گرمی والی اشیا ہین نمت
کارن ہی یہ صرف نمونہ گیان کے واسطے ہی سب نمت کارن کی خاصیت والے ہین بدھی
سکھ دکھ - خواہش - نفرت - پریتن - دھرم ادھرم - اعتقاد - وغیرہ نمت کارن کی خاصیت
سکھ وغیرہ ہین ہے اس بھید کو دکھلاتے ہین - اب تمام شاستر ختم کرنے سی پہلی ویدون
کے پرمان کو مضبوط کرنیکے واسطے دکھلاتے ہین اگرچہ یہ دونو سوتر پہلے بھی آچکے ہین
انکا دوبارہ آنا صرف اسواسطے ہی کہ نہ کوئی ویدک کرم نسپھل جاتا ہی اور نہ ہی بغیر
وید کے تتوگیان یعنے اشیا کی اصلی ماہیت معلوم ہوسکتی ہے -

दृष्टानां दृष्टप्रयोजनानां दृष्टाभावे प्रयोगोऽभ्युदयाय ॥८॥

ارتھ) جو کرم پرمان سے معلوم ہوسے ہین یگیہ دان اشنان سنسکار وغیرہ جو شاستر نے مطلب
دکھلایا ہے اوسکا معلوم کرکے جیسے کہا کہ جسکو سورگ کی خواہش ہو وہ یگیہ کرے یا سکھ
کی خواہش والا اگنی ہوتر یعنی ہون کرے اس قسم کی تعلیم ہین بدھی یعنی حکم کے موافق ہی چلنا ہو اور کسی قسم پر

ارتھ باد ہوتا ہے جسکا منشا ستوتی نندا پرکرتی اور پراکلپ روپ سے یا نیک کرمون
کو پھیلانا ہوتا ہی جسکی استوتی یعنی تعریف کیجاتی ہو اُسکا پھل ہمیشہ مفید ہوتا ہی اگر دنیا مین
مفید معلوم نہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ موکش کا سادھن ہی ایسے ہی جسکی نندا کیجاتی ہی وہ مضر
ہوتا ہی اگر اس جگہ پر اُسکا ضرر محسوس نہو تو وہ موکش مین رکاوٹ ڈالنے والا خیال کرنا
چاہیئے جیسے وید مین کہا ہی کہ نشکام دوسرون کا بھلا کرو اب اسسے دنیا مین کوئی پھل نہین
حاصل ہوتا تو یہ کرم نشپھل نہین جائیگا بلکہ انتہ کرن کو شدھ کرکے موکش کی طرف لیجائیگا
اور موکش کے سبب بغیر اوپاسنا اور گیان کی لائق بنا دیگا وید دونے بتلایا کسی جیو کی ہنسا
مت کرو یا گوشت مت کھاؤ یا شراب مت پیو اگر اوس سے دنیا مین کوئی نقصان نظر
نہ آوے تو بھی دل کو خراب کرکے ایشر اُپاسنا اور گیان کی لائق نہین رہنے دیتا جس سے بچا کے
حاصل کرنے کی جگہ خراب اجسام کو حاصل کرکے دکھ پاتا ہی مطلب یہ ہے کہ وید کا بتلایا ہوا کرم
نشپھل کبھی نہین جاتا اسواسطے وید وکت کرم کرنے چاہیئن ۔

سوال) وید وکت کرم نشپھل کیون نہیں جاتا ۔

جواب) چونکہ من اور اندریون کے دوش سے یعنی بھرم غفلت راگ دویش
وغیرہ کے سبب غلطی ہوتی ہی لیکن ایشور مین اس قسم کا کوئی دوش نہین ہی اسواسطے
ایشور کے کلام کسی قسم کی خرابی کا ہونا ممکن ہی نہین ۔

سوال) ایشور نے وید بنایا ہے اسمین بھی شک ہے ۔

جواب तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यमिति ॥९॥

ارتھ) یہ سوتر پہلے بھی آیا تھا جو پرتگیا یعنے دعوی کے طور پر تھا اب تحقیقات کرنیکے
بعد نتیجہ کے طور پر دکھلاتے ہین اوس ایشور یعنے سرو دیاپک پرماتما کا اوپدیش ہونے
سے آمنا یعنے جو وید ہی اوسکو تتو گیان یعنی موکش کے واسطے پرمان تسلیم کرنا چاہیئے بغیر وید کے
بتلائے ہوئے مضمون کے ایشور جیو اور پرکرتی کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان نہونے سے

نام کتاب	قیمت
مباحثہ بہوند وجاٹ و پادری صاحب اس ٹریکٹ مین ایک دیہاتی جاٹ نے بائبل کے مسئلوں پر ایک پادری صاحب سے معقول بحث کی ہے جو دیکھنے کی قابل ہے	ا/
سناتن دہرم و آریہ سماج کا مقابلہ	ا/
ستھ ویوگ۔ مصنفہ سوامی یوگندر پال جی۔	۱۰/
تثلیث مصنفہ سوامی یوگندر پال جی	۱۰/
دہرم سنجیونی	۴/
ترک اسلام مصنفہ مہاشے دہرم پال جی	۱۰/
جنگ چین ۔ جسمین لڑائی اور مختلف حالات وہان کے باشندونکے ہین	[illegible]
دیانند چریتامرت	[illegible]
مانس بہکشن وچار جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ قدرتاً گوشت انسانی غذا نہین	۱۰/
پراشچت وچار جسمین وید اور شاستر کے ثبوت معہ دلیل عقلی درج کی گئی ہین	ا/
پنج مہایگیہ ودہی اُردو	۱۰/
گیان گنگا	۸/

نام کتاب	قیمت
کلیات آریہ مسافر مصنفہ دہرم بیر پنڈت لیکہرام آریہ مسافر	۶
گرو سکتا جسمین بتلایا گیا ہے کہ طالب علم کو استاد کس طرح پر ہدایت کرے معہ [illegible]	۱۰/
مہا اندہیری رات	-/
مقابلہ خوب ہے	-/
بہولا مسافر	-/
ورن بوستہا	-/
مناظرہ دیوا یہ روز اول	-/
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر ۳	-/
کشٹ شاستروں کا سلسلہ	-/
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر ا	-/
الہام کی ضرورت	-/
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر ۲	-/
آریہ مسافر	-/
اتہرو چار حصہ اول	-/
کرم بوستہا	-/
نیوگ	-/
آریہ سماج اور اسکی ترقی مین رکاوٹ	-/

قیمت	نام کتاب
ار	تہذیب ترک ویدارم
عہ	ستیارتھ پرکاش
۱۲ر	رگوید آدی بھاشیہ بھومکا
۱۲ر	مکمل واقعات مہابھارت معنفہ سکھرام داس
عہ	ہنومان جی کا جیون چرتر ״
	بابو شیوبرت لعل ایم اے کی کتب
۱۰ر	ناڈر راجستھان
۱۰ر	ویر برتانت
۱۲ر	بالمیک رامائن
۸ر	ہماری ماتائین
۶ر	بھی دیویان
۳ر	رام مارگ کا کچا چٹھا
۴ر	وکیل حیوانات معنفہ پنڈت گنگا رام جی
عہ	وستی کرم معنفہ مہاشے کیشب دیو
	ذخیرہ مسرت نظم شعر و سخن کے دلدادہ
	اصحاب جو کہ اپنے اخلاق بھی درست
۴ر	رکھنا چاہتے ہیں ضرور اس کتاب کو دیکھیں
	بھجن وغیرہ گانے کی کتابین ملاحظہ کیجئے گا
	جسمین گان ودیا کے متعلق ہر قسم کے راگ
۳ر	موجود ہین - آریہ گائن

قیمت	نام کتاب
۴ر	سنگیت رتن پرکاش حصہ اول بھجن شیر
	״ حصہ دوم جو کہ دوبارہ شودھ کر کے بڑی
	احتیاط سے چھپوائی ہے اول ایڈیشن سے
۲ر	بھجن زیادہ ہین
	گیان بھجناولی جسکے مصنف چودھری
	کیسا رام ساکن ہٹی پور ملاحظہ کیجئے گا جسکی
	خواہش اردو مین بہت سے اصحاب کر رہے
۲ر	تھے حاضر ہے
۲ر	ناگ حقیقت راے
۴ر	تیج سنگھ ستاک
۲ر	نگر کیرتن - حصہ اول و دوم
ار	پاٹھک رام سروپ کرت
ار	״ حصہ سوم
ار	بھجن ساٹھا
ار	کنجری بھجن سنگرہ
ار	بھجن بلاس
ار	ابلا بھجن چالیسی
ار	بھجن پچاسا
ار	باسدیو بھجن سنگرہ
ار	بھجن سنسکاری